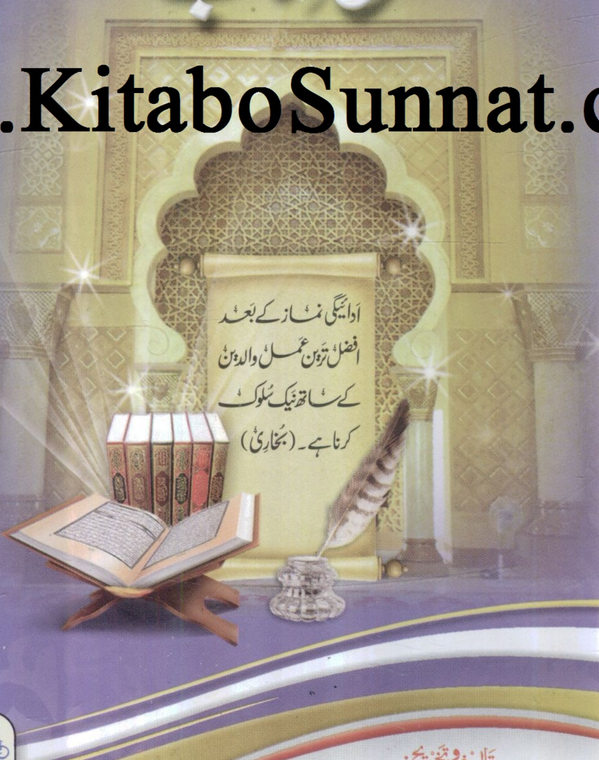
تفہیم کتاب و سنت

22

کتاب فضائل الاعمال

دین اسلام پر عمل کی رغبت اور شوق دلانے والے
صحیح و مستند مصادر سے ماخوذ فضائل اعمال

فضائل اعمال کی کتاب



FIQHULHADITH
PUBLICATIONS

تالیف و تخریج:
ڈاکٹر حافظ عمران ایوب حفظہ اللہ
از تحقیق و افادات:
علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

تفہیم کتاب وسنت
22
کتاب فضائل الاعمال

دین اسلام پر عمل کی رغبت اور شوق دلانے والے
صحیح و مستند مصادر سے ماخوذ فضائل اعمال

فضائل اعمال کی کتاب



تالیف و تخریج:
ڈاکٹر حافظ عمران ایوب حفظہ اللہ

از تحقیق و افادات:
علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ

FIQHULHADITH PUBLICATIONS

تفہیم کتاب و سنت کا تحقیقی و طباعتی ادارہ

ناشر

فقہ الحدیث پبلیکیشنز لاہور پاکستان
0300-4206199
fiqhulhadith@gmail.com
www.fiqhulhadith.com

ڈسٹری بیوٹر

نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور
042-37321865
0334-4229127
nomania2000@gmail.com

تاریخ اشاعت: ستمبر 2016ء ، مطبوعہ: آصف یٰسین پریس لاہور

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

پیش لفظ

بِسْمِ اللّٰهِ ، وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ، اَمَّا بَعْدُ :

اسلام کتاب وسنت کی روشن تعلیمات کا نام ہے۔اس میں شرعی احکام کی تفصیلات ، ان پر عمل کی تاکید اور عمل نہ کرنے پر وعید کے ذکر کے ساتھ ساتھ اعمال کے فضائل اور ان کی ترغیبات بھی موجود ہیں ۔ ان فضائل وترغیبات اور اجر وثواب کے بیان سے مقصود انسانی نفوس کو نیک اعمال کی بجا آوری کی طرف راغب کرنا ہوتا ہے کیونکہ انسان طبعاً ہمیشہ ایسے کام کی طرف متوجہ ہوتا ہے جس میں اس کا فائدہ ہو یا جس کے بدلے اسے کچھ نہ کچھ ملنے کی امید ہو۔

اس سلسلے میں یہ بات نہایت ضروری اور قابل وضاحت ہے کہ فضائل اعمال بھی دین کا حصہ ہیں لہٰذا احکام کی طرح فضائل کے اثبات کے لئے بھی صحیح اور مستند دلائل کا ہونا ضروری ہے۔ البتہ جمہور کے نزدیک فضائل میں ضعیف حدیث بھی قابل قبول ہے بشرطیکہ اس کا ضعف شدید نہ ہو، وہ کسی معمول بہ اصل کے تحت ہو اور اس پر عمل کے وقت اس کے ثبوت کا نہیں بلکہ محض احتیاط کا اعتقاد رکھا جائے۔

تاہم راقم کے مطابق اس کے برعکس اُن لوگوں کی رائے قابل ترجیح ہے جنہوں نے مطلقاً ضعیف حدیث پر عمل سے منع کیا ہے کہ نہ تو احکام میں اس پر عمل جائز ہے اور نہ ہی

فضائل میں ۔ کیونکہ احکام اور فضائل دونوں دین ہیں لہٰذا جیسے ضعیف حدیث سے احکام ثابت نہیں ہوتے ویسے فضائل بھی ثابت نہیں ہوتے ۔اور شریعت میں فضائل کا کم از کم درجہ استحباب کا ہے اور استحباب شریعت کے احکامِ خمسہ میں سے ایک حکم ہے اور کوئی بھی شرعی حکم کسی صحیح دلیل کے بغیر ثابت نہیں ہوسکتا ۔اور جب فضائل میں صحیح احادیث کا وسیع ذخیرہ موجود ہے تو پھر ضعیف احادیث کی طرف رجوع کی آخر کیا ضرورت ہے؟ نیز محدثین نے تحقیقِ حدیث کے جو اصول وضع کیے ہیں وہ صرف احادیثِ احکام کے لیے نہیں بلکہ احادیثِ فضائل کے لیے بھی عام ہیں ۔یہی رائے امام ابن معین ، امام بخاری ، امام مسلم ، امام ابن حزم ، خطیب بغدادی ، امام ابن تیمیہ ، امام شاطبی ، امام شوکانی ، علامہ احمد شاکر ، شیخ البانی اور ائمہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی ایک جماعت کی ہے ۔

ان علما نے جمہور کی ذکر کردہ تین شرائط کا اس طرح جائزہ لیا ہے ۔ پہلی شرط کہ "<u>ضعف شدید نہ ہو</u>" اس بات کی متقاضی ہے کہ قلیل الضعف اور شدید الضعف میں تمیز کی جائے ، پھر قلیل الضعف میں سے احادیثِ فضائل کو احادیثِ احکام وعقائد سے الگ کیا جائے اور پھر فضائل کی قلیل الضعف احادیث پر قبولِ ضعیف کی بقیہ شروط کے انطباق کی کوشش کی جائے وغیرہ وغیرہ ۔اب یہ ایک حقیقت ہے کہ فنِ حدیث کا ماہر بھی بعض اوقات یہ کام نہیں کر پاتا تو پھر عوام سے اس کی کیا توقع رکھی جاسکتی ہے؟ ۔

دوسری شرط کہ "<u>ضعیف حدیث کسی معمول بہ اصل کے تحت ہو</u>" اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ عمل اصل پر ہوگا ضعیف حدیث پر نہیں تو پھر ضعیف کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے ۔دوسرے یہ کہ اگر اس شرط کا مطلب یہ ہے کہ ضعیف حدیث میں موجود حکم کی عمومی اصل تو ثابت ہے لیکن اس ضعیف حدیث میں اس کی تخصیص ، تقیید یا اضافہ وغیرہ موجود ہے تو اس زائد صفت کو اس لیے قبول کیا جائے گا کیونکہ اس کی اصل ثابت ہے ۔ یہ بات بھی محل نظر ہے کیونکہ عبادات توقیفی ہیں ، لہٰذا اگر کوئی عبادت اجمالی طور پر ثابت ہے تو اس کا حکم اجمالی ہی ہوگا

ضعیف حدیث سے اس کی تفصیل ثابت نہیں ہوگی بلکہ اس کے لیے صحیح وثابت نص کی ہی ضرورت ہوگی جیسے اگر نفل نماز کسی بھی وقت پڑھنا ثابت ہے اور کسی ضعیف حدیث میں کسی خاص رات میں نفل نماز پڑھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہو تو اس روایت کی وجہ سے اس رات کو نفل نماز کے لیے خاص نہیں کیا جائے گا کیونکہ کسی بھی عبادت کا وقت، جگہ، کیفیت یا مقدار وغیرہ کی تخصیص نصِ صحیح کے بغیر ممکن نہیں۔

تیسری شرط کہ "اس پر عمل کے وقت احتیاط کا عقیدہ رکھا جائے ثبوت کا نہیں" اس بات کی متقاضی ہے کہ انسان کسی دینی مسئلہ پر عمل بھی کرے اور یہ عقیدہ بھی رکھے کہ یہ دین میں ثابت نہیں، تو پھر ایسے مسئلے پر عمل کی کیا ضرورت ہے؟ نیز احتیاط کا تقاضا یہ نہیں کہ کسی غیر ثابت امر پر عمل کیا جائے بلکہ احتیاط کا تقاضا یہ ہے کہ صرف صحیح وثابت اُمور کو ہی اپنایا جائے اور مشکوک ومشتبہ اشیاء سے اجتناب کیا جائے جیسا کہ فرمانِ نبوی بھی ہے کہ "شک والے کام چھوڑ کر ایسے کام اپناؤ جن میں شک نہ ہو۔"

علاوہ ازیں فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کی گنجائش دینے کا لازمی نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ گنجائش فضائل تک ہی محدود نہیں رہے گی بلکہ احکام تک بھی تجاوز کر جائے گی اور رفتہ رفتہ بہت سے مسائل کی بنیاد ضعیف احادیث پر رکھتے ہوئے انہیں شرعی احکام کا درجہ دے دیا جائے گا۔ لہٰذا ضعیف احادیث سے احکام وعقائد کے ساتھ ساتھ فضائل میں بھی اجتناب ہی بہتر ہے۔

اور غالباً یہی سبب ہے کہ فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کی اجازت کے باعث بہت سی بدعات وخرافات نے جنم لیا، بطورِ خاص برصغیر پاک وہند میں تو لوگوں کو ترغیب دلانے کے لئے من گھڑت اور خود ساختہ قصے کہانیاں اور روایات جمع کر کے فضائلِ اعمال کے نام سے مختلف کتب تیار کی گئیں کہ جو آج دینی شعور سے نابلد عوام کی ہدایت کی بجائے ان کی گمراہی کی موجب ہیں اور انہیں سنت کی بجائے بدعات میں مبتلا کرنے کا ذریعہ ہیں۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ ایک ایسی کتاب مرتب کی جائے جس میں ضعیف اور من گھڑت روایات سے کلی طور پر اجتناب کرتے ہوئے صرف صحیح اور مستند دلائل سے ثابت فضائل اعمال جمع کیے گئے ہوں، تا کہ لوگ بدعات وخرافات سے بھی بچ جائیں اور انہیں نیک اعمال کی رغبت بھی ہو جائے۔ پیش نظر کتاب اسی ضرورت کی تکمیل کا مظہر ہے۔

اس میں راقم الحروف نے صرف مستند دلائل کی روشنی میں فضائل اعمال کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے، کتاب کو موضوعاتی ترتیب سے مرتب کیا ہے تا کہ کسی بھی موضوع سے متعلق فضائل تک بآسانی رسائی حاصل کی جا سکے، اختصار اور جامعیت کو ملحوظ رکھا ہے تا کہ کم سے کم وقت میں قارئین زیادہ سے زیادہ علمی فوائد حاصل کر سکیں، اگر کوئی بات وضاحت طلب تھی تو اسی مقام پر بریکٹس میں اس کی وضاحت کر دی ہے، تمام دلائل کی تخریج وتحقیق کی ہے، نیز کتاب کے آخر میں چند ایسی روایات بھی نقل کر دی ہیں جو مختلف اعمال کے اجر وثواب کے سلسلے میں لوگوں میں مشہور تو ہو چکی ہیں لیکن دلائلِ صحیحہ سے ثابت نہیں تا کہ ان کو سنت سمجھنے اور دوسروں کو ایسی روایات بیان کرنے سے اجتناب کیا جا سکے۔

امید ہے کہ اس کوشش کے بعد یہ کتاب جہاں عامۃ الناس کی ہدایت کا ذریعہ بنے گی وہاں علمی دنیا میں ایک مفید اضافہ بھی ثابت ہو گی۔ تاہم قارئین سے التماس ہے کہ اگر وہ اس میں کہیں کوئی نقص یا سقم دیکھیں تو ضرور مطلع فرمائیں تا کہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔ دعا ہے کہ اللہ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرمائے اور اسے راقم اور اس کے اہل وعیال کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین یارب العالمین!)

ڈاکٹر حافظ عمران ایوب

ذوالقعدہ 1437ھ ، اگست 2016ء
drhfzimran@gmail.com
www.fiqhulhadith.com

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر

باب 1 اخلاصِ نیت کی فضیلت

باب 2 ایمان کی فضیلت

باب 3 توحید کی فضیلت

باب 4 سنت کی فضیلت

باب 5 طہارت کی فضیلت

باب 6 نماز کی فضیلت

باب 7 زکوٰۃ و صدقات کی فضیلت

باب 8 روزوں کی فضیلت

باب 9 حج و عمرہ کی فضیلت

باب 10 جنازے کا بیان

باب 11 طب (علاج) کا بیان

باب 12 تجارت کی فضیلت

باب 13 نکاح کی فضیلت

باب 14 ذکر و دعا کی فضیلت

باب 15 توبہ و استغفار کی فضیلت

باب 16 قرآن کریم کی فضیلت

باب 17 درود و سلام کی فضیلت

باب 18 جہاد کی فضیلت

باب 19 علم کی فضیلت

باب 20 زھد و تقویٰ کی فضیلت

باب 21 حکومت وسیاست کا بیان

باب 22 کھانے پینے کا بیان

باب 23 نیکی اور صلہ رحمی کی فضیلت

باب 24 ادب کا بیان

باب فضل الاخلاص اخلاصِ نیت کی فضیلت

اخلاصِ نیت ہی پر تمام اعمال کا دارومدار

(1) ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ ﴾ [الزمر : ۱۱] ''(اے نبی!) ان سے کہہ دیجئے، مجھے حکم دیا گیا ہے کہ دین کو اللہ کے لئے خالص کر کے اُسی کی بندگی کروں۔''

(2) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی۔''(۱)

اخلاصِ نیت ہی سے کئے ہوئے اعمال باعثِ اجر و ثواب

(1) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیشک تو جو کچھ بھی خرچ کرے اور اس سے تیری نیت رضائے الٰہی کا حصول ہو تو تجھے اس کا ضرور ثواب ملے گا۔''(۲)

(2) فرمانِ نبوی ہے کہ ''جس نے خلوصِ نیت سے اللہ تعالیٰ سے شہادت (کی موت) کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ اسے شہید کا ہی اجر عطا فرمائیں گے خواہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔''(۳)

(3) ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے خلوصِ نیت سے ایک مرتبہ مجھ پر درود بھیجا، اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے دس درجات بلند فرما دیتے ہیں، اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دیتے ہیں اور اس کی دس برائیاں مٹا دیتے

---

(۱) [بخاری (۱) کتاب بدء الوحی : باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم]

(۲) [بخاری (٥٦) کتاب الایمان : باب ما جاء ان الاعمال بالنیة]

(۳) [حسن : السلسلة الصحیحة (۲۵۵٦) ابن حبان (۳۱۹۱) طبرانی کبیر (۲۰٦/۲۰) شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (۲۲۱۱۰)]

ہیں۔''(۱)

(4) ایک صحیح حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ نیت میں اخلاص ختم ہونے کی وجہ سے عظیم اجروثواب حاصل کرنے والے تین لوگ (شہید، قاری اور سخی) سب سے پہلے جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے۔(۲)

اخلاص روزِ قیامت نبی ﷺ کی شفاعت کے حصول کا ذریعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''روزِ قیامت میری شفاعت سے سب سے زیادہ فیض یاب وہ شخص ہوگا جو صدقِ دل سے کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ دے۔''(۳)

اخلاص جنت میں داخلے کا ذریعہ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے خلوصِ دل سے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا وہ جنت میں جائے گا۔''(٤)

اخلاص جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے خلوصِ دل اور یقینِ قلب سے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں تو اسے جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی اور وہ جنت میں داخل ہوگا۔''(٥)

---

(۱) [**حسن صحیح** : صحیح الترغیب (۱٦٥٩) السلسلة الصحيحة (۳۳٦۰) بزار (۳۱٦۰) طبرانی کبیر (۱۹٥/۲۲)]

(۲) [مسلم (۱۹۰٥) کتاب الامارة : باب من قاتل للرياء والسمعة ، نسائی (۳۱۳۷)]

(۳) [بخاری (۹۹) کتاب العلم ، مسند احمد (۳۷۳/۲)]

(٤) [**صحیح** : صحیح الجامع الصغير (٦٤۳۳) السلسلة الصحيحة (۲۳٥٥)]

(٥) [**صحیح** : السلسلة الصحيحة (۲۹۹/۳) مسند احمد (۲۲۸/٥) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۲۲۰٦۰)]

باب فضل الایمان ایمان کی فضیلت

اہل ایمان پر اللہ کا بڑا فضل ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [آل عمران : ۱۵۲] ''اللہ تعالیٰ اہل ایمان پر بڑے فضل والا ہے۔''

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا ولی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَاللّٰهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [آل عمران : ٦٨] ''اللہ تعالیٰ ہی اہل ایمان کا ولی وسہارا (معاون ومددگار) ہے۔''

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا اجر ضائع نہیں فرماتا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [آل عمران : ۱۷۱] ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اہل ایمان کا اجر ضائع نہیں فرماتا۔''

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو اجر عظیم عطا فرمائے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَسَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا﴾ [النساء : ١٤٦] ''عنقریب اللہ تعالیٰ اہل ایمان کو بہت بڑا اجر عطا فرمائے گا۔''

اہل ایمان کو اللہ تعالیٰ کی معیت حاصل ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَاَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الأنفال : ١٩] ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے ساتھ ہیں۔''

اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو نجات دینے کا ذمہ اٹھایا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ثُمَّ نُنَجِّيْ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كَذٰلِكَ حَقًّا عَلَيْنَا نُنْجِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

[یونس : ۱۰۳] ''پھر ہم اپنے پیغمبروں کو اور ایمان والوں کو بچا لیتے تھے' اسی طرح ہمارے ذمہ ہے کہ ہم ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔''

اہل ایمان کو نہ تو کسی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے اور نہ ہی کسی ظلم وستم کا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿فَمَنْ يُّؤْمِنْ بِرَبِّهٖ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا﴾ [الجن : ۱۳] ''جو بھی اپنے پروردگار پر ایمان لاتا ہے اسے نہ تو کسی نقصان کا اندیشہ ہوتا ہے اور نہ ہی کسی ظلم وستم کا۔''

نبی کریم ﷺ کو بھی ایمان والا بننے کا حکم دیا گیا تھا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَاُمِرْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [یونس : ۱۰۴] ''(اے نبی! لوگوں پر یہ بات واضح کر دیجئے کہ) مجھ کو یہ حکم ہوا ہے کہ میں ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔''

اہل ایمان کے لئے بڑے فضل کی خوشخبری ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا﴾ [الأحزاب : ۴۷] ''آپ مومنوں کو خوشخبری سنا دیجئے کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑا فضل ہے۔''

اہل ایمان کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ کی ذمہ داری ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الروم : ۴۷] ''ہم پر ایمان والوں کی مدد کرنا لازم ہے۔''

اہل ایمان کو نصیحت فائدہ دیتی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَّذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ [الذاريات : ۵۵] ''اور نصیحت کرتے رہیے یقیناً یہ نصیحت ایمان والوں کو نفع دیتی ہے۔''

اہل ایمان غلام ولونڈی آزاد مشرک سے بہتر ہیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَلَا تَنۡكِحُوا الۡمُشۡرِكٰتِ ... وَّلَوۡ اَعۡجَبَكُمۡ﴾ [البقرة : ۲۲۱] ''اورشرک کرنے والی عورتوں سے تاوقتیکہ وہ ایمان نہ لائیں، تم نکاح نہ کرو۔ ایمان والی لونڈی بھی شرک کرنے والی آزاد عورت سے بہت بہتر ہے گوتمہیں مشرکہ ہی اچھی لگتی ہو اور نہ شرک کرنے والے مردوں کے نکاح میں اپنی عورتوں کو دو جب تک کہ وہ ایمان نہ لائیں، ایمان والا غلام آزاد مشرک سے بہتر ہے گومشرک تمہیں اچھا لگے۔''

اللہ تعالیٰ اہل ایمان کے دلوں کو ہدایت سے نوازتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَمَنۡ يُّؤۡمِنۡۢ بِاللّٰهِ يَهۡدِ قَلۡبَهٗ﴾ [التغابن : ۱۱]

''اور جو اللہ پر ایمان لائے اللہ اس کے دل کو ہدایت دیتا ہے۔''

روزِ قیامت ایمان والوں کو جنت کا راستہ دکھانے کے لیے ایک نور مقرر ہو گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿يَوۡمَ تَرَى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ...﴾ [الحديد : ۱۲]

''(قیامت کے) دن تو دیکھے گا کہ ایمان والے مردوں اور عورتوں کا نور ان کے آگے آگے اور ان کے دائیں دوڑ رہا ہو گا (جس کی روشنی میں وہ جنت کا راستہ بآسانی طے کر لیں گے)۔''

اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل عمل ایمان باللہ ہے

فرمانِ نبوی ہے کہ ''سب سے افضل عمل ایک اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا، پھر جہاد اور پھر حج مبرور ہے۔'' (۱)

اللہ تعالیٰ مومن آدمی کی دنیا و آخرت میں پردہ پوشی فرماتا ہے

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) مومن آدمی کو اپنے نزدیک بلائے گا اور اس پر اپنا پردہ ڈال کر اسے چھپا لے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا، کیا تجھ کو فلاں گناہ یاد ہے؟ کیا فلاں گناہ تجھ کو یاد ہے؟ وہ مومن کہے گا، ہاں اے میرے پروردگار۔

---

(۱) [صحيح : صحيح الجامع الصغير (۱۰۹۲)]

آخر جب وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرلے گا اور اسے یقین آجائے گا کہ اب وہ ہلاک ہوگیا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیرے گناہوں پر پردہ ڈالا اور آج بھی میں تیری مغفرت کرتا ہوں۔"(۱)

جنت صرف اہل ایمان کے لئے ہے

نبی ﷺ نے فرمایا﴿ يَا بِلَالُ ! قُمْ فَأَذِّنْ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ ﴾
"اے بلال! کھڑا ہو اور اعلان کر کہ جنت میں صرف صاحبِ ایمان ہی داخل ہوگا۔"(۲)

رائی برابر ایمان کا حامل بھی آتش جہنم میں نہیں رہے گا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایسا کوئی بھی شخص (ہمیشہ کے لیے) آتشِ جہنم میں داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو۔"(۳)

---

(۱) [بخاری (۲٤٤۱) کتاب المظالم والغصب ، مسلم (۲۷٦۸)]

(۲) [بخاری (٤۲۰۳) کتاب المغازی : باب غزوة خيبر ' مسلم (۱۱٤)]

(۳) [مسلم (۹۱) کتاب الایمان : باب تحريم الكبر وبيانه ، ابوداود (٤۰۹۱)]

باب فضل التوحید　توحید کی فضیلت

کلمہ توحید افضل ترین ذکر ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''افضل ذکر لا الہ الا اللّٰہ ہے اور افضل دعا الحمد للّٰہ ہے۔''(۱)

کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے پر جہنم حرام ہے

حضرت محمود بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو آتشِ جہنم پر حرام کر دیا ہے جس نے خالص رضائے الٰہی کی نیت سے کلمہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کیا۔''(۲)

توحید پر فوت ہونے والا جنت میں جائے گا

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(موت کے وقت) جس کا آخری کلام کلمہ لا الہ الا اللّٰہ ہوا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''(۳)

کلمہ توحید کا اقرار کرنے والا بالآخر جہنم سے نکال لیا جائے گا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کلمہ لا الہ الا اللّٰہ کا اقرار کیا اور اس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہے وہ (اپنے گناہوں کی سزا پا کر بالآخر) دوزخ سے نکل آئے گا۔''(٤)

---

(۱) [**حسن** : صحيح الجامع (١١٠٤) الصحيحة (١٤٩٧) صحيح ترمذی (٢٦٩٤) ترمذی (٣٣٨٣) كتاب الدعوات : باب ما جاء ان دعوة المسلم مستجابة]

(۲) [بخاری (٤٢٥) كتاب الصلاة : باب المساجد فی البيوت ، مسلم (٢٦٣)]

(۳) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٢٦٧٣) كتاب الجنائز : باب فی التلقين' أبو داود (٣١١٦) أحمد (٢٣٣/٥) حاكم (٣٥١/١)]

(٤) [بخاری (٤٤) كتاب الايمان : باب زيادة الايمان ونقصانه ، مسلم (١٩٣)]

کلمہ توحید کا اقرار گناہوں کی معافی کا ذریعہ بنے گا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''روزِ قیامت اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک فرد کو الگ کرے گا۔ اس کے گناہوں کے ننانوے رجسٹر کھول دیئے جائیں گے۔ ہر رجسٹر اتنا بڑا ہوگا جہاں تک انسان کی نگاہ پہنچتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے مخاطب ہوگا کہ کیا تو اس میں سے کسی بھی چیز کا انکار کرتا ہے؟ کیا میرے لکھنے والے محافظ فرشتوں نے تجھ پر ظلم کیا ہے؟ وہ عرض کرے گا نہیں اے پروردگار!۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، تیرے پاس اس کا کوئی عذر ہے؟ وہ کہے گا نہیں اے پروردگار!۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے آج تجھ پر کچھ ظلم نہ ہوگا۔ پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت لکھا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میزان کے پاس حاضر ہو جا۔ وہ عرض کرے گا اے اللہ! ان بڑے بڑے رجسٹروں کے مقابلے میں اس کاغذ کے ایک ٹکڑے کا کیا وزن ہوگا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آج تجھ پر کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ پھر ایک پلڑے میں وہ ننانوے رجسٹر رکھ دیئے جائیں گے اور دوسرے پلڑے میں کاغذ کا وہ ٹکڑا رکھ دیا جائے گا۔ رجسٹروں کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا اور کاغذ کے ٹکڑے کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ آپ نے فرمایا، اللہ کے نام کے برابر کوئی چیز نہیں ہو سکتی۔'' (۱)

کلمہ توحید کا اقرار مال و جان کی حرمت کا ذریعہ ہے

فرمانِ نبوی ہے کہ ''جس نے کلمہ لا الــه الا الـلّٰـه کا اقرار کیا اور اللہ کے علاوہ پوجے جانے والے تمام معبودوں کا انکار کیا تو اس کا مال اور خون (مسلمانوں پر) حرام ہو گیا ،البتہ اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔'' (۲)

---

(۱) [**صحيح**: صحيح ترمذی، ترمذی (٢٦٣٩) ابن ماجه (٤٣٠٠) الصحيحة (١٣٥)]

(۲) [**صحيح**: صحيح الجامع الصغير (٦٤٣٨)]

کلمہ توحید کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنا منع ہے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سریہ جنگ میں بھیجا تو ہم صبح صبح جہینہ کے علاقے میں پہنچ گئے۔ میں نے وہاں ایک آدمی کو پایا۔ اس نے کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھ لیا۔ لیکن میں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر میرے دل میں کچھ خلجان پیدا ہوا کہ میں نے مسلمان کو قتل کیا یا کافر کو؟ تو میں نے اس کا ذکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اس نے لا الہ الا اللہ کہا پھر بھی تم نے اسے قتل کر دیا؟ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! اس نے تو یہ کلمہ تلوار کے ڈر سے پڑھا تھا۔ آپ نے فرمایا کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا کہ اس نے دل سے کہا تھا یا نہیں۔ آپ بار بار یہی کلمات دہراتے رہے حتی کہ مجھے یہ تمنا ہونے لگی کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔"(۱)

کلمہ توحید وزن میں بہت بھاری ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے وفات کے وقت اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا "میں تمہیں کلمہ لا الہ الا اللہ (پڑھنے یا اس کا اقرار کرنے یا اس کا تقاضا پورا کرنے) کا حکم دیتا ہوں، بلاشبہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں اور کلمہ "لا الہ الا اللہ" دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو یہ پلڑا کلمہ کی وجہ سے بھاری ہو جائے۔"(۲)

سوموار اور جمعرات کو ہر موحد کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر سوموار اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور ان دونوں دنوں میں ہر ایسے بندے کے گناہ معاف کیے جاتے ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک نہ کرتا ہو۔"(۳)

---

(۱) [مسلم (۹٦) کتاب الایمان : باب تحریم قتل الکافر بعد قوله لا اله الا الله ، بخاری (٤٢٦٩)]

(۲) [**صحیح** : صحیح الادب المفرد للألبانی (٤٢٦/٥٤٨) باب الکبر]

(۳) [**صحیح** : صحیح ابوداود ، ابوداود (٤٩١٦) کتاب الادب ،صحیح الترغیب (١٠٤٢)]

باب فضل السنة سنت کی فضیلت

سنت کی اتباع سے اللہ کی محبت حاصل ہوتی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴾ [آل عمران : ۳۱] ''(اے پیغمبر!) کہہ دیجیے کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔''

سنت کی اتباع سے اللہ کا رحم و کرم حاصل ہوتا ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴾ [آل عمران : ۱۳۲] ''اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔''

سنت کی اتباع ہدایت پانے کا ذریعہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَإِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ﴾ [النور : ٥٤] ''اگر تم اس (پیغمبر ﷺ) کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے۔''

اور فرمانِ نبوی ہے کہ ''ہر (نیک) عمل کے لیے چستی و رغبت ضروری ہے اور ہر چستی و رغبت کے لیے (عمل میں) وقفہ و انقطاع ضروری ہے۔ پس جس نے یہ وقفہ میری سنت (کی اتباع) کے لیے کیا وہ ہدایت پا گیا اور جس نے سنت کی مخالفت (یعنی کسی بدعت پر عمل) کے لیے وقفہ کیا وہ ہلاک ہو گیا۔''(۱)

سنت کی اتباع سے عظیم کامیابی کا حصول ممکن ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَمَن يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا ﴾

---

(۱) [**صحیح** : صحیح الجامع الصغیر (۲۱٥۲) صحیح الترغیب (٥٦) صحیح ابن خزیمة (۲۱۰٥)]

[الاحزاب : ۷۱] ''جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی یقیناً اس نے بڑی کامیابی حاصل کرلی۔''

سنت کی اتباع جنت میں داخلے کی موجب ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾ [النساء : ۱۳] ''جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کریں گے وہ ایسی جنتوں میں داخل ہوں گے جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری ساری امت جنت میں داخل ہوگی سوائے اس کے جس نے (خود ہی) انکار کردیا۔ صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! (جنت میں داخلے سے) کون انکار کرتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے (جنت میں داخلے سے) انکار کردیا۔''(۱)

سنت کی اتباع جنت میں نبیوں، صدیقوں اور شہدا کی رفاقت کا ذریعہ ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ ... أُولَـٰئِكَ رَفِيقًا ﴾ [النساء : ٦٩] ''اور جو بھی اللہ اور رسول کی اطاعت کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام کیا ہے، جیسے نبی، صدیق، شہید اور نیک لوگ، یہ بہترین رفیق (ساتھی) ہیں۔''

سنت کی اتباع اختلافِ امت کے وقت نجات کا ذریعہ ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا ''میں تمہیں اللہ سے ڈرنے اور امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں خواہ وہ

---

(۱) [بخاری (۷۲۸۰) کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة : باب الاقتداء بسنن رسول الله]

حبشی غلام ہی ہو اور (خبردار!) تم میں سے جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھیں گے، ایسے حالات میں میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت کو لازم پکڑ لینا۔''(۱)

سنت کی اتباع سے گمراہی سے نجات ممکن ہے

رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا (یاد رکھو!) میں تمہارے درمیان ایسی چیز چھوڑ کر جا رہا ہوں جسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہے۔''(۲)

سنت زندہ کرنا بہت بڑے ثواب کا ذریعہ ہے

فرمانِ نبوی ہے کہ ''جس نے میری کوئی سنت زندہ کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو سنت زندہ کرنے والے کو ان تمام لوگوں کے برابر اجر ملے گا جنہوں نے اس پر عمل کیا۔''(۳)

سنت کی تبلیغ کرنے والے کو نبی ﷺ کی دعا حاصل ہوتی ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ اس بندے کو تر و تازہ رکھے جس نے میری بات سنی، اسے یاد رکھا اور پھر اسے میری طرف سے آگے پہنچا دیا۔''(٤)

---

(۱) [**صحیح**: صحیح ابن ماجہ، ابن ماجہ (٤٢) ترمذی (٢٦٧٦) الصحیحۃ (٢٧٣٥)]

(۲) [**صحیح**: صحیح الترغیب (٤٠) کتاب السنۃ: باب قال ان ھذا القرآن، رواہ الحاکم]

(۳) [**صحیح**: صحیح ابن ماجہ، ابن ماجہ (٢٠٩) مقدمۃ: باب من احیا سنۃ قد امیتت]

(٤) [**صحیح**: صحیح الجامع الصغیر (٦٧٦٥)]

باب فضل الطهارة طہارت کی فضیلت

طہارت نصف ایمان ہے

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ الطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ﴾ ''طہارت نصف ایمان ہے۔''(۱)

بیت الخلاء میں داخلے کے وقت بسم اللہ پڑھنے کی فضیلت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت اگر کوئی بسم اللّٰہ پڑھ لے تو جنوں کی آنکھوں اور اولادِ آدم کے ستروں کے مابین پردہ حائل ہو جاتا ہے۔''(۲)

پانی سے استنجاء کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے کہ یہ آیت ﴿فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ [التوبة : ۱۰۸] ''اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاکیزہ رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ پاکیزگی اختیار کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی۔ (کیونکہ) ''وہ پانی کے ساتھ استنجاء کرتے تھے۔''(۳)

پانی سے استنجاء کرنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا آیت نازل فرمانا اور ان سے محبت کا اظہار فرمانا، یقیناً اس عمل کی فضیلت کا قطعی ثبوت ہے۔

مسواک کی فضیلت

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مسواک منہ کی

---

(۱) [مسلم (۲۲۳) كتاب الطهارة : باب فضل الوضوء]

(۲) [صحيح : إرواء الغليل (۵۰) تمام المنة (ص/۵۸) صحيح الجامع (۳۶۱۱)]

(۳) [صحيح : صحيح ابن ماجة (۲۸۲) أبو داود (٤٤) ترمذی (۳۱۰۰) ابن ماجة (۳۵۷)]

طہارت اور رب کی رضامندی کا ذریعہ ہے۔''(۱)

(2)• حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بلا شبہ بندہ جب مسواک کرتا ہے پھر کھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے پیچھے فرشتہ کھڑا ہو جاتا ہے اور اس کی قراءت سنتا ہے اور اس سے قریب ہو کر کھڑا ہوتا ہے حتی کہ وہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔ پھر قرآن کا جو حصہ بھی اس کے منہ سے نکلتا ہے فرشتے کے پیٹ میں چلا جاتا ہے۔ لہٰذا تم قرآن کے لیے (مسواک کے ذریعے) اپنے منہ پاک کرو۔''(۲)

وضوء کے ذریعے گناہوں کی معافی

(1) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے آپ نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا اور پھر فرمایا کہ ''جس نے اس طرح وضو کیا اس کے سابقہ تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کی نماز اور اس کا مسجد کی طرف چلنا نفل (یعنی اضافی) ہوگا۔''(۳)

(2) حضرت عبد اللہ الصنابحی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ﴿ إِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ فَتَمَضْمَضَ خَرَجَتِ الْخَطَايَا مِنْ فِيهِ ... وَ صَلَاتُهُ نَافِلَةٌ ﴾ ''جب مومن بندہ وضوء کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو اس کے منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب ناک جھاڑتا ہے تو اس کے ناک سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب اپنا چہرہ دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کی دونوں آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے بھی

---

(۱) [**صحيح** : صحيح الترغيب (۲۰۹) إرواء الغليل (٦٦) أحمد (١٢٤/٦) ابن خزيمة (۱۳۵)] اس حدیث کو امام نوویؒ نے صحیح جبکہ امام بغویؒ نے حسن قرار دیا ہے۔[المجموع (۳۲۴/۱) شرح السنة (۲۹۴/۱)]

(۲) [**حسن صحيح** : صحيح الترغيب (۲۱۵) بزار فی كشف الاستار بإسناد لا باس به (٤٩٦)]

(۳) [مسلم (۲۲۹) كتاب الطهارة : باب فضل الوضوء والصلاة عقبه]

گناہ نکل جاتے ہیں' جب اپنے ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے ہاتھوں سے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کے دونوں ہاتھوں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں' جب اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر سے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کے دونوں کانوں سے بھی نکل جاتے ہیں' جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو اس کے دونوں پاؤں سے گناہ نکل جاتے ہیں حتی کہ اس کے دونوں پاؤں کے ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ پھر (طہارت حاصل کر لینے کے بعد) مسجد کی جانب اس کا چلنا اور اس کا نماز ادا کرنا اس کے لیے زائد ہوتا ہے (یعنی وہ اس وقت گناہوں سے نجات حاصل کر چکا ہوتا ہے اس لیے اب یہ اعمال اس کے لیے محض اجر و ثواب میں اضافے اور درجات میں بلندی کا باعث ہوتے ہیں)۔"(۱)

مکمل اور اچھا وضوء کر کے نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب بھی کوئی شخص اچھی طرح (مکمل) وضو کرتا ہے اور نماز پڑھتا ہے تو اس کے ایک نماز سے دوسری نماز پڑھنے تک کے درمیانی گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔"(۲)

باوضو ہو کر دو رکعت نفل نماز پڑھنے کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو کوئی مسلمان وضو کرے اور اچھا وضو کرے، پھر اپنے دل اور چہرے کو مکمل متوجہ کر کے دو رکعت (نفل) نماز ادا کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔"(۳)

---

(۱) [**صحیح** : صحیح نسائی (۱۰۰) کتاب الطهارة ' صحیح الترغیب (۱۸۵) هدایة الرواة (۱/۱۸۲) ابن ماجة (۲۸۲) حاکم (۱/۱۲۹) امام حاکمؒ نے اس روایت کو شیخین کی شرط پر صحیح قرار دیا ہے۔]

(۲) [بخاری (۱۶۰) کتاب الوضوء : باب الوضوء ثلاثا ثلاثا ' مسلم (۲۲۷)]

(۳) [مسلم (۲۳٤) کتاب الطهارة : باب الذکر المستحب عقب الوضوء]

وضوء کے بعد کلمہ شہادت پڑھنے کی فضیلت

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر کہا ''اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ '' تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔'' (۱)

مشقت کے باوجود پورا وضوء کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں تمہاری ایسے کام پر رہنمائی نہ کروں جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتے ہیں اور درجات کو بلند کرتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! تو آپ نے فرمایا: مشقت کے اوقات (سخت سردی وغیرہ) میں مکمل وضو کرنا' مساجد کی طرف زیادہ قدم چل کر جانا اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور یہی رباط ہے۔'' (۲)

وضوء کی محافظت کی فضیلت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿لَا يُحَافِظُ عَلَى الْوُضُوْءِ اِلَّا مُؤْمِنٌ﴾ ''وضو کی حفاظت صرف مومن ہی کرتا ہے۔'' (۳)

ہمیشہ باوضوء رہنے کی فضیلت

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن صبح کے وقت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا اے بلال! کس عمل کی وجہ سے تو جنت میں مجھ سے بھی سبقت لے

---

(۱) [مسلم (۲۳٤) كتاب الطهارة : باب الذكر المستحب عقب الوضوء]

(۲) [مسلم (۲٥۱) كتاب الطهارة : باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره]

(۳) [**صحیح** : صحيح ابن ماجة (۲۲٤) كتاب الطهارة : باب المحافظة على الوضوء' حاكم (۱/۱۳۰) امام حاکمؒ اور امام ذہبیؒ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے۔]

گیا ہے؟ گزشتہ شب میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے سامنے تیرے چلنے کی آواز سنی۔ بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! میں نے ہمیشہ اذان دینے کے بعد دو رکعتیں ادا کی ہیں اور جب بھی بے وضو ہوا اسی وقت وضو کر لیا۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اسی وجہ سے (مجھے تمہاری آواز سنائی گئی ہے)۔''(۱)

باوضوء ہو کر سونے کی فضیلت

حضرت براء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: جب تم سونے لگو تو نماز کی طرح کا وضوء کرو پھر دائیں کروٹ لیٹو اور یہ دعا پڑھو " اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَ اَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَ بِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ" پھر آپ نے فرمایا کہ اگر تو اس رات فوت ہو گیا تو دین فطرت یعنی حق پر فوت ہو گا۔(۲)

اعضائے وضوء پر زیور پہنایا جائے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ﴿ اِنَّ الْحِلْیَةَ تَبْلُغُ مَوَاضِعَ الْوُضُوْءِ ﴾ ''بلاشبہ (جنت میں مومنوں کو) وضو کی جگہوں پر زیور پہنایا جائے گا۔'' (امام منذری رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں کہ زیور سے وہ کنگن وغیرہ مراد ہیں جن کے ساتھ اہل جنت کو آراستہ کیا جائے گا)۔(۳)

روزِ قیامت اعضائے وضوء چمکتے ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری اُمت کے لوگ وضو کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور سفید ہاتھ پاؤں والوں کی

---

(۱) [صحیح : صحیح الترغیب (۲۰۱) کتاب الطهارة ' أحمد (۳۶۰/۵)]

(۲) [بخاری (۶۳۱۱) کتاب الدعوات : باب اذا بات طاهرا وفضله]

(۳) [صحیح : صحیح الترغیب (۱۷۶) کتاب الطهارة : باب الترغیب فی الوضوء وإسباغه ' ابن خزیمة (۷/۱)]

شکل میں بلائے جائیں گے۔"(۱)

مساجد کی صفائی کی فضیلت

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علاقوں میں مساجد کی تعمیر کا اور انہیں پاکیزہ وخوشبودار رکھنے کا حکم دیا ہے۔"(۲)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کالے رنگ کا ایک مرد یا ایک کالی عورت مسجد کی صفائی کیا کرتی تھی' اس کی وفات ہو گئی۔ لیکن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی وفات کی کسی نے خبر نہیں دی۔ ایک دن آپ نے خود یاد کیا کہ وہ شخص دکھائی نہیں دے رہا۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اس کا تو انتقال ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ پھر تم نے مجھے کیوں خبر نہیں دی؟ صحابہ نے عرض کیا کہ یہ وجہ تھی (یعنی آپ کو تکلیف نہیں دینا چاہتے تھے وغیرہ) گویا لوگوں نے اسے حقیر سمجھ کر قابل توجہ نہ سمجھا لیکن آپ نے فرمایا کہ مجھے اس کی قبر بتاؤ" پھر آپ اس کی قبر پر آئے اور اس کی نماز جنازہ پڑھی۔"(۳)

---

(۱) [بخاری (۱۳٦) كتاب الوضوء : باب فضل الوضوء والغر المحجلون...]

(۲) [صحيح : صحيح أبو داود (٤٣٦) كتاب الصلاة : باب اتخاذ المساجد في الدور' أبو داود (٤٥٥)]

(۳) [بخاری (۱۳۳۷) كتاب الجنائز : باب الصلاة على القبر بعد ما يدفن' مسلم (۹٥٦) أبو داود (۳۲۰۳)]

باب فضل الصلاة نماز کی فضیلت

اذان سے شیطان بھاگ جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان پادتا ہوا بڑی تیزی کے ساتھ پیٹھ موڑ کر بھاگ کھڑا ہوتا ہے تا کہ اذان کی آواز نہ سن سکے اور جب اذان ختم ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے۔ لیکن جوں ہی تکبیر شروع ہوتی ہے تو پھر بھاگ اٹھتا ہے۔''(۱)

روزِ قیامت مؤذن کی گردن لمبی ہوگی

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''روزِ قیامت اذان دینے والوں کی گردنیں لوگوں میں سے سب سے زیادہ لمبی ہوں گی۔''(۲)

اذان سننے والی ہر چیز مؤذن کے حق میں گواہی دے گی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اونچی آواز سے اذان کہا کرو کیونکہ جو بھی جن، انسان یا کوئی بھی چیز مؤذن کی آواز سنتی ہے وہ قیامت کے دن مؤذن کے حق میں گواہی دے گی۔''(۳)

اذان دینے اور پہلی صف میں نماز پڑھنے کا بہت ثواب ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر لوگوں کو اذان دینے اور پہلی صف (میں نماز پڑھنے) کا ثواب پتہ چل جائے تو پھر انہیں (ان کاموں کے لئے) قرعہ بھی ڈالنا پڑے تو ضرور ڈالیں۔''(۴)

---

(۱) [بخاری (۶۰۸) کتاب الاذان : باب فضل التاذین]

(۲) [مسلم (۳۷۸) کتاب الصلاة : باب فضل الأذان]

(۳) [بخاری (۶۰۹) کتاب الاذان : باب رفع الصوت بالنداء]

(۴) [بخاری (۶۱۵) کتاب الأذان : باب الاستهام فی الأذان ، مسلم (۴۳۷)]

مسنون طریقے سے اذان کا جواب دینے سے جنت میں داخلہ نصیب ہوگا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اذان کا جواب دے حتی کہ ''اللہ اکبر'' سے ''لا الہ الا اللہ'' تک (خلوصِ) دل سے کہے تو وہ جنت میں داخل ہوگا (واضح رہے کہ اذان کا جواب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ جو کلمات مؤذن کہے، سننے والا بھی وہی کلمات دُہرا تا رہے ،صرف ''حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح ''کے جواب میں لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہے)۔''(۱)

اذان سنتے وقت ایک خاص دعا پڑھنے سے گناہوں کی معافی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اذان سنتے وقت یہ کلمات کہے '' اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ، رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا '' تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''(۲)

اذان کے بعد ایک خاص دعا پڑھنے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا حصول

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص نے اذان سن کر یہ دعا پڑھی، قیامت کے دن وہ میری شفاعت کا مستحق ہوگا: '' اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَ الصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ ''۔(۳)

اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ اَلدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَ الْاِقَامَةِ ﴾ ''اذان واقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی ''۔(٤)

---

(۱) [مسلم (۳۸۵) کتاب الصلاۃ : باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه]

(۲) [مسلم (۳۸٦) کتاب الصلاۃ : باب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه]

(۳) [بخاری (٦١٤) کتاب الأذان : باب الدعاء عند النداء، أبو داود (٥٢٩)]

(٤) [**صحيح** : صحيح ترمذی (١٧٥) ابواب الصلاۃ ، ترمذی (٢١٢)]

مسجد کی تعمیر سے جنت میں گھر کی تعمیر

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ ﴾ ''جو شخص اللہ کے لیے مسجد بنائے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کی مثل جنت میں (گھر) بنائیں گے۔''(۱)

مساجد اللہ کے پسندیدہ مقامات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں۔''(۲)

مسجد سے دل لگانے والے کو اللہ کا سایہ نصیب ہوگا

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ جن سات خوش نصیبوں کو اپنا سایہ عطا فرمائیں گے، ان میں سے ایک وہ ہوگا جس کا دل مسجد کے ساتھ ہی معلق رہتا ہو (یعنی ایک نماز ادا کر کے جائے تو دوسری کی فکر میں رہے)۔(۳)

مسجد کی طرف جانے والے کے لئے حج کا احرام باندھنے والے کی طرح ثواب

فرمانِ نبوی ہے کہ ''جو شخص گھر سے باوضو ہو کر فرض نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد کی طرف نکلتا ہے تو اسے حج کا احرام باندھنے والے کی طرح ثواب ملتا ہے (یعنی جتنا حاجی کو حج کی نیت سے احرام باندھنے کا ثواب ملتا ہے اتنا ہی اس شخص کو ملتا ہے)۔''(٤)

مسجد کی طرف چل کر جانے والے کے لئے جنت میں اللہ کی مہمانی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص جب بھی صبح

---

(۱) [بخاری (٤٥٠) کتاب الصلاة : باب من بنی مسجدا ......' مسلم (٥٣٣) ترمذی (٣١٨)]

(۲) [مسلم (٦٧١) کتاب المساجد : باب فضل الجلوس فی مصلاة بعد الصبح و فضل المسجد]

(۳) [بخاری (٦٦٠) کتاب الاذان : باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاة ، مسلم (١٠٣٠)]

(٤) [حسن : صحیح ابو داود ، ابو داود (٥٥٨) کتاب الصلاة : باب ما جاء فی فضل المشی الی الصلاة]

یا شام کو مسجد کی طرف جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں مہمانی تیار کرتے ہیں۔‘‘(۱)

دور سے چل کر مسجد میں آنے والے کے لئے بہت بڑا اجر ہے

(1) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’بے شک نماز میں لوگوں میں سے سب سے بڑے اجر کا مستحق وہ شخص ہے جو ان میں سب سے زیادہ دور سے اس کی طرف چل کر آتا ہے۔‘‘(۲)

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’کوئی شخص جس قدر مسجد سے دور سے آئے گا اسی قدر اس کا اجر بھی زیادہ ہوگا۔‘‘(۳)

(3) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسے اعمال نہ بتلاؤں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہ مٹاتے ہیں اور درجات بلند فرماتے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا، ضرور۔ تو آپ نے فرمایا... مساجد کی طرف زیادہ قدم چلنا (یعنی دور سے چل کر آنا)...۔‘‘(٤)

نماز کے لئے مسجد جانے والے کے لئے ہر قدم کے بدلے گناہ کی معافی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’جب تم میں سے کوئی اچھا وضو کر کے صرف نماز کی نیت سے مسجد کی طرف آتا ہے تو ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند فرماتے ہیں اور ایک گناہ معاف فرماتے ہیں۔‘‘(٥)

مسجد میں داخلے کے وقت ایک خاص دعا سے سارا دن شیطان سے بچاؤ

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے ’’اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَ بِوَجْھِهِ الْکَرِیْمِ وَ سُلْطَانِهِ

---

(۱) [بخاری (٦٦٢) کتاب الأذان : باب فضل من غدا الی المسجد ، مسلم (٦٦٩)]

(۲) [بخاری (٦٥١) کتاب الأذان : باب فضل صلاة الفجر فی جماعة ‘مسلم (٦٦٢)]

(۳) [**صحیح** : صحیح أبو داود (٥٢٠) کتاب الصلاة : باب ما جاء فی فضل المشی إلی الصلاة ‘ أبو داود (٥٥٦)]

(٤) [مسلم (٢٥١) کتاب الطهارة : باب فضل اسباغ الوضوء]

(٥) [بخاری (٤٧٧) کتاب الصلاة : باب الصلاة فی مسجد السوق ، مسلم (٦٤٩)]

الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ "۔اور آپ ﷺ نے فرمایا" جب کوئی یہ دعا پڑھ لے تو شیطان کہتا ہے اب یہ مجھ سے سارے دن کے لئے محفوظ ہو گیا۔"(۱)

باجماعت نماز ستائیس گنا افضل ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "باجماعت نماز اکیلے شخص کی نماز سے ستائیس گنا افضل ہے۔"(۲)

باجماعت نماز سے جہنم اور نفاق سے براءت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص چالیس دن پہلی تکبیر کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتا ہے اس کے لئے دو چیزوں سے براءت لکھ دی جاتی ہے، ایک جہنم سے اور دوسری نفاق سے۔"(۳)

عورت کی نماز گھر میں افضل ہے

اگرچہ عورتوں کو مسجد میں آنے کی اجازت ہے لیکن ان کے لئے افضل یہی ہے کہ وہ گھروں میں نماز ادا کریں۔آپ ﷺ کے اس فرمان ((بُيُوتُهُنَّ خَيْرٌ لَهُنَّ)) "ان کے گھر ہی ان کے لئے بہتر ہیں۔"(٤) سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ام حمید رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ میں آپ کے ساتھ باجماعت نماز پڑھنا پسند کرتی ہوں تو آپ نے اسے بھی یہی فرمایا کہ تیرا گھر ہی تیرے لئے بہتر ہے۔(٥)

---

(۱) [صحیح : صحیح ابوداود ، ابوداود (٤٦٦) کتاب الصلاة : باب فیما یقوله الرجل عند دخوله المسجد]

(۲) [بخاری (٦٤٥) کتاب الأذان : باب فضل صلاة الجماعة]

(۳) [حسن : صحیح ترمذی ، ترمذی (٢٤١) ابواب الصلاة : باب فی فضل التکبیرة الاولی ، السلسلة الصحیحة (٢٦٥٢) صحیح الترغیب (٤٠٩)]

(٤) [صحیح : صحیح ابوداود ، ابوداود (٥٦٧) کتاب الصلاة : باب ما جاء فی خروج النساء الی المسجد]

(٥) [حسن : مسند احمد (٣٧١/٩) شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے حسن کہا ہے۔الموسوعة الحدیثیة (٢٧٠٩٠)]

نفل نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کچھ نماز اپنے گھر میں بھی پڑھا کرو (یعنی نفل نماز) اور گھروں کو قبرستان مت بناؤ (یعنی گھروں میں ایسے نماز پڑھنی مت چھوڑ دو جیسے قبروں میں نہیں پڑھی جاتی)۔''(۱)

(2) حضرت عبداللہ بن سعد رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر میں اور مسجد میں نماز پڑھنے کے متعلق دریافت کیا کہ ان میں سے کس جگہ نماز پڑھنا افضل ہے تو آپ نے فرمایا ''تم دیکھ سکتے ہو کہ میرا گھر مسجد کے کتنا قریب ہے لیکن مجھے گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ پسند ہے، ہاں اگر فرض نماز ہو (تو وہ مسجد میں ہی ادا کروں گا)۔''(۲)

ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار میں رہنا اللہ کو بہت پسند ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز مغرب ادا کی تو کچھ لوگ واپس لوٹ گئے اور کچھ عشاء کے انتظار میں بیٹھ گئے۔ (کچھ ہی دیر میں) نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس قدر تیزی سے کہ آپ کا سانس پھولا ہوا تھا اور آپ کے گھٹنوں سے کپڑا ابھی ہٹ چکا تھا۔ آپ نے فرمایا ''لوگو! خوش ہو جاؤ تمہارے رب نے آسمان کا ایک دروازہ کھول کر تم کو فرشتوں کے سامنے کیا اور فخر کرتے ہوئے فرمایا: دیکھو میرے ان بندوں کو، یہ ایک نماز ادا کر چکے ہیں اور دوسری کا انتظار کر رہے ہیں۔''(۳)

وقت پر نماز پڑھنا محبوب ترین عمل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو

---

(۱) [بخاری (۴۳۲) کتاب الصلاة : باب کراهیة الصلاة فی المقابر ، مسلم (۷۷۷) ابو داود (۱۰۴۳) ترمذی (۴۵۱) نسائی (۱۵۹۸)]

(۲) [**صحیح** : صحیح ابن ماجه ، ابن ماجه (۱۳۷۸) کتاب اقامة الصلاة و السنة فیها : باب ما جاء فی التطوع فی البیت ، صحیح الترغیب (۴۳۹)]

(۳) [**صحیح** : الصحیحة (۶۶۱) صحیح الترغیب (۴۴۵) ابن ماجه (۸۰۱) کتاب المساجد والجماعات : باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة]

کون سا عمل سب سے زیادہ محبوب ہے؟ آپ نے فرمایا ''وقت پر نماز ادا کرنا''۔(۱)

نماز جنت کی کنجی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا﴿ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلَاةُ ﴾ ''جنت کی کنجی نماز ہے۔''(۲)

نماز روزِ قیامت نور اور کامیابی کا ذریعہ

(1) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو نماز کی حفاظت کرے گا اس کے لئے یہ روزِ قیامت نور، حجت اور نجات کا ذریعہ ہوگی اور جس نے اس کی حفاظت نہ کی اس کے لئے یہ نہ نور ہوگی، نہ حجت اور نہ نجات کا ذریعہ اور روزِ قیامت اس کا انجام قارون، فرعون، ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''(۳)

(2) فرمانِ نبوی ہے کہ ''(روزِ قیامت) سب سے پہلے بندے سے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ درست ہوئی تو وہ کامیاب و کامران ہو جائے گا اور اگر وہ خراب ہوئی تو وہ خائب و خاسر ہوگا۔''(٤)

پانچ فرض نمازیں گناہوں کا کفارہ

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''مجھے بتلاؤ، اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ اس سے روزانہ پانچ مرتبہ نہائے تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟'' صحابہ نے عرض کیا: اس پر کوئی میل کچیل نہیں رہے گی۔ تو آپ نے فرمایا ''پانچ (فرض) نمازوں کی بھی یہی مثال ہے (اسی طرح) اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے

---

(۱) [بخاری (٥٢٧) کتاب مواقیت الصلاة : باب فضل الصلاة لوقتها ، مسلم (٨٥)]

(۲) [**صحیح لغیرہ** : صحیح ترمذی ، ترمذی (٤) ابواب الطهارة : باب ما جاء أن مفتاح الصلاة الطهور]

(۳) [**صحیح** : المشكاة (٥٧٨) مسند احمد (الموسوعة الحديثية : ٦٥٧٦)]

(٤) [**صحیح** : صحیح نسائی ، نسائی (٤٦٥) كتاب الصلاة : باب المحاسبة على الصلاة ، ترمذی (٤١٣)]

گناہوں کو مٹا دیتے ہیں۔"(۱)

(2) فرمانِ نبوی ہے کہ "پانچوں نمازیں، جمعہ دوسرے جمعہ تک، رمضان دوسرے رمضان تک، اپنے درمیانی تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے بچا جائے۔"(۲)

فجر کا پابند اللہ کی حفاظت میں

فرمانِ نبوی ہے کہ "جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی حفاظت میں ہے۔"(۳)

فجر اور عصر کا پابند جنت میں داخل ہوگا

(1) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو دو ٹھنڈی نمازیں (فجر اور عصر) پڑھتا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔"(٤)

(2) فرمانِ نبوی ہے کہ "جو شخص طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب سے پہلے یعنی نماز فجر اور نماز عصر ادا کرتا ہے، وہ ہرگز جہنم میں داخل نہیں ہوگا۔"(٥)

فجر اور عشاء با جماعت ادا کرنے سے ساری رات قیام کا ثواب

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے با جماعت نماز عشاء ادا کی گویا اس نے آدھی رات قیام کیا اور جس نے صبح کی نماز بھی با جماعت ادا کی گویا اس نے ساری رات قیام کیا۔"(٦)

فجر اور عشاء کی نماز کی فضیلت بہت زیادہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "منافقین پر فجر اور

---

(١) [بخاری (٥٢٨) كتاب مواقيت الصلاة : باب الصلوات الخمس كفارة ، مسلم (٦٦٧) ترمذی (٢٨٦٨) نسائی (٤٦٢)]

(٢) [مسلم (٢٣٣) كتاب الطهارة : باب الصلوات الخمس...]

(٣) [مسلم (٦٥٧) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب فضل صلاة العشاء والصبح]

(٤) [بخاری (٥٧٤) كتاب مواقيت الصلاة : باب فضل صلاة الفجر ، مسلم (٦٣٥)]

(٥) [مسلم (٦٣٤) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب فضل صلاتي الصبح والعصر]

(٦) [مسلم (٦٥٦) كتاب المساجد ومواضع الصلاة : باب فضل صلاة العشاء والصبح]

عشاء کی نماز سے بھاری اور کوئی نماز نہیں اور اگر وہ ان دونوں کی فضیلت جان لیں تو ان میں ضرور حاضر ہوں خواہ ان کو گھٹنوں کے بل گھسٹ کر ہی کیوں نہ آنا پڑے۔"(۱)

سنن رواتب کی ادائیگی سے جنت میں گھر کا حصول

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے دن اور رات میں (فرائض کے علاوہ) بارہ رکعات پڑھیں اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے؛ چار رکعتیں ظہر سے پہلے، دو رکعتیں ظہر کے بعد، دو رکعتیں مغرب کے بعد، دو رکعتیں عشاء کے بعد اور دو رکعتیں فجر سے پہلے۔"(۲)

فجر کی دو سنتیں دنیا و مافیہا سے بہتر

فرمانِ نبوی ہے کہ "نماز فجر کی دو سنتیں دنیا اور اس کی ہر چیز سے بہتر ہیں۔"(۳)

ظہر سے پہلے اور بعد چار چار رکعات کی پابندی جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ

حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص ظہر سے پہلے چار اور اس کے بعد چار رکعتیں باقاعدگی سے ادا کرتا رہا اللہ تعالیٰ نے اسے آتشِ جہنم پر حرام کر دیا"۔(٤)

عصر سے پہلے چار رکعات پڑھنے والے کے لئے رحم کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم

---

(١) [بخاری (٦٥٧) كتاب الاذان : باب فضل العشاء فی الجماعة]

(٢) [مسلم (٧٢٨) كتاب صلاة المسافرين وقصرها : باب فضل السنن الراتبة...... ' أبو داود (١٢٥٠)]

(٣) [مسلم (٧٢٥) كتاب صلاة المسافرين : باب استحباب ركعتى سنة الفجر والحث عليهما ' ترمذی (٤١٤)]

(٤) [صحيح : صحيح أبو داود (١١٣٠) كتاب الصلاة : باب الأربع قبل الظهر وبعدها ' أبو داود (١٢٦٩)]

فرمائیں جس نے عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھیں۔'' (۱)

صف ملانے والے کے لئے نبی ﷺ کی دعا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''صفوں کو سیدھا کرو' کندھوں کو برابر کرو' خلا کو پر کرو' اپنے بھائیوں کے لیے نرم ہو جاؤ' شیطان کے لیے (صف میں) خالی جگہیں مت چھوڑو' جس نے صف کو ملایا اللہ تعالیٰ اسے ملائے اور جس نے صف کو کاٹا اللہ تعالیٰ اسے کاٹے۔'' (۲)

فرشتوں جیسی صف بنانے کی ترغیب

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو فرشتوں جیسی صف بنانے کی ترغیب دلائی اور پھر فرشتوں کا صف بنانے کا طریقہ بتلایا کہ ''وہ پہلی صف کو مکمل کرتے ہیں اور صف میں خوب مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔'' (۳)

پہلی صف پر اللہ کی رحمت کا نزول

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ پہلی صفوں پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور فرشتے ان کے لئے دعائے رحمت کرتے ہیں۔'' (٤)

سامنے سترہ رکھنے سے شیطان نماز نہیں توڑتا

فرمانِ نبوی ہے کہ ''جب تم میں سے کوئی سترہ کی طرف نماز پڑھے تو اس کے قریب ہو کر کھڑا ہو، (ایسا کرنے سے) شیطان اس کی نماز نہیں توڑ سکے گا (سترہ سے مراد ہر وہ چیز ہے جسے انسان بوقتِ نماز اپنی سجدہ گاہ کے سامنے نصب کر لے مثلاً لکڑی' ستون اور میز وغیرہ)۔'' (٥)

---

(۱) [**حسن** : صحیح أبو داود (۱۱۳۲) كتاب الصلاة : باب الصلاة قبل العصر' أبو داود (۱۲۷۱)]

(۲) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٦٢٠) كتاب الصلاة : باب تسوية الصفوف' أبو داود (٦٦٦)]

(۳) [مسلم (٤٣٠) كتاب الصلاة : باب الأمر بالسكون فى الصلاة' أبو داود (٦٦١)]

(٤) [**صحيح** : صحيح أبو داود (٦١٨) كتاب الصلاة : باب تسوية الصفوف' أبو داود (٦٦٤)]

(٥) [**صحيح** : صحيح ابو داود ، ابو داود (٦٩٥) ابواب السترة : باب الدنو من السترة]

ابتدائے نماز میں ایک خاص دعا پڑھنے سے آسمان کے دروازے کھلنا

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں ایک شخص نے (ابتدائے نماز میں) یہ کلمات کہے " اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَ اَصِيْلًا " تو آپ نے فرمایا "اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔"(۱)

نماز میں سورۂ فاتحہ پڑھنے والے کا اللہ تعالیٰ خود جواب دیتے ہیں

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے نماز کو اپنے اور اپنے بندے کے درمیان تقسیم کردیا ہے اور میں بندے کا سوال پورا کرتا ہوں۔ جب بندہ " الحمد للّٰه رب العالمين " پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب میں فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری حمد بیان کی۔ جب بندہ " الرحمن الرحيم " پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ جب بندہ " مٰلك يوم الدين " پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے نے میری تعظیم کی۔ جب بندہ " اياك نعبد واياك نستعين " پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں یہ میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے کے لئے وہ سب ہے جو اس نے مانگا۔ اور جب بندہ " اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين " پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے کے لئے خاص ہے اور میرے بندے کے لئے وہ سب ہے جو اس نے مانگا۔"(۲)

آمین میں فرشتوں کی موافقت گناہوں کی معافی کا ذریعہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو بلاشبہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو گئی اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"(۳)

---

(۱) [مسلم (٦٠١) كتاب المساجد : باب ما يقال بين تكبيرة الاحرام والقراءة]

(۲) [مسلم (٣٩٥) كتاب الصلاة : باب وجوب قراءة الفاتحة فى كل ركعة]

(۳) [بخاری (٦٤٠٢) كتاب الدعوات : باب فضل التأمين ' مسلم (٤١٠)]

سورۂ اخلاص ایک تہائی قرآن کے برابر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یہ سورت قرآن مجید کے ثلث (ایک تہائی) کے برابر ہے۔''(۱)

رکوع سے اٹھ کر مخصوص کلمات کی فضیلت

حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ایک روز ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو آپ کے پیچھے ایک آدمی نے (اونچی آواز سے) یہ کلمات کہے'' رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ ''۔ نماز سے فارغ ہو کر آپ نے اس کے لئے فرمایا ''میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا جو یہ کلمات لکھنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کر رہے تھے۔''(۲)

رکوع سے اٹھ کر '' اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہنے سے گناہوں کی معافی

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب امام '' سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ '' کہے تو تم '' اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ کہو، کیونکہ جس کا قول فرشتوں کے قول سے مل گیا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''(۳)

رکوع و سجود سے گناہوں کا گرنا

فرمانِ نبوی ہے کہ ''جب بندہ نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے سارے گناہ اس کے کندھوں پر رکھ دیئے جاتے ہیں۔ پھر وہ جب بھی رکوع و سجود کرتا ہے تو اس سے گناہ گر جاتے ہیں۔''(٤)

---

(۱) [بخاری (۵۰۱۳) کتاب فضائل القرآن : باب فضل '' قل هو الله احد''، ابوداود (۱٤٦۱) کتاب الوتر ، السنن الكبرى للنسائی (۸۰۲۹) کتاب فضائل القرآن]

(۲) [بخاری (۷۹۹) کتاب الأذان : باب فضل اللهم ربنا لك الحمد ، ابوداود (۷۷۰)]

(۳) [بخاری (۷۹٦) کتاب الأذان : باب فضل اللهم ربنا ولك الحمد ، مسلم (٤۰۹)]

(٤) [**صحیح** : السلسلة الصحيحة (۱۳۹۸) ابو نعيم فی الحلية (٦/۹۹-۱۰۰)]

سجدے میں قربِ الٰہی اور کثرت سے دعا کی ترغیب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بندہ سجدے کی حالت میں اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے لہٰذا (اس حالت میں) کثرت سے دعا کیا کرو۔''(۱)

کثرتِ سجود جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت کا ذریعہ

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا ''مانگ لو'' میں نے عرض کیا ''میں جنت میں آپ کی رفاقت کا طلبگار ہوں''۔ آپ نے فرمایا ''کچھ اس کے علاوہ مزید بھی (مانگ لو)''۔ میں نے عرض کیا بس یہی مطلوب ہے۔ آپ نے فرمایا ''تو پھر اپنے مطلب کے حصول کے لیے کثرتِ سجود سے میری مدد کرو''۔(۲)

سجدہ درجہ بلند کرتا ہے اور گناہ مٹاتا ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا ''اللہ کے لئے کثرت سے سجدے کیا کرو کیونکہ جب تم ایک سجدہ کرتے ہو تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ تمہارا ایک درجہ بلند فرما دیتے ہیں اور ایک گناہ مٹا دیتے ہیں۔''(۳)

سجدہ تلاوت کی فضیلت

فرمانِ نبوی ہے کہ ''جب ابن آدم کسی سجدہ کی آیت کو تلاوت کرتا ہے اور پھر سجدہ کرتا ہے تو شیطان روتا ہوا اس سے علیحدہ ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ 'ہائے میری ہلاکت' کہ ابن آدم کو سجدے کا حکم دیا گیا تو اس نے سجدہ کر لیا لہٰذا اس کے لیے جنت ہے اور مجھے سجدے کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار کر دیا لہٰذا میرے لیے آگ ہے۔''(۴)

---

(۱) [مسلم (۴۸۲) کتاب الصلاۃ : باب ما یقال فی الرکوع والسجود]

(۲) [مسلم (۴۸۹) کتاب الصلاۃ : باب فضل السجود والحث علیه' أبو داود (۱۳۲۰)]

(۳) [مسلم (۴۸۸) کتاب الصلاۃ : باب فضل السجود والحدث علیه، ابن ماجه (۱۴۲۲) مسند احمد (الموسوعة الحدیثیة : ۲۲۳۷۷)]

(۴) [مسلم (۱۱۵) کتاب الإیمان : باب إطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ]

سجدہ سہو کا فائدہ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب تم میں سے کسی کو اپنی نماز میں شک ہو جائے کہ تین رکعت پڑھی ہے یا چار، تو وہ شک دور کر کے جتنی کا یقین ہے اتنی شمار کرے، پھر سلام سے پہلے دو (سہو کے) سجدے کرے۔ (ان سجدوں کا فائدہ یہ ہوگا کہ) اگر اس نے پانچ رکعت پڑھی ہوں گی تو یہ دو سجدے (ایک رکعت کے قائم مقام ہو کر) اس کی نماز جفت بنا دیں گے۔ اور اگر اس نے چار رکعت پوری پڑھی ہوں گی تو یہ سجدے شیطان کے لئے ذلت و رسوائی کا سبب بن جائیں گے۔''(۱)

تشہد کی ایک خاص دعا اور گناہوں کی مغفرت

رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک آدمی کو تشہد (کے آخر) میں یہ دعا پڑھتے سنا'' اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ يَا اَللّٰهُ الْاَحَدُ الصَّمَدُ ، الَّذِیْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ ، اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ ، اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ '' تو آپ نے تین مرتبہ اس کے لئے فرمایا ''یقیناً اسے بخش دیا گیا۔''(۲)

دورانِ تشہد انگشت شہادت سے اشارہ کرنے کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب دورانِ نماز (تشہد میں) بیٹھتے تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھتے اور اپنی (شہادت کی) انگلی کے ساتھ اشارہ کرتے اور اپنی نظر اسی پر رکھتے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''یہ انگلی شیطان کو لوہے سے زیادہ تکلیف پہنچاتی ہے۔''(۳)

نماز کے بعد تسبیحات کی فضیلت

(1) حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ہر فرض نماز

---

(۱) [مسلم (۵۷۱) كتاب المساجد و مواضع الصلاة : باب السهو فی الصلاة......]

(۲) [**صحيح** : صحيح ابوداود ، ابوداود (۹۸۵) كتاب الصلاة : باب ما يقول بعد التشهد ، نسائی (۱۳۰۱) مسند احمد (الموسوعة الحديثية : ۱۸۹۷٤)]

(۳) [**حسن** : المشكاة (۹۱۷) مسند احمد (۱۱۹/۲)]

کے بعد کچھ ایسے کلمات پڑھے جاتے ہیں جن کا پڑھنے والا کبھی نامراد نہیں ہوتا (اور وہ یہ ہیں)؛ تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور چونتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔"(۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص (ہر نماز کے بعد) تینتیس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ، تینتیس مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، تینتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور سو کا عدد پورا کرنے کے لیے (ایک بار) لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْكُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھے گا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔(۲)

نماز کے بعد آیت الکرسی کی پابندی اور جنت میں داخلہ

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے ہر نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھی اسے جنت میں داخلے سے سوائے موت کے کسی چیز نے نہیں روکے رکھا (یعنی وہ مرتے ہی جنت میں جائے گا)۔"(۳)

نماز کے بعد مصلے پر بیٹھ رہنے والے کے لئے فرشتوں کی دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب تک تم میں سے کوئی (نماز کے بعد) اپنے مصلے پر بیٹھا رہے فرشتے اس کے لئے یوں دعا کرتے رہتے ہیں: اے اللہ! اسے بخش دے، اے اللہ! اس پر رحم فرما۔"(٤)

نماز تہجد کی فضیلت

❁ فرائض کے بعد تہجد سب سے افضل نماز ہے:

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ

---

(۱) [مسلم (٥٩٦) کتاب المساجد : باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ]

(۲) [مسلم (٥٩٧) کتاب المساجد : باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ]

(۳) [صحیح : الصحیحۃ (٩٧٢)' (٦٩٧/٢) نسائی (٣٠/٦)' (٩٩٢٨) طبرانی کبیر (١٣٤/٨)]

(٤) [بخاری (٦٥٩) کتاب الأذان : باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ]

خَوْفًا وَّ طَمَعًا ﴾[السجدہ : ١٦] ''(اہل ایمان وہ ہیں کہ) ان کے پہلو اپنے بستروں سے الگ رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں۔''

(2) ایک دوسرا ارشاد یوں ہے کہ ﴿ وَ الَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِيَامًا ﴾ [الفرقان : ٦٤] ''(اللہ کے نیک بندے وہ ہیں) جو اپنے رب کے سامنے سجدے اور قیام کرتے ہوئے راتیں گزار دیتے ہیں۔''

(3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''فرض نماز کے بعد سب سے فضیلت والی نماز رات کی نماز ہے۔''(١)

(4) حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، رشتہ داری ملاؤ اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں نماز پڑھو، تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''(٢)

(5) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''جو شخص رات کو (عبادت کے لئے) بیدار ہو اور اپنی بیوی کو بھی بیدار کرے اور پھر دونوں دو رکعت نماز پڑھیں تو ان دونوں کو ذاکرین اور ذاکرات (یعنی بہت زیادہ ذکر کرنے والوں) میں لکھ دیا جاتا ہے۔''(٣)

(6) فرمانِ نبوی ہے کہ ''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب نماز داؤد علیہ السلام کی ہے، وہ آدھی رات سوتے تھے، اس کے تیسرے حصے میں اٹھ جاتے (اور عبادت کرتے)، اور اس کے چھٹے حصے میں پھر سو جاتے تھے۔''(٤)

تہجد کے وقت دعا کی قبولیت:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ہمارا رب تبارک وتعالیٰ ہر رات آسمانِ دنیا پر اترتا ہے،

---

(١) [مسلم (١١٦٣) كتاب الصيام : باب فضل صوم المحرم]

(٢) [**صحيح** : صحيح ابن ماجه، ابن ماجه (٣٢٥١) كتاب الاطعمة : باب اطعام الطعام، ترمذى (١٨٥٥)]

(٣) [**صحيح** : صحيح ابو داود، ابو داود (١٤٥١) كتاب الصلاة : باب الحث على قيام الليل، ابن ماجه (١٣٣٥)]

(٤) [بخارى (١١٣١) كتاب التهجد : باب من نام عند السحر، مسلم (١١٥٩)]

جب رات کا آخری حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ پھر یہ اعلان فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے اور میں اس کی دعا قبول کرلوں؟ کون ہے جو مجھ سے کسی چیز کا سوال کرے اور میں اسے وہ عطا کردوں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش مانگے اور میں اسے بخش دوں؟۔''(۱)

جمعہ کے دن کی فضیلت

سب سے بہترین دن جمعہ کا دن:

ارشادِ نبوی ہے کہ ''جن دنوں میں آفتاب طلوع ہوتا ہے ان میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے' اس میں آدم علیہ السلام کو پیدا کیا گیا' اسی میں انہیں جنت میں داخل کیا گیا' اسی میں ان کو اس سے نکالا گیا اور قیامت بھی صرف جمعہ کے دن میں ہی قائم ہوگی۔'' (۲)

جمعہ کے دن میں قبولیتِ دعا کی ایک خاص گھڑی:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے کہ جس میں کوئی مسلمان بھی نماز پڑھتے ہوئے اللہ سے خیر کا سوال کرے تو اللہ اسے وہی چیز عطا کر دیتا ہے اور پھر آپ نے ہاتھ کے اشارے سے وضاحت فرمائی کہ وہ گھڑی بہت مختصر سی ہے۔''(۳)

نماز جمعہ کی فضیلت

نماز جمعہ کے لئے خصوصی اہتمام کرنے اور خاموشی سے خطبہ سننے کی فضیلت:

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، حسبِ استطاعت پاکیزگی اختیار کرے، تیل یا خوشبو لگائے، پھر ادائیگی جمعہ کے لئے گھر سے نکلے اور مسجد میں بیٹھنے کے لئے دو آدمیوں میں تفریق نہ ڈالے (یعنی جہاں جگہ ملے بیٹھ جائے)، پھر جو مقدر میں ہو نماز پڑھے اور جب امام خطبہ دے تو خاموشی سے سنے، تو اس کے اس جمعہ سے اگلے جمعہ تک کے تمام گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''(٤)

---

(۱) [بخاری (١١٤٥) کتاب التھجد : باب الدعاء والصلاة من آخر اللیل ، مسلم (٧٥٨)]

(۲) [مسلم (٨٥٤) کتاب الجمعة : باب فضل یوم الجمعة ، ترمذی (٤٨٨)]

(۳) [بخاری (٩٣٥) کتاب الجمعة : باب الساعة التی فی یوم الجمعة ، مسلم (٨٥٢)]

(٤) [بخاری (٨٨٣) کتاب الجمعة : باب الدھن للجمعة]

نماز جمعہ کے لئے پہلے آنے کی فضیلت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے جمعہ کے دن غسلِ جنابت کیا، پھر جمعہ کے لئے پہلی گھڑی میں آیا تو گویا اس نے ایک اونٹ اللہ کی راہ میں قربان کیا اور جو اس کے بعد والی گھڑی میں آیا تو گویا اس نے ایک گائے قربان کی اور جو تیسری گھڑی میں آیا تو گویا اس نے سینگوں والا مینڈھا قربان کیا اور جو چوتھی گھڑی میں آیا تو گویا اس نے ایک مرغی قربان کی اور جو پانچویں گھڑی میں آیا تو اسے ایک انڈہ صدقہ کرنے کے برابر ثواب ملے گا، پھر جب امام خطبہ دینے کے لئے آجاتا ہے تو فرشتے بھی مسجد کے اندر حاضر ہو کر خطبہ سننے لگ جاتے ہیں۔''(۱)

نماز جمعہ کی ایک عظیم فضیلت:

حضرت اوس بن اوس ثقفی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے جمعہ کے دن غسل کیا اور خوب اچھی طرح کیا اور جلدی آیا اور (خطبہ میں) اوّل پہنچا، پیدل چل کر آیا اور سوار نہ ہوا، امام کے قریب ہو کر بیٹھا اور غور سے سنا اور لغو حرکت سے بچا، تو اس کے لئے (مسجد کی طرف اٹھائے گئے اس کے) ہر قدم کے بدلے ایک سال کے روزوں اور ایک سال کے قیام کا ثواب ہے۔''(۲)

بروز جمعہ سورۂ کہف پڑھنے کی فضیلت:

فرمانِ نبوی ہے کہ ''جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے تو یہ سورت دونوں جمعوں کے درمیان اس کے لئے نور کا باعث ہوگی۔''(۳)

نماز جنازہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے

---

(۱) [بخاری (۸۸۱) كتاب الجمعة : باب فضل الجمعة]

(۲) [**صحیح** : صحيح الجامع (٦٤٠٥) صحيح الترغيب (٦٩٠) ابو داود (٣٤٥) كتاب الطهارة : باب في الغسل يوم الجمعة ، ابن ماجه (١٠٨٧)]

(۳) [**صحیح** : صحيح الجامع الصغير (٦٤٧٠) صحيح الترغيب (٧٣٦) ارواء الغليل (٦٢٦) بيهقي (٢٤٩/٣) مستدرك حاكم (٣٦٨/٢)]

جنازے میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ فرمایا کہ دو عظیم پہاڑوں کے برابر۔'' صحیح مسلم کی روایت میں یہ وضاحت موجود ہے کہ ''قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔''(۱)

نماز اشراق کی فضیلت

یہ وہ نماز ہے جو طلوعِ آفتاب کے بعد ادا کی جاتی ہے نیز اس کو نمازِ چاشت اور صلاۃ الاوّابین بھی کہتے ہیں۔ اس کی فضیلت میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے ہر ایک کے تمام جوڑوں پر صبح صدقہ کرنا لازم ہوتا ہے۔ پس ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے، ہر تکبیر صدقہ ہے، اچھی بات کا حکم اور برائی سے روکنا صدقہ ہے۔ (خبردار!) ان تمام صدقوں سے نماز اشراق کی دو رکعتیں کفایت کر جاتی ہیں۔''(۲)

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارا رب فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! دن کی ابتدا میں چار رکعتیں پڑھو میں تمہیں دن کی انتہا میں کافی ہو جاؤں گا۔''(۳)

نماز تسبیح کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی جس طویل حدیث میں نماز تسبیح کا ذکر ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ کیا میں آپ کو کچھ عنایت نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ پیش نہ کروں؟ کیا میں آپ کے لیے ایک ایسے عمل کی نشان دہی نہ کروں جس کے ذریعے آپ کے دس قسم کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے

---

(۱) [بخاری (۱۳۲۵) کتاب الجنائز : باب من انتظر حتی تدفن، مسلم (۹۴۵، ۹۴۶)]

(۲) [مسلم (۷۲۰) کتاب صلاۃ المسافرین و قصرھا : باب استحباب صلاۃ الضحی......، أبو داود (۱۲۸۶)]

(۳) [**صحیح** : صحیح ترمذی (۱۱۴۶) کتاب الصلاۃ : باب ما جآء فی صلاۃ الضحی، ترمذی (۴۷۵)]

(یعنی) اگلے پچھلے، نئے پرانے، جان بوجھ کر کئے گئے اور انجانے میں کئے گئے، چھوٹے بڑے اور پوشیدہ وظاہر۔اور وہ عمل یہ ہے کہ

آپ چار رکعت (نفل) نماز پڑھیں۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھیں۔ جب پہلی رکعت میں قراءت سے فارغ ہوں تو قیام کی حالت میں ہی 15 مرتبہ یہ کلمات کہیں "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اللّٰهُ اَكْبَرُ" پھر 10 مرتبہ رکوع میں، 10 مرتبہ رکوع سے کھڑے ہو کر، 10 مرتبہ پہلے سجدے میں، 10 مرتبہ پہلے سجدے کے بعد بیٹھنے کی حالت میں، 10 مرتبہ دوسرے سجدے میں اور 10 مرتبہ دوسرے سجدے کے بعد جلسۂ استراحت میں یہی کلمات کہیں۔ یوں ایک رکعت میں 75 مرتبہ یہ کلمات دُہرائے جائیں گے۔ چاروں رکعات میں یہی عمل دُہرائیں۔ یوں چار رکعات میں 300 مرتبہ یہ کلمات پورے کریں۔

اے چچا! اگر آپ میں طاقت ہو تو یہ نماز تسبیح روزانہ ایک بار پڑھیں۔ اس کی طاقت نہ ہو تو ہفتے میں ایک بار پڑھیں۔ اس کی طاقت نہ ہو تو مہینے میں ایک بار پڑھیں۔ اس کی طاقت نہ ہو تو سال میں ایک بار پڑھیں اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھیں۔(۱)

نماز استخارہ کا فائدہ

نماز استخارہ دراصل ایک دعا ہے جس میں اللہ تعالیٰ سے کسی ایسے جائز کام کے متعلق مشورہ کیا جاتا ہے کہ جس کے کرنے یا نہ کرنے میں انسان متردد ہو۔ انسان استخارہ کے ذریعے گویا وہ کام اللہ کے ذمے ڈال دیتا ہے، اب اگر وہ کام انسان کے حق میں بہتر ہو تو اللہ خود ہی اس کے اسباب مہیا فرما دیتے ہیں اور اگر بہتر نہ ہو تو خود ہی اللہ کوئی رکاوٹ ڈال دیتے ہیں، اس سلسلے میں یہ بات بالکل غلط اور بے بنیاد ہے کہ استخارہ کے بعد سونا ضروری ہے اور پھر

---

(۱) [**صحیح**: صحیح ابو داود، ابو داود (۱۲۹۷) کتاب التطوع: باب صلاة التسبیح، ابن ماجه (۱۳۸۶)]

بذریعہ خواب مسئلے کا حل دکھایا جاتا ہے۔ نماز استخارہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ مکمل خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت نفل نماز پڑھ کے یہ دعا پڑھی جائے:

﴿ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي ﴾

''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ بھلائی طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے ساتھ طاقت طلب کرتا ہوں اور میں تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سوال کرتا ہوں، یقیناً تو قدرت والا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو علم والا ہے اور میں علم نہیں رکھتا اور تو غیب کو خوب جانتا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (یہاں اپنی حاجت کا نام لینا چاہیے، اگر عربی میں ممکن ہو تو بہتر ورنہ دعا پڑھ کے اردو میں ہی اپنی حاجت ذکر کرنی چاہیے۔ راقم) میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام میں بہتر ہے تو اسے میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان بنا دے، پھر میرے لیے اس میں برکت ڈال دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے میرے دین، میری معاش اور میرے کام کے انجام میں برا ہے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے خیر و بھلائی کا فیصلہ فرما، وہ جہاں کہیں بھی ہو، پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔''(۱)

نفلی عبادات کی ایک عظیم فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

---

(۱) [بخاری (۱۱۶۲، ۶۳۸۲) کتاب الدعوات: باب الدعاء عند الاستخارة، أبو داود (۱۵۳۸) ترمذی (۴۸۰)]

کہ جو شخص میرے کسی ولی (دوست) سے دشمنی رکھتا ہے میں اس سے جنگ کا اعلان کرتا ہوں۔اور میرا بندہ جن عبادات سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں سے کوئی بھی مجھے اُس عبادت سے زیادہ پسند نہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہے۔اور بندہ ہمیشہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے حتی کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔اگر وہ مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے ضرور عطا کرتا ہوں۔ اگر وہ مجھ سے پناہ مانگے تو میں اسے ضرور پناہ دیتا ہوں۔اور جو کام بھی میں نے کرنا ہوتا ہے اس میں کبھی بھی میں نے تردد نہیں کیا سوائے مومن کی جان قبض کرنے سے کہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں بھی ناپسند کرتا ہوں کہ ایسا کام کروں جس کو وہ نہیں چاہتا۔"(۱)

(۱) [بخاری (۶۵۰۲) کتاب الرقاق : باب التواضع]

باب فضل الزکاۃ والصدقات زکوٰۃ وصدقات کی فضیلت

زکوٰۃ وخیرات مال اور اجر وثواب میں اضافے کا ذریعہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَمَآ اٰتَیْتُمْ مِّنْ زَکٰوۃٍ تُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ﴾

[الروم : ۳۹] ”جو کچھ تم صدقہ وزکوٰۃ اللہ کی رضا کے لیے دو تو یہی لوگ ہیں جو (اپنا مال اور اجر) دُگنا کرنے والے ہیں۔“

زکوٰۃ جنت میں لے جانے والا عمل

(1) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔ یہ سن کر لوگوں نے کہا کہ یہ آخر کیا چاہتا ہے۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یہ تو بہت اہم ضرورت ہے (تو یاد رکھو!) اللہ کی عبادت کرو، کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، نماز قائم کرو، زکوٰۃ ادا کرو اور صلہ رحمی کرو۔“(۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس دیہاتی کو جنت میں داخلے کا یہ فارمولا بتایا تو اس نے کہا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں ان عملوں پر کوئی زیادتی نہیں کروں گا۔ جب وہ پیٹھ پھیر گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اگر کوئی ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو اہل جنت سے ہو تو وہ اِس شخص کو دیکھ لے۔“(۲)

(3) حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ ”اپنے رب سے ڈرو، پانچ نمازیں ادا کرو،

---

(۱) [بخاری (۱۳۹۶) کتاب الزکاۃ : باب وجوب الزکاۃ، مسلم (۱۳) نسائی فی السنن الکبری (۳۲۸/۱)]

(۲) [بخاری (۱۳۹۷) کتاب الزکاۃ : باب وجوب الزکاۃ، مسلم (۱٤) احمد (۸۵۲۳) ابن مندہ (۱۲۸)]

ماہ رمضان کے روزے رکھو' اپنے اموال کی زکوٰۃ ادا کرو اور امیر کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔'' (۱)

ہر سال زکوٰۃ کی ادائیگی اور ایمان کا ذائقہ چکھنا

حضرت عبداللہ بن معاویہ غاضری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے تین کام کیے اس نے یقیناً ایمان کا ذائقہ چکھ لیا: جس نے صرف ایک اللہ کی عبادت کی اور یہ جان لیا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں اور ہر سال دِلی خوشی اور اس کی رغبت وتعاون کے ساتھ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کی۔'' (۲)

زکوٰۃ کی ادائیگی اور صدیقین وشہداء کا ساتھ

حضرت عمرو بن مرہ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قضاعہ قبیلے کا ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا' بلاشبہ میں نے یہ شہادت دی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور میں نے پانچوں نمازیں ادا کیں اور رمضان کے روزے رکھے اور اس کا قیام کیا اور زکوٰۃ ادا کی۔ (یہ سن کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اسی عمل پر فوت ہوا وہ صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔'' (۳)

زکوٰۃ سے مال کے شر کا خاتمہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ! مجھے

---

(۱) [**صحیح** : الصحیحة (۸٦۷) صحیح ترمذی' ترمذی (٦۱٦) کتاب الجمعة : باب منه' مسند احمد (۲۵۱/۵) مستدرك حاکم (۹/۱) امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔]

(۲) [**صحیح** : صحیح ابو داود (۱٤۰۰) کتاب الزکاة : باب فی زکاة السائمة' صحیح الترغیب (۷۵۰) کتاب الصدقات : باب الترغیب فی أداء الزکاة وتأکید وجوبها' ابو داود (۱۵۸۲)]

(۳) [**صحیح** : صحیح الترغیب (۷٤۹) کتاب الصدقات : باب الترغیب فی أداء الزکاة و تأکید وجوبها' رواه البزار فی کشف الأستار (٤۵) بإسناد حسن' ابن خزیمة (۲۲۱۲) ابن حبان (۳٤۲۹)]

بتایئے اگر آدمی اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردی تو یقیناً اس سے اُس (مال) کا شر چلا گیا۔''

مستدرک حاکم کی روایت میں یہ لفظ ہیں ''جب تو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کردے تو یقیناً تو نے خود سے اس کا شر دور کردیا۔'' (۱)

زکوٰۃ مال کی طہارت و پاکیزگی کا ذریعہ

حضرت خالد بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ ایک دیہاتی نے آپ سے پوچھا مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی تفسیر بتایئے ''جو لوگ سونے اور چاندی کا خزانہ بنا کر رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔'' حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اسے جواب دیا کہ اگر کسی نے سونا چاندی جمع کیا اور اس کی زکوٰۃ نہ دی تو اس کے لیے ہلاکت ہے۔ یہ حکم زکوٰۃ کے احکام نازل ہونے سے پہلے تھا لیکن جب اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کا حکم نازل کردیا تو اب وہی زکوٰۃ مال و دولت کو پاک کردینے والی ہے۔'' (۲)

زکوٰۃ مال کی حفاظت کا ذریعہ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''زکوٰۃ کے ذریعے اپنے اموال محفوظ کرو۔'' (۳)

صدقہ و خیرات گناہوں کا کفارہ

(1) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ فتنہ سے متعلق رسول اللہ ﷺ کی حدیث کس کو یاد ہے؟ تو میں نے کہا مجھے وہ اس طرح یاد ہے جس

---

(۱) [**حسن لغيره** : صحيح الترغيب (۷٤۳) رواه الطبراني في الأوسط كما في مجمع الزوائد للهيثمي (۶۳/۳) ابن خزيمة (۱۳/٤) حاكم (۳۹۰/۱)]

(۲) [بخاري (۱٤۰٤) كتاب الزكاة : باب ما أدى زكاته فليس بكنز ' ابن ماجه (۱۷۸۷) كتاب الزكاة]

(۳) [**حسن لغيره** : صحيح الترغيب (۷٤٤) كتاب الصدقات ، بيهقي في شعب الإيمان (۳۵۵۷)]

طرح نبی کریم ﷺ نے اس کو بیان فرمایا تھا۔اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہیں اسے بیان کرنے کی جرأت ہے تو (بتاؤ) آپ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ میں نے کہا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا تھا):

''انسان کی آزمائش (یعنی فتنہ) اس کے خاندان' اولاد اور پڑوسیوں میں ہوتی ہے اور نماز' صدقہ اور لوگوں کو نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا اس آزمائش کا کفارہ بن جاتا ہے۔''(۱)

(2) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو۔''(۲)

صدقہ وخیرات رب کا غضب ختم کرنے کا ذریعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''بلاشبہ صدقہ پروردگار کا غضب ختم کر دیتا ہے۔''(۳)

صدقہ وخیرات روزِ قیامت مومن پر سایہ کا ذریعہ

مرثد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے کسی نے بتایا کہ انہوں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا''بلاشبہ روزِ قیامت مومن پر اس کا صدقہ سایہ کرے گا۔''(٤)

صدقہ وخیرات سے مال میں کمی واقع نہیں ہوتی

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا''صدقہ کسی مال کو کم

---

(۱) [بخاری (١٤٣٥) کتاب الزکاة : باب الصدقة تكفر الخطيئة' مسلم (١٤٤) كتاب الإيمان : باب أن الإسلام بدأ غريبا وسيعود كما غريبا وإنه يأرز بين المسجدين' ترمذی (٢٢٥٨) ابن ماجة (٣٩٥٥)]

(۲) [**صحیح** : صحیح ترمذی' ترمذی (٢٦١٦) كتاب الإيمان : باب ما جاء في حرمة الصلاة]

(۳) [**صحیح** : السلسلة الصحيحة (١٩٠٨)]

(٤) [**صحیح** : هداية الرواة (٣٠٠/٢) احمد (٢٣٣/٤)]

نہیں کرتا۔‘‘ (۱)

(2) حضرت ابو کبشہ انماری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا' تین باتوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں اور میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں اسے یاد کر لو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صدقے سے بندے کے مال میں کمی نہیں آتی، اور جس بندے پر بھی ظلم کیا گیا اور اس نے صبر کیا تو اللہ تعالیٰ اسے عزت و شرف میں مزید بڑھا دیں گے اور جس بندے نے بھی سوال کا دروازہ کھولا تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیں گے۔'' (۲)

نفلی صدقہ کی ترغیب (آیات)

(1) ﴿مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗٓ اَضْعَافًا كَثِيْرَةً﴾ [البقرة : ۲٤٥] ''ایسا بھی کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھا قرض دے' پھر اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑھا چڑھا کر عطا فرمائے۔''

(2) ﴿لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ...﴾ [البقرة : ۱۷۷] ''ساری اچھائی مشرق و مغرب کی طرف منہ کرنے میں ہی نہیں بلکہ حقیقتاً اچھا شخص وہ ہے جو اللہ تعالیٰ پر' قیامت کے دن پر' فرشتوں پر' کتاب اللہ پر اور نبیوں پر ایمان رکھنے والا ہو' جو مال سے محبت کرنے کے باوجود قرابت داروں' یتیموں' مسکینوں' مسافروں اور سوال کرنے والوں کو دے اور غلاموں کو آزاد کرے۔''

(3) ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ... وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿261﴾﴾ [البقرة : ۲٦۱] ''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اس کی مثال اس دانے جیسی ہے جس میں سے سات بالیاں نکلیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں' اور اللہ تعالیٰ جسے چاہے بڑھا چڑھا کر دے اور اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔''

---

(۱) [مسلم (۲۵۸۸) كتاب البر والصلة والآداب : باب استحباب العفو والتواضع ' ترمذی (۲۰۲۹)]

(۲) [صحيح لغيره : صحيح الترغيب (۸٦۹) كتاب الصدقات : باب الترغيب فی الصدقة والحث عليها وما جاء فی جهد المقل ومن تصدق بما لا يحب ' ترمذی (۲۳۲۵) كتاب الزهد ، ابن ماجة (٤۲۲۸)]

(4) ﴿وَمَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ...﴾ [البقرة : ٢٦٥] ''ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی طلب میں دل کی خوشی اور یقین کے ساتھ خرچ کرتے ہیں اس باغ جیسی ہے جو اُونچی زمین پر ہو اور اس پر زوردار بارش برسے اور وہ اپنا پھل دُگنا لائے اور اگر اس پر بارش نہ بھی برسے تو پھوار ہی کافی ہے۔''

(5) ﴿اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا جَعَلَكُمْ مُّسْتَخْلَفِيْنَ... كَبِيْرٌ﴾ [الحديد : ٧] ''اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں اللہ نے تمہیں (دوسروں کا) جانشین بنایا ہے (یعنی یہ مال پہلے کسی اور کے پاس تھا) پس تم میں سے جو ایمان لائیں اور خیرات کریں انہیں بہت بڑا ثواب ملے گا۔''

نفلی صدقہ کی ترغیب (احادیث)

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''اولادِ آدم! خرچ کرو (اس کے بدلے) میں تم پر خرچ کروں گا۔''(۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' کوئی دن ایسا نہیں جاتا کہ جب بندے صبح کو اُٹھتے ہیں تو دو فرشتے آسمان سے نہ اُترتے ہوں ''ایک فرشتہ تو یہ کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! ہاتھ روک لینے والے' بخیل کے مال کو ہلاک کر دے۔''(۲)

(3) حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اولادِ آدم! اگر تو (ضرورت سے) زائد (مال میں سے) خرچ کرے تو تیرے لیے (دنیا و آخرت میں) بہتر ہے اور اگر تو اسے روک لے تو تیرے لیے برا ہے اور بقدرِ ضرورت مال پر تجھے ملامت نہیں کی جا سکتی اور مال خرچ کرتے وقت اپنے اہل وعیال سے ابتدا کر۔''(۳)

---

(۱) [بخاری (٥٣٥٢) كتاب النفقات : باب فضل النفقة على الأهل' مسلم (٩٩٣)]

(۲) [بخاری (١٤٤٢) كتاب الزكاة، مسلم (١٠١٠)]

(۳) [مسلم (١٠٣٦) كتاب الزكاة، ترمذی (٢٣٤٣)]

رضائے الٰہی کی خاطر کھانا کھلانے کی ترغیب

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ وَ يُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ○ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ○ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ○ فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّ سُرُوْرًا ○ ﴾ [الدهر : ٨-١١] ''(اہل ایمان) اللہ کی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ (اور ان سے کہتے ہیں کہ) ہم تمہیں صرف اللہ کی رضا کے لئے کھلا رہے ہیں، ہم تم سے نہ کوئی بدلہ چاہتے ہیں نہ کوئی شکریہ۔ ہمیں تو اپنے رب سے اُس دن کے عذاب کا خوف لاحق ہے جو سخت مصیبت کا انتہائی طویل دن ہوگا۔ پس اللہ تعالیٰ اُنہیں اُس دن کے شر سے بچالے گا اور انہیں تازگی اور سرور بخشے گا۔''

(2) فرمانِ نبوی کے مطابق جن چار کاموں کا کرنے والا سلامتی سے جنت میں داخل ہوگا اُن میں سے ایک کام یہ ہے ﴿ اَطْعِمُوا الطَّعَامَ ﴾ ''کھانا کھلاؤ۔''(۱)

(3) ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ اسلام میں کون سا کام بہتر ہے تو آپ نے فرمایا ''یہ کہ تو کھانا کھلائے اور ہر شخص کو سلام کہے خواہ اسے جانتا ہو یا نہ۔''(۲)

رسول اللہ ﷺ کی صدقہ کرنے کی شدید حرص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند ہے کہ مجھ پر تین راتیں نہ گزریں کہ میرے پاس اس میں سے کوئی چیز موجود ہو البتہ اس قدر مال کا کچھ حرج نہیں جسے میں قرض (کی ادائیگی) کے لیے محفوظ کرلوں۔''(۳)

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ابن ماجه، ابن ماجه (۳۲۵۱) کتاب الاطعمة : باب اطعام الطعام، ترمذی (۱۸۵۵)]

(۲) [بخاری (۱۲) کتاب الایمان : باب اطعام الطعام من الاسلام، مسلم (۳۹)]

(۳) [بخاری (۷۲۲۸) کتاب التمنی : باب تمنی الخیر' مسلم (۹۹۱) کتاب الزکاۃ، احمد (۷٤۸۹)]

شمار کیے بغیر صدقہ کرنے کی ترغیب

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا ''تم خرچ کرو اور شمار نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمہیں شمار کر کے دے گا اور بخل نہ کرو ورنہ اللہ بھی تم سے روک لے گا، حسبِ استطاعت خرچ کرتی رہو۔'' (۱)

سب سے پسندیدہ مال صدقہ کرنے کی ترغیب

(1) ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾ [آل عمران : ۹۲] ''جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے' اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے۔''

(2) ' حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مدینہ میں اپنے کھجور کے باغات کی وجہ سے انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور انہیں اپنے باغات میں سب سے زیادہ بیرحاء کا باغ پسند تھا۔ یہ باغ مسجد نبوی کے بالکل سامنے تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں تشریف لے جایا کرتے تھے اور اس کا میٹھا پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی کہ ''جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے اور تم جو کچھ بھی خرچ کرو اسے اللہ تعالیٰ بخوبی جانتا ہے۔'' تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''جب تک تم اپنی پسندیدہ چیز سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہیں کرو گے ہرگز بھلائی نہ پاؤ گے۔'' اور مجھے بیرحاء کا باغ سب سے زیادہ پسند ہے۔ اس لیے میں اسے اللہ تعالیٰ کے لیے صدقہ کرتا ہوں' اس کی نیکی اور اس کے ذخیرۂ آخرت ہونے کا اُمیدوار ہوں۔ اللہ کے حکم سے جہاں آپ مناسب سمجھیں اسے استعمال کریں۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' خوب! یہ تو بڑا ہی آمدنی کا مال ہے' یہ تو بہت ہی

---

(۱) [بخاری (۱۴۳۴) کتاب الزکاۃ : باب الصدقۃ فیما استطاع ' مسلم (۱۰۲۹) نسائی فی الکبری (۲/۲۳۳) احمد (۲۶۹۷۸) ابن حبان (۳۲۰۹) عبد الرزاق (۲۰۰۵۶) طبرانی کبیر (۲۴/۳۳۷)]

نفع بخش ہے اور جو بات تم نے کہی ہے میں نے وہ سن لی ہے اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اسے اپنے قریبی رشتہ داروں کو دے ڈالو۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے اللہ کے رسول! میں ایسا ہی کروں گا۔ چنانچہ انہوں نے اسے اپنے رشتہ داروں اور چچا کے لڑکوں کو دے دیا۔''(۱)

معمولی صدقہ بھی حقیر نہیں سمجھنا چاہیے

(1) حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(جہنم کی) آگ سے بچو خواہ کھجور کی ایک گٹھلی ہی صدقہ کردو۔''(۲)

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے پاکیزہ (یعنی حلال) کمائی سے ایک کھجور کے برابر صدقہ کیا' اور اللہ تعالیٰ صرف پاکیزہ کمائی کے صدقے کو ہی قبول کرتا ہے' تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے پھر صدقہ کرنے والے کے فائدے کے لیے اس میں زیادتی کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے کوئی اپنے جانور کے بچے کو کھلا پلا کر بڑھاتا ہے حتی کہ اس کا صدقہ پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔''(۳)

(3) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے مسلمان عورتو! کوئی پڑوسن اپنی پڑوسن کو ہدیہ دینا حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کے کھر ہی کیوں نہ ہوں۔''(۴)

(4) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لیے مانگتی ہوئی آئی،

---

(۱) [بخاری (۱٤٦١) کتاب الزکاة : باب الزکاة علی الأقارب' مسلم (۹۹۸) ابو داود (۱٦۸۹) موطا (۵۹۵/۲) احمد (۱٤۱/۳) دارمی (۱٦۵۵) ابن خزیمة (۲٤۵۵) شرح السنة للبغوی (۱٦۸۳)]

(۲) [بخاری (۱٤۱۷) کتاب الزکاة : باب اتقوا النار ولو بشق تمرة و القلیل من الصدقة' مسلم (۱۰۱٦) ترمذی (۲٤۱۵) ابن ماجة (۱۸۵) احمد (۱۸۲۷٦) نسائی (۲۵۵۲)]

(۳) [بخاری (۱٤۱۰) کتاب الزکاة : باب الصدقة من کسب طیب' مسلم (۱۰۱٤) ترمذی (٦٦۱) ابن ماجة (۱۸٤۲) دارمی (۱٦۷۵) شرح السنة (۱٦۳۲)]

(٤) [بخاری (۲۵٦٦) کتاب الهبة وفضلها والتحریض علیها : باب' مسلم (۱۰۳۰) ترمذی (۲۱۳۰)]

میرے پاس ایک کھجور کے سوا اور کچھ نہ تھا میں نے وہی اسے دے دی۔(۱)

(5) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا تو ہم میں سے بہت سے بازار جا کر بوجھ اٹھانے کی مزدوری کرتے اور اس طرح ایک مد (کھجور یا جو وغیرہ) حاصل کرتے (اور اسے صدقہ کر دیتے) لیکن آج ہم میں سے بہت سوں کے پاس لاکھ لاکھ (درہم و دینار) موجود ہیں۔"(۲)

آمدنی کا تیسرا حصہ صدقہ کرنے کی خصوصی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک آدمی چٹیل میدان میں تھا۔ اس نے ایک بادل سے آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی پلاؤ۔ چنانچہ بادل اس طرف چلا اور ایک سنگلاخ زمین میں بارش برسی تو سارا پانی ایک نالے میں اکٹھا ہو گیا۔ پھر وہ شخص نالے کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ (بالآخر) اس نے دیکھا کہ ایک آدمی باغیچے میں کھڑا ہے اور بیلچے کے ساتھ پانی اِدھر اُدھر تقسیم کر رہا ہے۔ اس نے کہا' اے اللہ کے بندے! تیرا کیا نام ہے؟ اس نے کہا' میرا نام فلاں ہے۔ یہ وہی نام تھا جسے اس نے بادل سے سنا تھا۔ اس نے اس سے دریافت کیا' اے اللہ کے بندے! تو مجھ سے یہ کیوں پوچھ رہا ہے؟ اس نے کہا' میں نے اس بادل سے آواز سنی تھی جس سے یہ پانی برسا ہے کہ فلاں نام کے آدمی کے باغیچے کو پانی سے سیراب کرو۔ (مجھے بتاؤ) تم اس میں کیا کرتے ہو؟ اس نے کہا' جب تم کہتے ہو تو میں بتا ہی دیتا ہوں کہ میں اس کی آمدن کا جائزہ لیتا ہوں' پھر ایک تہائی صدقہ کر دیتا ہوں' ایک تہائی سے میرے اور میرے اہل و عیال کے اخراجات ہوتے ہیں اور بقیہ ایک تہائی اسی باغ میں صرف کر دیتا ہوں۔"(۳)

---

(۱) [بخاری (۱۴۱۸) کتاب الزکاۃ : باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ' مسلم (۲۶۲۹) ترمذی (۱۹۱۳)]

(۲) [بخاری (۱۴۱۶) کتاب الزکاۃ : باب اتقوا النار ولو بشق تمرۃ والقلیل من الصدقۃ ' مسلم (۱۰۱۸)]

(۳) [مسلم (۲۹۸۴) کتاب الزہد والرقائق : باب الصدقۃ علی المسکین ' ابن حبان (۳۳۵۵)]

کسی چیز کا جوڑا اللہ کی راہ میں صدقہ کرنے کی عظیم فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے کسی چیز کا جوڑا (یعنی دو کپڑے، دو گھوڑے وغیرہ) اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو اسے (جنت میں داخلے کے لیے) جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔''(۱)

رمضان میں صدقہ کی فضیلت

ماہ رمضان میں ہر نیک عمل کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے اس لئے اس میں صدقہ وخیرات کا اجر بھی بہت زیادہ ہے یہی باعث ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ماہ رمضان میں بہت زیادہ صدقہ وخیرات کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رمضان المبارک میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم چلتی ہوا سے بھی زیادہ بھلائی پہنچانے میں سخی ہو جایا کرتے تھے۔''(۲)

عشرہ ذوالحجہ میں صدقہ کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان دنوں 'یعنی عشرہ ذوالحجہ کے دنوں' کے نیک عمل سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں۔ لوگوں نے پوچھا اور جہاد میں بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں جہاد میں بھی نہیں سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال خطرہ میں ڈال کر نکلا اور ان میں سے کچھ بھی واپس نہ لایا (سب کچھ اللہ کی راہ میں قربان کر دیا، ایسے شخص سے افضل اور کوئی نہیں)۔''(۳)

---

(۱) [بخاری (۳۶۶۶) کتاب المناقب : باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا ' مسلم (۱۰۲۷) ترمذی (۳۶۷٤)]

(۲) [بخاری (۱۹۰۲) کتاب الصوم : باب أجود ما کان النبی یکون فی رمضان ' مسلم (۲۳۰۸)]

(۳) [بخاری (۹٦۹) کتاب العیدین : باب فضل العمل فی أیام التشریق ' أبو داود (۲٤۳۸) ترمذی (۷۵۷)] .

صدقہ کا سفارشی بھی اجر سے محروم نہیں رہتا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اگر کوئی مانگنے والا آتا یا آپ کے سامنے کوئی حاجت پیش کی جاتی تو آپ صحابہ سے فرماتے کہ تم سفارش کرو، اس کا تمہیں اجر ملے گا۔''(۱)

رشتہ داروں پر صدقہ کرنے کا دوہرا فائدہ

حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مسکین پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے جبکہ رشتہ دار پر صدقہ کرنے میں دو فائدے ہیں: ایک صدقہ کا ثواب اور دوسرا صلہ رحمی کا۔''(۲)

غلطی سے غیر مستحق کو دیا ہوا صدقہ بھی رائیگاں نہیں جاتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''(بنی اسرائیل میں سے) ایک شخص نے کہا آج رات میں ضرور صدقہ دوں گا چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور (لاعلمی سے) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ آج رات کسی نے چور کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا' اے اللہ! تمام تعریف تیرے لیے ہی ہے آج رات میں پھر ضرور صدقہ کروں گا چنانچہ وہ دوبارہ صدقہ لے کر نکلا اور اس مرتبہ ایک فاحشہ کے ہاتھ میں دے آیا۔ جب صبح ہوئی تو پھر لوگوں میں چرچا ہوا کہ آج رات کسی نے فاحشہ عورت کو صدقہ دے دیا۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! تمام تعریف تیرے لیے ہی ہے' میں زانیہ کو اپنا صدقہ دے آیا۔ آج رات پھر ضرور صدقہ نکالوں گا چنانچہ اپنا صدقہ لیے ہوئے وہ پھر نکلا اور اس مرتبہ ایک مالدار کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ صبح ہوئی تو لوگوں کی زبان پر ذکر تھا کہ ایک مالدار کو کسی نے صدقہ دے دیا ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے

---

(۱) [بخاری (۱۴۳۲) کتاب الزکاۃ: باب التحریض علی الصدقۃ والشفاعۃ فیھا' مسلم (۲۶۲۷) ابو داود (۵۱۳۱) ترمذی (۲۶۷۲) احمد (۱۹۶۰۱)]

(۲) [صحیح: صحیح الجامع الصغیر (۳۸۵۸) ابن ماجہ (۱۸۴۴) کتاب الزکاۃ: باب فضل الصدقۃ، ترمذی (۶۵۸) نسائی (۲۵۸۲)]

میں اپنا صدقہ (لاعلمی سے) چور، فاحشہ اور مالدار کو دے آیا ہوں۔ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) بتایا گیا کہ جہاں تک چور کے ہاتھ میں صدقہ چلے جانے کا سوال ہے تو اس میں یہ امکان ہے کہ وہ چوری سے رک جائے۔ اسی طرح فاحشہ کو صدقے کا مال مل جانے سے یہ امکان ہے کہ وہ زنا سے رک جائے اور مالدار کے ہاتھ میں پڑ جانے کا یہ فائدہ ہے کہ اسے عبرت ہو اور پھر جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا ہے وہ اسے خرچ کرے۔'' (۱)

افضل صدقہ

احادیث میں مختلف قسم کے صدقات کو افضل کہا گیا ہے اُن میں سے چند ایک کا ذکر حسب ذیل ہے:

① جس کے بعد بھی انسان غنی رہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد بھی آدمی مالدار ہی رہے۔'' (۲)

② جو تندرستی اور مال کے لالچ کے زمانہ میں دیا جائے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! کس طرح کے صدقہ میں سب سے زیادہ ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا ''اس صدقہ میں جسے تم صحت کے ساتھ، بخل کے باوجود کرو، تمہیں ایک طرف تو فقیری کا ڈر ہو اور دوسری طرف مالدار بننے کی تمنا اور اُمید ہو اور (اس صدقہ میں) ڈھیل نہیں ہونی چاہیے کہ جب جان حلق تک آ جائے تو اس وقت تو کہنے لگے کہ فلاں کے لیے اتنا اور فلاں کے لیے اتنا حالانکہ وہ تو اب فلاں کا ہو چکا۔'' (۳)

---

(۱) [بخاری (۱۴۲۱) كتاب الزكاة : باب إذا تصدق على غنى وهو لا يعلم' مسلم (۱۰۲۲) احمد (۸۲۸۹) نسائی (۲۵۲۲) ابن حبان (۳۳۵٦) بیهقی (۱۹۱/٤)]

(۲) [بخاری (۱٤۲٦) كتاب الزكاة : باب لا صدقة إلا عن ظهر غنى' ابو داود (۱٦۷٦)]

(۳) [بخاری (۱٤۱۹) كتاب الزكاة : باب أى الصدقة أفضل وصدقة الشحيح الصحيح 'مسلم (۱۰۳۲)]

③ جو اپنے اہل و عیال' جہادی سواری اور مجاہد ساتھیوں پر کیا جائے:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''زیادہ فضیلت والا دینار وہ ہے جسے کوئی شخص اپنے اہل و عیال پر خرچ کرے اور وہ دینار ہے جسے کوئی اپنے اُس جانور پر خرچ کرے جو اللہ کی راہ میں لڑائی کے لیے (باندھا ہوا ہے) اور وہ دینار ہے جسے کوئی اللہ کی راہ میں اپنے (مجاہد) ساتھیوں پر خرچ کرے۔''(۱)

④ راہِ جہاد میں خیمہ' خادم یا سواری دینا:

حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''افضل صدقہ یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں خیمے کا سایہ' خادم یا جفتی کے قابل اُونٹنی مہیا کی جائے۔''(۲)

⑤ پانی پلانا:

(1) حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دریافت کیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانی پلانا۔''(۳)

⑥ کم مال والے کا صدقہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا ''کم مال والے کا۔''(٤)

صدقہ جاریہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب انسان فوت ہو

---

(١) [مسلم (٩٩٤) كتاب الزكاة : باب فضل الصدقة على العيال والمملوك ، ترمذی (١٩٦٦)]

(٢) [**صحيح** : صحيح ترمذی ' ترمذی (١٦٢٧) كتاب فضائل الجهاد : باب ما جاء فی فضل الخدمة فی سبيل الله]

(٣) [**حسن** : صحيح نسائی (٣٤٢٥) كتاب الوصايا : باب فضل الصدقة عن الميت' نسائی (٣٦٩٤)]

(٤) [**صحيح** : هداية الرواة (٢/٣٠٣) ارواء الغليل (٨٣٤) ' (٨٩٧) الصحيحة (٥٦٦) ابو داود (١٦٧٧) كتاب الزكاة : باب فی الرخصة فی ذلك]

جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: (1) صدقہ جاریہ (2) ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں (3) نیک وصالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔(۱)

خفیہ صدقہ کی فضیلت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴾ [البقرة : ٢٧٤] ''جو لوگ اپنے مال شب وروز کھلے اور چھپے خرچ کرتے ہیں ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے اور ان کے لئے کسی خوف اور رنج کا مقام نہیں۔''

(2) فرمانِ نبوی کے مطابق روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سات قسم کے لوگوں کو اپنا سایہ عطا فرمائیں گے جب کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا جس نے اس قدر چھپا کر صدقہ کیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی علم نہ ہوا کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے۔(۲)

جس کی فصل یا باغ سے کوئی جاندار کچھ کھا جائے تو وہ صدقہ ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو مسلمان درخت لگائے یا کھیتی کاشت کرے اور پھر اس سے کوئی پرندہ، انسان یا چوپایہ کچھ کھا جائے تو وہ اس (درخت یا کھیت کے مالک) کے لیے صدقہ لکھا جاتا ہے۔''(۳)

جانوروں پر صدقہ کی فضیلت

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگ گئی۔ اس نے ایک کنوئیں میں اُتر کر پانی پیا۔ پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا

---

(۱) [مسلم (١٦٣١) كتاب الوصية : باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد الميت، أبو داود (٢٨٨٠)]

(۲) [بخاری (٦٦٠) كتاب الأذان : باب من جلس في المسجد ينتظر الصلاة، مسلم (١٠٣١) ترمذی (٢٣٩١)]

(۳) [بخاری (٦٠١٢) كتاب الأدب : باب رحمة الناس والبهائم، مسلم (١٥٥٣) ترمذی (١٣٨٢)]

ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے (دل میں) کہا کہ یہ بھی اس وقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی۔ (چنانچہ وہ کنوئیں میں اُترا اور) اپنے چمڑے کے موزے کو بھر کر اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اُوپر آیا اور کتے کو پلا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے اس عمل کو قبول کیا اور اس کی مغفرت فرما دی۔ صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہمارے لیے چوپایوں میں بھی اجر ہے؟ آپ نے فرمایا' ہر جاندار میں اجر ہے۔''(۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''ایک زانیہ عورت کو بخش دیا گیا جو ایک کتے کے پاس سے گزری اور وہ ایسے کنوئیں کے قریب تھا جس کی منڈیر نہیں تھی۔ وہ (شدتِ پیاس کے باعث) زبان باہر نکالے ہوئے تھا اور قریب تھا کہ پیاس اسے مار ڈالے۔ اس عورت نے اپنا موزہ اُتارا' اسے اپنے دوپٹے کے ساتھ باندھا اور پھر کتے کے لیے (کنوئیں سے) پانی نکالا تو اسے اس عمل کی وجہ سے بخش دیا گیا۔''(۲)

ہر نیکی صدقہ ہے

(1) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ﴾ ''ہر نیکی کا کام صدقہ ہے۔''(۳)

(2) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ لوگوں نے پوچھا' اے اللہ کے نبی! اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: پھر اپنے ہاتھ سے کچھ کما کر خود کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے کہا کہ اگر اس کی طاقت نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: پھر کسی حاجت مند' مصیبت زدہ کی مدد کر دے۔ لوگوں نے کہا اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: پھر اچھی بات پر عمل کرے اور بری

---

(۱) [بخاری (۲۳٦۳) كتاب المساقاة : باب فضل سقي الماء' مسلم (۲۲٤٤) ابو داود (۲۵۵۰)]

(۲) [بخاری (۳۳۲۱) كتاب بدء الخلق : باب إذا وقع الذباب في شراب أحدكم فليغمسه' مسلم (۲۲٤۵)]

(۳) [بخاری (٦۰۲۱) كتاب الأدب : باب كل معروف صدقة' مسلم (۱۰۰۵) ابو داود (٤۹٤۷)]

باتوں سے باز رہے۔ یہی اس کا صدقہ ہے۔"(۱)

(3) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے' اللہ اکبر کہنا صدقہ ہے' الحمد للہ کہنا صدقہ ہے' لا الہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے' اچھی بات کا حکم دینا صدقہ ہے' برے کام سے روکنا صدقہ ہے اور تمہارے ایک کی شرمگاہ میں بھی صدقہ ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا ہم میں سے ایک شخص جب اپنی شہوت پوری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی اس کو ثواب ملتا ہے؟ آپ نے فرمایا' مجھے بتاؤ کہ اگر وہ اپنی خواہش حرام طریقے سے پوری کرتا تو کیا اس وجہ سے اس پر گناہ نہ ہوتا؟ اسی طرح جب وہ حلال طریقے سے اپنی خواہش پوری کرے گا تو اس کو ثواب ملے گا۔"(۲)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر شخص کے تمام جوڑوں پر ہر روز صدقہ ضروری ہے۔ دو آدمیوں کے درمیان انصاف کرنا صدقہ ہے' کسی آدمی کو اس کی سواری پر (بٹھانے میں) مدد کرنا یا سواری پر اس کا سامان رکھنا صدقہ ہے' اچھی بات کہنا صدقہ ہے' ہر وہ قدم جو نماز کی طرف اٹھایا جائے صدقہ ہے اور راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے۔"(۳)

صدقہ وصول کرنے والا فضیلت میں مجاہد کی طرح

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حق کے ساتھ صدقہ وصول کرنے والا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے حتی کہ وہ گھر واپس لوٹ آئے۔"(٤)

---

(۱) [بخاری (١٤٤٥) کتاب الزکاۃ : باب علی کل مسلم صدقة' مسلم (١٠٠٨) احمد (١٩٥٤٨)]

(۲) [مسلم (١٠٠٦) کتاب الزکاۃ : باب بیان أن اسم الصدقة یقع علی کل نوع من المعروف]

(۳) [بخاری (٢٩٨٩) کتاب الجهاد والسیر : باب من أخذ بالرکاب ونحوه' مسلم (١٠٠٩) بیهقی (١٨٧/٤)]

(٤) [**صحیح** : صحیح الترغیب (٧٧٣) المشکاة (١٧٨٥) ابوداود (٢٩٣٦) کتاب الخراج : باب فی السعایة علی الصدقة ، ابن ماجه (١٨٠٩) ترمذی (٦٤٥)]

صدقہ کرنے والوں کے لئے جنت کا ایک خاص دروازہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اور جو صدقہ کرنے والوں میں سے ہوگا اسے (روزِ قیامت) **باب الصدقہ** سے پکارا جائے گا (یعنی جنت کا ایک دروازہ صدقہ کرنے والوں کے لئے مخصوص ہوگا)۔''(۱)

خرچ کرنے والا ہاتھ ہی بہتر ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (اور خبردار!) اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔''(۲)

لوگوں سے نہ مانگنے پر جنت کی ضمانت

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ لوگوں سے کچھ نہیں مانگے گا تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''(۳)

بن مانگے ملے تو اللہ کا عطیہ

فرمانِ نبوی ہے کہ ''اگر اللہ تعالیٰ بن مانگے اور کسی لالچ وحرص کے بغیر تجھے کوئی چیز عطا کرے تو اسے لے لو کیونکہ یہ اللہ نے تجھے عطا کیا ہے۔''(٤)

---

(۱) [بخاری (۱۸۹۷) كتاب الصوم : باب الريان للصائمين ، مسلم (۱۰۲۷)]

(۲) [مسلم (۱۰۳۳) كتاب الزكاة : باب بيان أن اليد العليا خير ... ، ابوداود (۱٦٤۸) نسائی (۲۵۳۳) ابن حبان (۳۳٦٤) بیهقی (۱۹۸/٤)]

(۳) [**صحیح** : صحيح الجامع الصغير (٦٦۰٤) صحيح الترغيب (۸۱۳) ابوداود (۱٦٤۳) كتاب الزكاة : باب كراهية المسألة]

(٤) [**صحیح** : الصحيحة (۱۳۲٤) صحيح الجامع الصغير (۵۹۰) ابن حبان (۸۵٦)]

باب فضل الصیام روزوں کی فضیلت

روزہ جنت میں لے جانے والا عمل

ایک شخص نے نبی ﷺ سے درخواست کی کہ ایسا عمل بتائیں جسے کرنے سے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔ آپ ﷺ نے اسے خالص ہو کر اللہ کی عبادت کرنے، نماز قائم کرنے، فرض زکوٰۃ کی ادائیگی اور رمضان کے روزے رکھنے کی تلقین کی۔ وہ یہ تمام کام کرنے کا عہد کر کے چلا گیا تو آپ نے فرمایا ''جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہے وہ اسے دیکھ لے۔''(۱)

روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک خاص دروازہ

(1) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جنت کا ایک دروازہ ہے جسے ''ریان'' کہتے ہیں۔ قیامت کے دن اس دروازے سے جنت میں صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔ ان کے سوا اور کوئی اس میں سے داخل نہیں ہوگا۔ پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے' ان کے سوا اور کوئی اندر نہیں جانے پائے گا۔ اور جب یہ لوگ اندر چلے جائیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا' پھر اس سے کوئی اندر نہیں جا سکے گا۔''(۲)

(2) ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا'' جو روزہ داروں میں سے ہوگا اسے (روزِ قیامت) باب الریّان سے بلایا جائے گا۔''(۳)

روزہ سابقہ گناہوں کی معافی کا ذریعہ

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے رکھے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے

---

(۱) [بخاری (۱۳۹۷) کتاب الزکاۃ : باب وجوب الزکاۃ' مسلم (۱٤)]

(۲) [بخاری (۱۸۹٦) کتاب الصیام : باب الریان للصائمین' مسلم (۱۱۵۲)]

(۳) [بخاری (۱۸۹۷) کتاب الصیام : باب الریان للصائمین]

ہیں۔"(١)

(2) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع روایت میں ہے کہ "انسان کے لیے اس کے اہل وعیال' اس کا مال اور اس کا پڑوسی آزمائش ہیں جس کا کفارہ نماز' روزہ اور صدقہ بن جاتا ہے (اس حدیث میں نماز کے ساتھ روزے کو بھی گناہوں کا کفارہ قرار دیا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ روزہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے)۔"(٢)

رمضان کے روزے اگلے رمضان تک کے گناہوں کا کفارہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے "پانچوں نمازیں' ایک جمعہ دوسرے جمعہ تک اور ایک رمضان دوسرے رمضان تک اپنے درمیان ہونے والے گناہوں کو مٹا دیتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے۔"(٣)

رمضان میں جنت کے دروازے کھلنا اور جہنم کے بند ہونا

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔"(٤)

(2) ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں کہ "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو آسمان کے تمام دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔"

صحیح مسلم کی ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ "جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔"(٥)

---

(١) [بخاری (١٩٠١) مسلم (٧٥٩) ابو داود (١٣٧١) ترمذی (٨٠٨)]

(٢) [بخاری (١٨٩٥) كتاب الصيام : باب الصوم كفارة]

(٣) [مسلم (٢٣٣) كتاب الطهارة : باب الصلوات الخمس والجمعة إلى الجمعة ' ترمذی (٢١٤) ابن ماجة (١٠٨٦)]

(٤) [بخاری (١٨٩٨) كتاب الصوم : باب هل يقال رمضان أو شهر رمضان]

(٥) [بخاری (٣٢٧٧) كتاب بدء الخلق : باب صفة ابليس وجنوده ، مسلم (١٠٧٩) دارمی (١٧٧٥) ابن حبان (٣٤٣٤)]

رمضان کی ہر رات لوگوں کی جہنم سے آزادی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطان اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں' اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں ہوتا۔ جبکہ جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' اس کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا۔ اور آواز دینے والا آواز لگاتا ہے' خیر طلب کرنے والو! نیک کام کے لیے آگے بڑھو اور برے کام کی طلب رکھنے والو! برے کاموں سے رک جاؤ۔ اور ہر رات کو اللہ تعالیٰ (کثرت کے ساتھ لوگوں کو) جہنم سے آزاد کرتے ہیں۔'' (۱)

رمضان میں عمرہ کا ثواب حج کے برابر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے واپس ہوئے تو آپ نے اُم سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے دریافت فرمایا کہ ''تو حج کرنے نہیں گئی؟'' انہوں نے عرض کیا میرے خاوند کے پاس دو اونٹ پانی پلانے کے تھے۔ ایک پر تو وہ خود حج پر چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین سیراب کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا'' رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔''

ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب رمضان آئے تو عمرہ کر لینا کیونکہ رمضان میں عمرہ (کا اجر و ثواب) حج کے برابر ہوتا ہے۔'' (۲)

روزہ خیر کا دروازہ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، کیا میں تمہاری خیر کے دروازوں پر رہنمائی نہ کروں؟ میں نے عرض کیا، کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا: روزہ (گناہوں کے سامنے) ڈھال ہے اور صدقہ گناہ کو اس طرح مٹا

---

(۱) [صحیح: صحیح ابن ماجة (۱۳۳۱) کتاب الصیام، ابن ماجة (۱٦٤۲) ترمذی (٦۸۲) احمد (۳۱۱/٤)]

(۲) [بخاری (۱۸٦۳) کتاب الحج: باب حج النساء' مسلم (۱۲٥٦) نسائی (۲۱۰۹) ابن ماجة (۲۹۹۳)]

دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔''(۱)

روزہ دار اور شہداء کا ساتھ

''ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر عرض کیا' اے اللہ کے رسول! اگر میں یہ گواہی دوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور آپ اللہ کے رسول ہیں' میں پانچ نمازیں پڑھوں' زکوٰۃ ادا کروں' رمضان کے روزے رکھوں اور اس میں قیام بھی کروں' تو میں کن لوگوں میں سے ہوں گا؟ آپ نے فرمایا: صدیقین اور شہداء میں سے۔''(۲)

روزہ دار کے ہر عمل کے اجر میں سات سو گنا تک اضافہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ابن آدم کے ہر نیک عمل کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ سوائے روزے کے' بلاشبہ روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ انسان اپنی شہوت اور کھانے پینے کو میری رضا کے لیے چھوڑتا ہے۔ (۳)

روزہ دار کے منہ کی بو کستوری سے زیادہ پاکیزہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان کا ہر نیک عمل خود اسی کے لیے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ گناہوں کی ایک ڈھال ہے۔ اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی شور مچانا چاہیے۔ اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا لڑنا چاہے تو اس کا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ

---

(۱) [**صحیح لغیرہ** : صحیح الترغیب (۹۸۳) کتاب الصوم ، ترمذی (۲۶۱٦) کتاب الإیمان]

(۲) [**صحیح** : صحیح الترغیب (۱۰۰۳) کتاب الصوم : باب الترغیب فی صیام رمضان احتسابا' بزار (۲۵)]

(۳) [مسلم (۱۱۵۱) کتاب الصیام : باب حفظ اللسان للصائم' احمد (۳٤۹۳) ابن ماجۃ (۱٦۳۸)]

ہے۔روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں؛ (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسرے) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب حاصل کر کے خوش ہوگا۔''(۱)

روزہ سفارش کرے گا

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''روزہ اور قرآن مومن بندے کی سفارش کریں گے۔ روزہ کہے گا' اے میرے پروردگار! میں نے اس کو دن بھر کھانے پینے اور شہوت رانی سے روکے رکھا' اس لیے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا کہ رات کو میں نے اسے نیند سے روکے رکھا اس لیے اس کے بارے میں میری سفارش قبول فرما، پھر دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی۔''(۲)

روزہ دار کی دعا کی قبولیت

(1) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ رمضان کے ہر دن اور رات میں (لوگوں کو جہنم سے) آزاد کرتے ہیں۔ اور (رمضان کے) ہر دن ورات میں ہر مسلمان کے لیے ایک ایسی دعا ہے جسے قبولیت سے نوازا جاتا ہے۔''(۳)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین بندے ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی: عادل حکمران' روزہ دار حتی کہ وہ افطار کر لے اور مظلوم کی دعا کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت بغیر بادلوں کے اٹھائیں گے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیئے جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے میری عزت کی قسم! میں ضرور تمہاری مدد کروں گا

---

(۱) [بخاری (۱۹۰٤) كتاب الصيام : باب هل يقول إني صائم إذا شتم]

(۲) [**حسن صحيح** : صحيح الترغيب (۹۸٤) كتاب الصوم : باب الترغيب في الصوم مطلقا وما جاء في فضله وفضل دعاء الصائم ' احمد (۱۷٤/۲) حاكم (۵۵٤/۱)]

(۳) [**صحيح لغيره** : صحيح الترغيب (۱۰۰۲) كتاب الصوم ، بزار في كشف الأستار (۹٦۲)]

اگرچہ کچھ دیر بعد ہی کروں۔''(۱)

قیام رمضان (نماز تراویح) کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (قیامِ رمضان کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور) فرماتے ''جس نے حالتِ ایمان میں اور اجر و ثواب کی نیت سے قیام رمضان میں شرکت کی اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''(۲)

شب قدر اور اس کے قیام کی فضیلت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ۝ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ۝ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝﴾ [القدر : ۳-۵] ''شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔ اس (میں ہر کام) سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام) اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے۔''

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رمضان کا مہینہ آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بلاشبہ یہ (بابرکت) مہینہ تمہارے پاس آیا ہے (اسے غنیمت سمجھو)۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو شخص اس رات کی خیر و برکت سے محروم رہا وہ ہر طرح کی خیر و برکت سے محروم رہا اور اس کی خیر و برکت سے صرف وہی محروم رہتا ہے جو (ہر قسم کی خیر سے) محروم ہو۔''(۳)

---

(۱) [**حسن** : ترمذی (۳۵۹۸) كتاب الدعوات : باب فی العفو والعافية' ابن ماجة (۱۷۵۲) كتاب الصيام : باب فی الصائم لا ترد دعوته' احمد (۳۰۵/۲) ابن حبان (۳٤۲۸) بیهقی فی شعب الإيمان (۵۸۸)' (۷۳۵۸) شیخ عبدالرزاق مہدی حفظہ اللہ تعالیٰ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔[التعليق على تفسير ابن كثير (٤٤٩/١)]

(۲) [بخاری (۳۷) كتاب الايمان : باب تطوع قيام رمضان من الايمان ، مسلم (۷۵۹)]

(۳) [**حسن صحیح** : صحيح ابن ماجة (۱۳۳۳) كتاب الصيام : باب ما جاء فی فضل شهر رمضان' ابن ماجة (١٦٤٤)]

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص ایمان اور ثواب کی نیت سے شب قدر کا قیام کرتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔''(۱)

سحری میں برکت

(1) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سحری کھایا کرو کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔''(۲)

(2) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سحریوں میں برکت ہے لہٰذا اسے مت چھوڑو خواہ تم میں سے کوئی پانی کا ایک گھونٹ ہی پی لے۔''(۳)

(3) حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''برکت تین چیزوں میں ہے؛ جماعت میں' ثرید کے کھانے میں اور سحریوں میں۔''(٤)

سحری کھانے والوں کے لئے اللہ اور فرشتوں کی صلاۃ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے سحری کھانے والوں پر صلاۃ بھیجتے ہیں (یعنی اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتے ہیں اور فرشتے ان کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں)۔''(٥)

افطاری میں جلدی کرنے کی فضیلت

(1) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''لوگ جب تک افطار کرنے میں جلدی کریں گے ہمیشہ خیر و عافیت سے رہیں گے (جلدی کا مطلب یہ نہیں کہ وقت

---

(۱) [بخاری (۲۰۱٤) کتاب فضل لیلة القدر: باب فضل لیلة القدر' مسلم (۷٦۰) ترمذی (۸۰۸) ابن ماجة (۱۳۲٦)]

(۲) [بخاری (۱۹۲۳) کتاب الصوم ، مسلم (۱۰۹٥) ابن ماجة (۱٦۹۲)]

(۳) [احمد (۱۲/۳-٤٤) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔ الموسوعة الحدیثیة (۱۱۰۸٦)]

(٤) [**حسن لغیرہ**: صحیح الترغیب (۱۰٦٥) کتاب الصوم ، طبرانی کبیر]

(٥) [**حسن صحیح** : صحیح الترغیب (۱۰٦٦) کتاب الصوم ، ابن حبان فی صحیحه (۳٤٦۷)]

سے بھی پہلے افطار کر لیا جائے بلکہ یہ مطلب ہے کہ جب وقت ہو جائے تو پھر بلاوجہ تاخیر نہ کی جائے)۔''(۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''لوگ روزہ افطار کرنے میں جب تک جلدی کرتے رہیں گے دین ہمیشہ غالب رہے گا کیونکہ یہود ونصاری تاخیر سے افطار کرتے ہیں۔''(۲)

افطاری کے وقت جہنم سے آزادی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہر روز افطاری کے وقت لوگوں کو (جہنم سے) آزاد کرتے ہیں اور ایسا ہر رات بھی ہوتا ہے۔''(۳)

روزہ افطار کرانے کا ثواب

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اسے بھی اتنا اجر ملے گا جتنا اجر روزہ دار کے لیے ہوگا اور روزہ دار کے اجر سے کوئی چیز کم نہ ہوگی۔''(٤)

راہِ جہاد میں نفلی روزوں کی فضیلت

(1) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''جس شخص نے

---

(۱) [بخاری (۱۹۵۷) کتاب الصوم : باب تعجیل الإفطار' مسلم (۱۰۹۸) ترمذی (٦۹۹) ابن ماجة (۱٦۹۷) أحمد (۳۳۷/۵) ابن خزیمة (۲۰۵۹) ابن حبان (۳۵۰۲) طبرانی کبیر (۵۹۸۱) بیهقی (۲۳۷/٤)]

(۲) [**حسن** : صحیح أبو داود (۲۰٦۳) کتاب الصوم : باب ما یستحب من تعجیل الفطر' أبو داود (۲۳۵۳) ابن ماجة (۱٦۹۸) أحمد (٤۵۰/۲) ابن أبی شیبه (۱۱/۳) ابن حبان (۳۵۰۳) حاکم (٤۳۱/۱) بیهقی (۲۳۷/٤)]

(۳) [**حسن صحیح** : صحیح ابن ماجة (۱۳۳۲) کتاب الصیام : باب ما جاء فی فضل شهر رمضان' صحیح الترغیب (۱۰۰۱) ابن ماجة (۱٦٤۳) احمد (۲۵٦/۵) بیهقی فی شعب الإیمان (۳٦۰۵)]

(٤) [**صحیح** : صحیح ترمذی (٦٤۷) کتاب الصوم ، ترمذی (۸۰۷) ابن ماجة (۱۷٤٦)]

اللہ کی راہ میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر سال کے لیے جہنم کی آگ سے دور کر دیں گے۔''(۱)

(2) حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے درمیان اور (جہنم کی) آگ کے درمیان خندق بنا دیں گے جیسے آسمان و زمین کے درمیان ہے۔''(۲)

شوال کے چھ روزے پورے سال کے روزوں کی طرح

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھ روزے شوال کے رکھے تو یہ عمل سارا سال (روزے رکھنے) کی مانند ہو گا۔''(۳)

سارے سال کے روزوں کی مانند اس لیے کہا گیا ہے کہ کیونکہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ہوتا ہے لہٰذا رمضان کے روزے دس ماہ کے برابر ہوئے اور چھ شوال کے دو ماہ کے برابر ہوئے جیسا کہ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو یہ پورے سال (کے روزوں) کی طرح ہوں گے۔ (کیونکہ) جس نے ایک نیکی کی اس کے لیے اس کی مثل دس گنا اجر ہو گا۔''(٤)

عشرہ ذوالحجہ کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان دنوں 'یعنی عشرہ ذوالحجہ کے دنوں' کے نیک عمل سے زیادہ کسی دن کے عمل میں فضیلت نہیں۔ لوگوں نے پوچھا اور

---

(۱) [بخاری (۲۸٤۰) کتاب الجهاد والسير : باب فضل الصوم فی سبيل الله ' مسلم (۱۱۵۳)]

(۲) [صحيح : صحيح ترمذی ' ترمذی (۱٦۲٤) کتاب فضائل الجهاد : باب ما جاء فی فضل الصوم فی سبيل الله]

(۳) [مسلم (۱۱٦٤) کتاب الصيام ، أبو داود (۲٤۳۳) ابن ماجة (۱۷۱٦)]

(٤) [صحيح : صحيح ابن ماجة (۱۳۹۲) کتاب الصيام : باب صيام ستة أيام من شوال ' ابن ماجة (۱۷۱۵)]

جہاد میں بھی نہیں؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں جہاد میں بھی نہیں سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال خطرہ میں ڈال کر نکلا اور ان میں سے کچھ بھی واپس نہ لایا۔"(۱)

یوم عرفہ کے روزے سے دو سال کے گناہوں کی معافی

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عرفہ کے دن (یعنی نو ذوالحجہ) کا روزہ ایک گزشتہ اور ایک آئندہ دو سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔"(۲)

یوم عاشوراء کے روزے سے ایک سال کے گناہوں کی معافی

فرمانِ نبوی ہے کہ "اللہ تعالیٰ یوم عاشوراء (یعنی دس محرم) کے روزے کے عوض گزشتہ سال کے گناہ معاف فرما دیں گے۔"(۳)

محرم کے روزوں کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ رمضان کے بعد کون سے روزے افضل ہیں؟ آپ نے فرمایا "رمضان کے بعد افضل روزے اللہ تعالیٰ کے مہینے محرم کے ہیں۔"(٤)

شعبان کے روزوں کی فضیلت

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کو کسی مہینے میں اتنے روزے رکھتے ہوئے نہیں دیکھا جتنے آپ شعبان میں رکھتے

---

(۱) [بخاری (۹٦۹) کتاب العیدین : باب فضل العمل فی أیام التشریق ' أبو داود (۲٤۳۸) ترمذی (۷٥۷)]

(۲) [مسلم (۱۱٦۲) کتاب الصیام : باب استحباب صیام ثلاثة أیام من کل شهر ، ترمذی (۷٤۹) أحمد (۲۹٦/٥)]

(۳) [مسلم (۱۱٦۲) کتاب الصیام : باب استحباب صیام ثلثة أیام من کل شهر...... ' أبو داود (۲۳۲٥) ابن ماجة (۱۷۳۰) ترمذی (۷٤٦) عبد الرزاق (۸۷۲٦) بیهقی (۲۸٦/٤) احمد (۲۹٦/٥)]

(٤) [مسلم (۱۱٦۳) کتاب الصیام : باب فضل صوم المحرم ' أبو داود (۲٤۲۹) ترمذی (۷٤۰) ابن ماجة (۱۷٤۲)]

ہیں۔آپ نے فرمایا" یہ رجب اور رمضان کے درمیان والا مہینہ (شعبان) ایسا ہے کہ لوگ اس سے غافل ہیں' حالانکہ اس مہینے میں اللہ تعالیٰ کی طرف اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل اس حال میں اٹھایا جائے کہ میں روزہ دار ہوں۔"(۱)

سوموار اور جمعرات کے روزے کی فضیلت

(1) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔آپ سے ان دنوں کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا "سوموار اور جمعرات کو بندوں کے اعمال (اللہ کے حضور) پیش کیے جاتے ہیں۔"(۲)

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان مذکور ہے کہ "ہر سوموار اور جمعرات کو اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل پیش کیا جائے تو میں روزہ دار ہوں۔"(۳)

(3) نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا "اسی دن میں پیدا ہوا اور اسی میں مجھ پر نزولِ قرآن (کا آغاز) ہوا۔"(٤)

(4) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوموار اور جمعرات کے روزے کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا "سوموار اور جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو بخش دیتے ہیں مگر ان دو افراد کو نہیں بخشتے جو کسی معاملے پر ایک دوسرے سے قطع تعلق ہوں۔

---

(۱) [صحیح : صحیح نسائی (۲۲۲۱) کتاب الصیام : باب صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بأبی هو وأمی ' نسائی (۲۳۵۹)]

(۲) [صحیح : صحیح أبو داود (۲۱۲۸) کتاب الصوم : باب فی صوم الإثنین والخمیس' أبو داود (۲٤۳٦)]

(۳) [صحیح : صحیح ترمذی (۵۹٦) کتاب الصوم ، ترمذی (۷٤۷) ابن ماجة (۱۷٤۰)]

(٤) [مسلم (۱۱٦۲) کتاب الصیام : باب استحباب ثلاثة أیام من کل شهر ...... ' أبو داود (۲٤۲٦) نسائی (۲۰۷/٤) ابن خزیمة (۲۱۱۷) ابن حبان (۳٦٤۲) بیهقی (۲۸٦/٤) أحمد (۲۹٦/۵)]

اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دیتے ہیں کہ انہیں چھوڑ دو حتی کہ یہ صلح کر لیں۔''(۱)

ہر ماہ چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کے روزوں کی فضیلت

(1) حضرت ملحان قیسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایامِ بیض یعنی چاند کی تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ ہمیشہ کے روزوں کی مانند ہیں۔''(۲)

(2) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' جس نے ہر ماہ تین روزے رکھے تو یہ ہمیشہ کے روزوں کی مانند ہوں گے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی کتاب میں نازل فرمائی ہے ﴿ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ﴾[الأنعام : ۱٦۰] ''جو ایک نیکی لائے گا اس کے لیے اس کے دس گنا اجر ہوگا۔'' یعنی ایک دن دس دنوں کے برابر ہے۔''(۳)

نفلی روزے رکھنے کا سب سے افضل طریقہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک میری یہ بات پہنچائی گئی کہ'' اللہ کی قسم! زندگی بھر میں دن میں روزے رکھوں گا اور ساری رات عبادت کروں گا۔'' میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں' ہاں میں نے ایسا کہا ہے۔ آپ نے فرمایا'' لیکن تیرے اندر اس کی طاقت نہیں' اس لیے روزہ رکھ بھی اور چھوڑ بھی' اور قیام بھی کر اور سو بھی اور مہینے میں تین دن روزے رکھا کر۔ نیکیوں کا بدلہ دس گنا ملتا ہے اس طرح یہ ساری عمر کا روزہ ہو جائے گا۔'' میں نے کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ابن ماجة (۱٤۱۵) کتاب الصیام : باب صیام یوم الاثنین والخمیس ' ابن ماجة (۱۷٤۰) حافظ بوصیریؒ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔[مصباح الزجاجة (۳۱/۲)]]

(۲) [**صحیح** : صحیح أبو داود (۲۱۳۹) کتاب الصوم : باب فی صوم الثلاث من کل شهر' أبو داود (۲٤٤۹) مسلم (۱۱٦۲) نسائی (۲٤۳۲) ابن ماجة (۱۷۰۷)]

(۳) [**صحیح** : صحیح ترمذی (٦۰۹) کتاب الصوم : باب فی صوم ثلاثة من کل شهر' ترمذی (۷٦۲) أحمد (۱٤۵/۵) نسائی (۲۱۹/٤) ابن ماجة (۱۷۰۸)]

ہوں۔ آپ نے فرمایا ''پھر ایک دن روزہ رکھ اور دو دن روزہ چھوڑا کر۔'' میں نے کہا میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا ''پھر ایک دن روزہ رکھ اور ایک دن چھوڑ' یہ داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے اور روزے کا سب سے افضل طریقہ یہی ہے۔'' میں نے پھر کہا کہ میں اس سے بھی زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے فرمایا ''اس سے افضل کوئی روزہ نہیں۔''(۱)

صدقہ فطر اور دورانِ روزہ ہونے والی کمی کوتاہی کا ازالہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو اس لیے فرض کیا ہے تاکہ روزہ دار (دورانِ روزہ کی ہوئی) لغو اور فحش حرکات (کے گناہ) سے پاک ہو جائے اور مساکین کو کھانے کا سامان بھی مل سکے۔''(۲)

⇦ واضح رہے کہ صدقہ فطر (فطرانہ) کی ادائیگی کے متعلق یہی حکم ہے کہ اسے نماز عید کے لئے جانے سے پہلے ادا کیا جائے۔(۳)

(۱) [بخاری (۱۹۷٦) کتاب الصوم : باب صوم الدهر' مسلم (۱۱۵۹) ابن خزیمة (۲۱۰٦)]

(۲) [حسن : إرواء الغليل (۸٤۳) هداية الرواة (۲٦۵/۲) ابن ماجة (۱۸۲۷) کتاب الزکاة، ابو داود (۱٦۰۹)]

(۳) [بخاری (۱۵۰۳) کتاب الزکاة : باب فرض صدقة الفطر' مسلم (۹۸٤)]

باب فضل الحج و العمرة — حج وعمرہ کی فضیلت

حج سے سابقہ گناہوں کی معافی

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿ اَلْحَجُّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ ﴾ "حج گزشتہ تمام گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"(۱)

حج کرنے والا نومولود کی طرح گناہوں سے پاک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے حج کیا (اور اس میں) نہ عورتوں کے قریب گیا اور نہ ہی کوئی فسق و فجور کا کام کیا تو وہ اپنے گناہوں سے (پاک صاف ہوکر) اس دن کی طرح لوٹے گا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا۔"(۲)

حج مبرور کی جزا صرف جنت

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حج مبرور (جس میں کسی قسم کے گناہ کا ارتکاب نہ ہو) کا بدلہ جنت کے سوا اور کوئی نہیں۔"(۳)

(2) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حِجِ مبرور کا ثواب صرف جنت ہے۔"(٤)

جہاد کے بعد سب سے افضل عمل حج مبرور

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سا

---

(۱) [مسلم (۱۲۱) كتاب الإيمان : باب كون الإسلام يهدم ما قبله و كذا الهجرة والحج' احمد (۱۷۷۹۲)]

(۲) [بخاری (۱۵۲۱) كتاب الحج : باب فضل الحج المبرور' مسلم (۱۳۵۰) ابن ماجه (۲۸۸۹) ترمذی (۸۱۱)]

(۳) [بخاری (۱۷۷۳) كتاب الحج : باب وجوب العمرة وفضلها ' مسلم (۱۳٤۹)]

(٤) [صحيح : الصحيحة (۱۱۸۵)' (۱۲۰۰) هداية الرواة (۲٤۵۸) ' (٤٤/۳) ترمذی (۸۱۰)]

عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا' اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ دریافت کیا گیا کہ پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا' پھر جہادِ فی سبیل اللہ۔ دریافت کیا گیا کہ پھر کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا' پھر حج مبرور۔''(۱)

حج وعمرہ میں متابعت سے فقر اور گناہوں کا خاتمہ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' پے در پے حج وعمرہ کرتے رہو' بلاشبہ حج اور عمرہ گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے' سونے اور چاندی کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔''(۲)

عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی گناہوں کا کفارہ

فرمانِ نبوی ہے کہ''ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک دونوں کے درمیانی گناہوں کا کفارہ ہے۔''(۳)

رمضان میں عمرہ حج کے برابر

فرمانِ نبوی ہے کہ'' رمضان میں عمرہ (کا اجر وثواب) حج کے برابر ہوتا ہے۔''(٤)

حج اور عمرہ کرنے والے کی دعا کی قبولیت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا' حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس کی دعوت کو قبول کیا اور پھر انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا تو اس نے انہیں عطا کر دیا۔''(٥)

---

(۱) [بخاری (۱۵۱۹) كتاب الحج : باب فضل الحج المبرور' مسلم (۸۳)]

(۲) [**صحيح** : الصحيحة (۱۱۸٥)' (۱۲۰۰) هداية الرواة (۲٤٥۸)' (٤٤/۳) ترمذی (۸۱۰) احمد (۳۸۷/۱)]

(۳) [بخاری (۱۷۷۳) كتاب الحج : باب وجوب العمرة وفضلها' مسلم (۱۳٤۹)]

(٤) [بخاری (۱۸٦۳) كتاب الحج : باب حج النساء' مسلم (۱۲٥٦) دارمی (۱۸٥۹) ابن ماجة (۲۹۹۳)]

(٥) [**حسن** : صحيح الترغيب (۱۱۰۸) ابن ماجه (۲۸۹۳) كتاب المناسك]

حج اور عمرہ کرنے والے کا اجر اس کے خرچ اور محنت کے مطابق

اسود رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا' اے اللہ کے رسول! لوگ تو دو نسک (یعنی حج وعمرہ) کر کے واپس ہو رہے ہیں اور میں نے صرف ایک نسک (یعنی حج) کیا ہے؟ اس پر ان سے کہا گیا کہ پھر انتظار کریں اور جب پاک ہو جائیں تو تنعیم جا کر وہاں سے (عمرہ کا) احرام باندھیں' پھر ہم سے فلاں جگہ آ ملیں اور یہ کہ اس عمرہ کا ثواب تمہارے خرچ اور محنت کے مطابق ملے گا۔''(۱) ایک روایت میں یہ لفظ ہیں ''تمہارے عمرے میں تمہارا اجر صرف تمہارے خرچ کے مطابق ہے۔''(۲)

حج یا عمرہ کے لیے نکلا ہوا شخص فوت ہو جائے تو بھی مکمل اجر کا حصول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص حج کرنے کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا تو اس کے لیے روزِ قیامت تک حج کرنے والے کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔ جو عمرہ کرنے کے لیے روانہ ہوا اور فوت ہو گیا تو اس کے لیے روزِ قیامت تک عمرہ کرنے والے کا اجر لکھ دیا جاتا ہے اور جو شخص جہاد کرنے کے لیے نکلا اور فوت ہو گیا تو اس کے لیے روزِ قیامت تک جہاد کرنے والے کا اجر لکھ دیا جاتا ہے۔(۳)

حاجی کو سواری کی وجہ سے اجر کا حصول

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، حاجی کا اونٹ جب بھی قدم اٹھاتا ہے یا ہاتھ (زمین پر) رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے اس کے بدلے ایک نیکی لکھ دیتے ہیں یا اس سے ایک گناہ مٹا دیتے ہیں یا اس کا ایک درجہ بلند فرما

---

(۱) [بخاری (۱۷۸۷) کتاب العمرة : باب أجر العمرة على قدر النصب ' مسلم (۱۲۱۱)]

(۲) [**صحيح** : صحيح الترغيب (۱۱۱٦) كتاب الحج ، مستدرك حاكم (٤٧٢/١)]

(۳) [**صحيح لغيره** : صحيح الترغيب (۱۱۱٤) كتاب الحج : باب الترغيب فى الحج والعمرة وما جاء فيمن خرج يقصدهما فمات ' السلسلة الصحيحة (۲۵۵۳) مسند أبي يعلى (٦٣٥٧/١١)]

دیتے ہیں۔(۱)

حج وعمرہ عورت‘ کمزور‘بوڑھے اور بچے کا جہاد

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا‘ اے اللہ کے رسول! کیوں نہ ہم بھی آپ کے ساتھ جہاد وغزوات میں جایا کریں؟ آپ نے فرمایا‘ تمہارے لیے سب سے اچھا اور مناسب جہاد حج ہے‘ ایسا حج جو مقبول ہو۔حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے میں نے کبھی حج نہیں چھوڑا۔“(۲)

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے عرض کیا‘ اے اللہ کے رسول! کیا عورتوں پر جہاد فرض ہے؟ آپ نے فرمایا‘ ہاں ان پر جہاد فرض ہے لیکن اس میں قتال نہیں اور وہ ہے حج وعمرہ۔“(۳)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”بوڑھے‘ بچے‘ کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہے۔“(٤)

(4) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اس نے کہا‘ بلاشبہ میں ایک ضعیف القلب اور کمزور آدمی ہوں۔آپ نے فرمایا‘ ایسا جہاد کرو جس میں کوئی تکلیف نہیں اور وہ حج ہے۔“(٥)

(5) حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿الْحَجُّ جِهَادُ كُلِّ ضَعِيفٍ﴾ ”حج ہر کمزور کا جہاد ہے۔“(٦)

---

(۱) [**حسن** : صحيح الترغيب (١١٠٦) كتاب الحج ، بيهقى فى شعب الإيمان (٤١١٦)]

(۲) [بخارى (١٨٦١) كتاب العمرة : باب حج النساء]

(۳) [**صحيح** : هداية الرواة (٢٤٦٧) ابن ماجه (٢٩٠١) كتاب المناسك : باب الحج جهاد النساء]

(٤) [**حسن لغيره** : صحيح الترغيب (١١٠٠) كتاب الحج ، صحيح نسائى (٢٤٦٣)]

(٥) [**صحيح** : إرواء الغليل (١٥٢/٤)]

(٦) [**حسن لغيره** : صحيح الترغيب (١١٠٢) ابن ماجة (٢٩٠٢)]

نابالغ بچوں کو حج کرانے کا ثواب والدین کے لئے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت اپنے بچے کو اٹھا کر لائی اور کہا' اے اللہ کے رسول ! کیا اس کے لیے حج ہے؟ آپ نے فرمایا ''ہاں اور اس کا ثواب تمہیں ملے گا (یعنی چھوٹے بچے کو حج کرانا ٹھیک ہے لیکن اس کا اجر والدین کو ملے گا)۔''(۱)

تلبیہ کی فضیلت

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا ہے تو اس کے دائیں اور بائیں جانب زمین کے آخری کناروں تک تمام پتھر' درخت اور کنکریاں سب لبیک پکارتے ہیں (جس کا اجر بھی تلبیہ کہنے والے کو ملتا ہے)۔''(۲)

طواف کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ''جس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور دو رکعتیں ادا کیں اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا۔''(۳)

حجر اسود کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حجر اسود جنت سے اترا ہے' یہ دودھ سے زیادہ سفید تھا لیکن انسانوں کے گناہوں نے اسے سیاہ کر دیا۔''(٤)

---

(۱) [مسلم (۱۳۳٦) كتاب الحج : باب صحة حج الصبي وأجر من حج به' ابو داود (۱۷۳٦)]

(۲) [**صحيح** : صحيح ابن ماجة (۲۳٦۳) كتاب المناسك : باب التلبية ' ابن ماجة (۲۹۲۱) ترمذی (۸۲۸)]

(۳) [**صحيح** : الصحيحة (۲۷۲٥) ابن ماجه (۲۹٥٦) كتاب المناسك : باب فضل الطواف]

(٤) [**حسن صحيح** : هداية الرواة (۲٥۱۰) كتاب المناسك : باب دخول مكة والطواف ' الصحيحة (۲٦۱۸) ترمذی (۸۷۷) نسائی (٥/۲۲٦) اس روایت کو ضیاء مقدسی نے صحیح کہا ہے۔[المختارة (۲/۲۳۸)]

حجر اسود اور رکن یمانی کو چھونے کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رکن یمانی اور حجر اسود کو چھونا خطاؤں کو گرا دیتا ہے۔''(۱)

آبِ زمزم کی فضیلت

(1) جس نیک مقصد کے لیے آب زمزم پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس (نیک) مقصد کے لیے آبِ زمزم پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے۔''(۲)

(2) آبِ زمزم روئے زمین پر سب سے بہترین پانی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''روئے زمین پر بہترین پانی آبِ زمزم ہے۔ اس میں بھوکے کی خوراک اور بیمار کی شفا ہے۔''(۳)

یوم عرفہ کی فضیلت

عرفہ کے روز کثرت سے لوگوں کو جہنم سے آزادی نصیب ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عرفہ کے علاوہ کوئی اور دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کثرت کے ساتھ بندوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہوں۔ اس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بہت قریب ہوتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے ان (حجاج) کی وجہ سے فخر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟۔''(٤)

---

(۱) [صحیح : صحیح الجامع (۲۱۹٤) نسائی (۲۹۱۹) ترمذی (۹۵۹) عبد بن حمید (۸۳۱)]

(۲) [صحیح : صحیح ابن ماجه (۲٤۸٤) کتاب المناسك : باب الشرب من زمزم ' ابن ماجه (۳۰٦۲)]

(۳) [حسن : السلسلة الصحیحة (۱۰۵٦)]

(٤) [مسلم (۱۳٤۸) کتاب الحج : باب فی فضل الحج والعمرة ویوم عرفة ' ابن ماجه (۳۰۱٤)]

یوم النحر کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن قرط رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے نزدیک سب سے عظیم دن یوم النحر (قربانی کا دن یعنی دس ذوالحجہ) ہے، پھر یوم القر (یعنی اس سے اگلا دن گیارہ ذوالحجہ) ہے۔''(۱)

بال منڈوانا کتروانے سے افضل

(1) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اور بال کتروانے والوں کے لیے بھی (یہی دعا کیجئے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی دعا کی کہ اے اللہ! سر منڈوانے والوں کی مغفرت فرما۔ صحابہ کرام نے پھر عرض کیا کہ اور بال کتروانے والوں کے لیے بھی (دعا کیجئے)۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری مرتبہ فرمایا' اور کتروانے والوں کے لیے بھی۔''(۲)

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے یہ لفظ ہیں ''اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔''(۳)

مکہ کی فضیلت

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ سے محبت کا اظہار:

(1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کو مخاطب کر کے فرمایا ''تو کس قدر اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے؟ اگر میری قوم نے مجھے نکالا نہ ہوتا تو میں تیرے سوا

---

(۱) [**صحيح** : صحيح ابو داود ، ابو داود (۱۷٦٥) كتاب المناسك : باب في الهدى اذا عطب قبل ان يبلغ ، شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۱۹۰۷٥)]

(۲) [بخاری (۱۷۲۸) كتاب الحج : باب الحلق والتقصير عند الإحلال ' مسلم (۱۳۰۲) ابن ماجة (۳۰٤۳)]

(۳) [بخاری (۱۷۲۷) كتاب الحج : باب الحلق والتقصير عند الإحلال]

(کسی دوسرے شہر میں) رہائش پذیر نہ ہوتا۔" (۱)

(2) حضرت عبداللہ بن عدی بن حمراء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مقامِ حزورہ میں کھڑے دیکھا۔ آپ نے (مکہ کو مخاطب کر کے) فرمایا' اللہ کی قسم! یقیناً تو اللہ کی ساری زمین میں بہترین ہے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں ساری زمین سے زیادہ محبوب ہے' اگر مجھے تجھ سے نکالا نہ جاتا تو میں (تجھ سے کبھی) نہ نکلتا۔" (۲)

مکہ میں دجال داخل نہیں ہوگا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کوئی شہر ایسا نہیں جس میں دجال داخل نہ ہو سوائے مکہ اور مدینہ کے' فرشتے مکہ اور مدینہ کے راستوں پر صف باندھے کھڑے ہوں گے اور ان دونوں شہروں کی حفاظت کریں گے۔ دجال مدینہ منورہ کی سنگلاخ زمین تک نہیں پہنچے گا تو تین مرتبہ زلزلہ آئے گا اور مدینہ منورہ میں موجود تمام کافر اور منافق (خائف ہو کر) دجال کے پاس چلے جائیں گے۔" (۳)

مسجد حرام کی فضیلت

مسجد حرام میں ایک نماز کی فضیلت ایک لاکھ نماز کے برابر:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسجد حرام میں ایک نماز دوسری مساجد میں ایک لاکھ نماز سے افضل ہے۔" (٤)

مسجد حرام دنیا کی پہلی مسجد:

---

(۱) [**صحیح** : هداية الرواة (٢٦٥٦)' (١١٨/٣) ترمذی (٣٩٢٦) كتاب المناقب : باب في فضل مكة]

(۲) [**صحيح** : هداية الرواة (٢٦٥٧)' (١١٨/٣) ترمذی (٣٩٢٥) ابن ماجه (٣١٠٨)]

(۳) [بخاری (١٨٨١) كتاب فضائل المدينة ، باب لا يدخل الدجال المدينة ، مسلم (٢٩٤٣) كتاب الفتن : باب قصة الجساسة]

(٤) [**صحيح** : صحيح الجامع الصغير (٣٨٣٨) إرواء الغليل (١١٢٩) الترغيب (١٣٦/٢)]

فرمانِ نبوی ہے کہ ''زمین پر پہلی تعمیر کی جانے والی مسجد' مسجدِ حرام ہے۔'' (۱)

مدینہ کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ کی مدینہ سے محبت اور دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا فرمائی ''اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اسی طرح پیدا فرما دے جیسے مکہ کی محبت ہے' بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے مد میں برکت عطا فرما اور مدینہ کی آب و ہوا ہمارے لیے صحت بخش بنا دے۔ یہاں کے بخار کو جحفہ بھیج دے۔'' (۲)

مدینہ میں مکہ سے دوگنی برکت کی دعا:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ دعا فرمائی ''اے اللہ! تو نے جتنی مکہ میں برکت عطا فرمائی ہے مدینہ میں اس سے دوگنی برکت عطا فرما۔'' (۳)

مدینہ میں نہ دجال داخل ہوگا نہ طاعون کی وبا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مدینہ کے راستوں پر فرشتے ہیں' نہ اس میں طاعون کی وبا آسکتی ہے اور نہ دجال۔'' (٤)

مدینہ اچھے برے میں فرق کرنے والی بھٹی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے ایسے شہر (کی طرف ہجرت) کا حکم دیا گیا ہے جو دوسرے شہروں کو کھا لے گا (مراد ہے سب پر غالب آجائے گا)۔ منافقین اسے یثرب کہتے ہیں لیکن اس کا نام مدینہ ہے۔ یہ (برے) لوگوں کو اس طرح باہر نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے زنگ کو نکال دیتی ہے۔'' (٥)

---

(۱) [**صحیح** : صحیح الجامع الصغیر للألبانی (۲۵۷۹)]

(۲) [بخاری (۱۸۸۹) کتاب فضائل المدینة : باب ' مسلم (۱۳۷٦)]

(۳) [بخاری (۱۸۸۵) کتاب فضائل المدینة : باب المدینة تنفی الخبث ' مسلم (۱۳٦۹)]

(٤) [بخاری (۱۸۸۰) کتاب فضائل المدینة : باب لا یدخل الدجال المدینة ' مسلم (۱۳۷۹)]

(٥) [بخاری (۱۸۷۱) کتاب فضائل المدینة : باب فضل المدینة وأنها تنفی الناس ' مسلم (۱۳۸۲)]

مدینہ کی عجوہ کھجور جنت کا پھل اور زہر و جادو کا علاج:

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''عجوہ جنت کا پھل ہے اور اس میں زہر کی شفاء ہے۔'' (۱)

(2) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھا لیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔'' (۲)

مدینہ میں وفات باعثِ سعادت:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کے لیے مدینہ منورہ میں وفات پانا ممکن ہے وہ اسی میں وفات پائے کیونکہ میں اس شخص کے لیے سفارش کروں گا جو مدینہ منورہ میں فوت ہوگا۔'' (۳)

مدینہ میں تکالیف پر صبر شفاعتِ محمد کا ذریعہ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو کوئی بھی (دورانِ قیام) مدینہ کے مصائب و آلام پر صبر کرے گا اور پھر (اسی حال میں) فوت ہوگا تو میں روزِ قیامت اس کا سفارشی یا گواہ ہوں گا بشرطیکہ وہ مسلمان ہو۔'' (٤)

قیامت کے قریب ایمان کا مدینہ میں سمٹ آنا:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''(قیامت کے قریب) ایمان مدینہ میں اس طرح سمٹ آئے گا جیسے سانپ سمٹ کر اپنے بل میں آجاتا ہے۔'' (٥)

---

(۱) [صحیح : صحیح ترمذی ' ترمذی (۲۰٦٦) کتاب الطب : باب ما جاء فی الکمأة والعجوة]

(۲) [بخاری (٥٧٦٩) کتاب الطب : باب الدواء بالعجوة للسحر]

(۳) [صحیح : ھدایة الرواة (۲٦۸۱) ' (۱۲۷/۳) ترمذی (۳۹۱۷) ابن ماجه (۳۱۱۲)]

(٤) [مسلم (۱۳۷٤) بیھقی (۲۰۱/٥)]

(٥) [بخاری (۱۸۷٦) کتاب فضائل المدینة : باب الایمان یأرز الی المدینة ' مسلم (۱٤۷)]

مسجد نبوی کی فضیلت

❁ مسجد نبوی میں ایک نماز کی فضیلت ایک ہزار نماز کے برابر:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری اس مسجد میں نماز ادا کرنے کا ثواب دوسری مساجد میں نماز ادا کرنے کے مقابلے میں ہزار گنا زیادہ ہے سوائے مسجد حرام کے۔'' (۱)

❁ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور قبر کے درمیانی مقام کی فضیلت:

اس مقام کو '' رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ '' یعنی جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ کہا گیا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میرے حجرے اور میرے منبر کا درمیانی مقام جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر واقع ہے۔'' (۲)

مسجد قباء کی فضیلت

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص (گھر سے) نکلا اور اس مسجد یعنی مسجد قباء میں آیا اور اس میں نماز پڑھی تو اس کے لیے عمرہ کے برابر ثواب ہے۔'' (۳)

---

(۱) [بخاری (۱۱۹۰) کتاب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة ' أحمد (۵/۴)]

(۲) [بخاری (۱۱۹٦) کتاب فضل الصلاة فی مکة والمدینة : باب فضل ما بین القبر والمنبر ' مسلم (۱۳۹۱)]

(۳) [**صحیح** :صحیح نسائی (٦۷۵) کتاب المساجد : باب فضل مسجد النبی والصلاة فیه ' نسائی (۷۰۰)]

باب الجنائز — جنازے کا بیان

لمبی عمر اور اچھے عمل والے لوگ بہترین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' کیا میں تمہیں تمہارے بہترین لوگوں کے متعلق نہ بتاؤں؟ صحابہ کرام نے عرض کیا' کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! آپ نے فرمایا ''تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کی عمر زیادہ لمبی ہے اور عمل کے لحاظ سے وہ تم میں سب سے اچھے ہیں۔''(۱)

آزمائش آنا اللہ کی محبت کی علامت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بلاشبہ بڑا اجر وثواب اُسی کو حاصل ہوتا جس پر آزمائش بڑی ہو اور اللہ عزوجل جب کسی قوم سے محبت کرتے ہیں تو اسے آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں۔ پھر جو شخص آزمائش پر راضی ہو جائے (یعنی اللہ کا حکم سمجھتے ہوئے اس پر صبر وتحمل کا مظاہرہ کرے) تو اللہ تعالیٰ بھی اس سے راضی ہو جاتے ہیں اور اگر جزع فزع کرے تو اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہو جاتے ہیں۔''(۲)

اہل آزمائش کے لئے روزِ قیامت عظیم بدلہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے دن جب مصیبت زدہ لوگوں کو ثواب (اور عظیم انعامات) سے نوازا جائے گا تو (ہمیشہ دنیا میں) عافیت وتندرستی کی زندگی بسر کرنے والے لوگ خواہش کریں گے کہ کاش! دنیا میں ان کے چمڑے قینچیوں سے کاٹ دیئے جاتے (اور آج وہ بھی اُن انعامات کو حاصل کرنے کے قابل ہو

---

(۱) [**صحیح لغیرہ** : الصحیحۃ (۱۲۹۸) التعلیقات الحسان علی صحیح ابن حبان (۲۹۷۰)]

(۲) [حسن : ہدایۃ الرواۃ (۱۶۹/۲) ترمذی (۲۳۹۶) کتاب الزھد : باب ما جاء فی الصبر علی البلاء' ابن ماجۃ (۴۰۳۱) احمد (۴۲۷/۵) الصحیحۃ (۱۴۶)]

جاتے جو اہل آزمائش کو مل رہے ہیں)۔(۱)

بیماری سے گناہوں کی معافی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا تو آپ کو بخار تھا۔ میں نے اپنے ہاتھ سے آپ کو چھوا تو میں نے کہا' اے اللہ کے رسول! آپ کو تو بہت سخت بخار ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں' مجھے تم میں سے دو آدمیوں کے برابر بخار ہوتا ہے تو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسی وجہ سے آپ کو دوہرا اجر ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں' پھر آپ نے فرمایا'' جس مسلمان کو بھی بیماری یا اس کے علاوہ کوئی اور تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے اس کے گناہوں کو اس طرح گرا دیتے ہیں جیسے درخت اپنے پتوں کو گرا دیتا ہے۔''(۲)

بخار گناہوں کا کفارہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُم سائب رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف لے گئے۔ آپ نے فرمایا' کیا وجہ ہے تو سخت کانپ رہی ہے؟ اس نے عرض کیا' بخار کی وجہ سے' اللہ اس میں برکت نہ فرمائے۔ آپ نے فرمایا'' بخار کو برا مت کہو کیونکہ بخار لوگوں کے گناہوں کو اس طرح دور کر دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل کو دور کر دیتی ہے۔''(۳)

آنکھوں کی بصارت ختم ہونے پر صبر اور جنت

ارشادِ نبوی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں'' جب میں اپنے کسی بندے کو اس کے دو محبوب اعضاء (یعنی آنکھوں) کے بارے میں آزماتا ہوں (یعنی نابینا کر دیتا ہوں) اور وہ اس پر صبر

---

(۱) [**حسن** : هداية الرواة (۱۷۰/۲) ترمذی (۲۴۰۲) کتاب الزهد : باب ما جاء فی ذهاب البصر' مجمع الزوائد (۳۰۴/۲۔۳۰۵) الترغيب والترهيب (۱۴۶/۴)]

(۲) [مسلم (۲۵۷۱) کتاب البر والصلة والآداب : باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض ، ابن حبان (۲۹۳۷) شرح السنة (۱۴۳۱) بيهقی (۳۷۲/۳)]

(۳) [مسلم (۲۵۷۵) کتاب البر والصلة والآداب : باب ثواب المؤمن فيما يصيبه من مرض أو حزن أو نحو ذلك' أبو يعلى (۲۰۸۳)' (۲۱۷۳) ابن حبان (۲۹۳۸)]

کرتا ہے تو اس کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔''(۱)

مرگی کے مرض پر صبر اور جنت

ایک سیاہ رنگ کی عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور کہا' اے اللہ کے رسول! مجھ پر مرگی کا حملہ ہوتا ہے اور میرے کپڑے جسم سے دور ہو جاتے ہیں' آپ میرے لیے اللہ سے دعا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا'' اگر تو چاہے تو (اس بیماری پر) صبر کر اور تیرے لیے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیری عافیت کی دعا مانگتا ہوں۔''اس نے جواب میں کہا' میں صبر کرتی ہوں۔اس نے مزید کہا کہ میرے کپڑے اتر جاتے ہیں' دعا کیجئے کہ میرے کپڑے نہ اتریں۔ چنانچہ آپ نے اس کے لیے دعا فرمائی۔(۲)

طاعون اور پیٹ کی بیماری کے باعث وفات سے شہادت کا درجہ

(1) فرمانِ نبوی ہے کہ'' طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔''(۳)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا'' شہید پانچ قسم کے ہوتے ہیں۔ طاعون میں ہلاک ہونے والا' پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہونے والا' ڈوب کر مرنے والا' دب کر مر جانے والا اور اللہ کے راستے میں شہادت پانے والا۔''(٤)

مریض کے لئے اُن تمام عبادات کا ثواب جو وہ تندرستی میں کرتا تھا

ارشادِ نبوی ہے کہ'' جب بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے لیے اُن تمام عبادات کا ثواب لکھا جاتا ہے جنہیں وہ اقامت یا صحت و تندرستی کے وقت کیا کرتا تھا۔''(٥)

---

(۱) [بخاری (٥٦٥٣) کتاب المرضى : باب فضل من ذهب بصره]

(۲) [بخاری (٥٦٥٢) کتاب المرضى : باب فضل من يصرع من الريح ' مسلم (٢٥٧٦) احمد (٣٢٤٠) الأدب المفرد (٥٠٥) طبرانی کبیر (١١٣٥٢)]

(۳) [بخاری (٥٧٣٢) کتاب الطب : باب ما يذكر في الطاعون ' مسلم (١٩١٦)]

(٤) [بخاری (٢٨٢٩) کتاب الجهاد : باب الشهادة سبع سوى القتل ' مسلم (١٩١٤)]

(٥) [بخاری (٢٩٩٦) کتاب الجهاد : باب يكتب للمسافر ما كان يعمل في الإقامة ' ابو داود (٣٠٩١) مسند احمد (١٨٨٤٨)]

مریض کی عیادت کی فضیلت

(1) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کرتا ہے تو واپسی تک جنت کے باغیچے میں رہتا ہے۔''(۱)

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب کوئی مسلمان عیادت کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کے پاس بیٹھتا ہے' اگر وہ صبح کو عیادت کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ لگ جاتا ہے۔''(۲)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو مریض کی عیادت کرتا ہے تو آسمان سے ایک منادی اعلان کرتا ہے کہ تو خوش ہو جا اور تیرا (عیادت کی غرض سے) چلنا اچھا ہے اور تو نے جنت میں ایک گھر بنالیا ہے۔''(۳)

اللہ کے بیمار بندے کی عیادت رضائے الٰہی کے حصول کا ذریعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائیں گے کہ آدم کے بیٹے! میں بیمار ہوا تو تُو نے میری عیادت نہیں کی، انسان کہے گا: میرے رب! میں تیری عیادت کیسے کرسکتا ہوں؟ جبکہ تُو تو رب العالمین ہے۔ اللہ فرمائے گا، کیا تجھے علم نہیں کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا، لیکن تُو نے اس کی عیادت نہیں کی، اگر تُو اس کی عیادت کرتا تو یقیناً مجھے اس کے پاس پاتا (یعنی میری رضا تجھے حاصل ہوتی)۔''(٤)

---

(۱) [مسلم (۲۰٦۸) کتاب البر والصلة والأداب : باب فضل عيادة المريض]

(۲) [صحيح : صحيح ترمذی (۷۷۰) کتاب الجنائز : باب ما جاء فی عيادة المريض' الصحيحة (۱۳٦۷) ترمذی (۹٦۹) أبو داود (۳۰۹۸) ابن ماجة (۱٤٤۲)]

(۳) [حسن : صحيح ابن ماجة (۱۱۸٤) کتاب الجنائز : باب ما جاء فی ثواب من عاد مريضا' ابن ماجة (۱٤٤۳) ترمذی (۲۰۰۸)]

(٤) [مسلم (۲۰٦۹) کتاب البر والصلة والآداب : باب فضل عيادة المريض]

مریض کو سچی توبہ کرنی چاہیے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تم اتنے گناہ کرو کہ تمہارے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں پھر تم توبہ کرو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کر لیں گے۔"(۱)

قریب المرگ مریض اللہ سے اچھی امید رکھے

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے نوجوان کے پاس گئے جو قریب المرگ تھا تو آپ نے دریافت کیا "تم اپنے آپ کو کیسا محسوس کرتے ہو؟ اس نے کہا' میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے خائف ہوں۔ یہ سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' جس بندے کے دل میں اس وقت یہ دونوں چیزیں جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا فرما دیتے ہیں جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اسے اس چیز سے امن بخش دیتے ہیں جس سے وہ خائف ہوتا ہے۔"(۲)

قریب المرگ مریض اللہ سے ملاقات کی تمنا رکھے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتے ہیں اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتے ہیں۔"(۳)

وفات کے وقت کلمہ اور جنت میں داخلہ

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس کا آخری کلام

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ابن ماجة (٣٤٢٦) كتاب الزهد : باب ذكر التوبة' الصحيحة (١٩٥١) ابن ماجة (٤٢٤٨)]

(۲) [**حسن** : صحيح ابن ماجة (٣٤٣٦) ترمذى (٩٨٣) كتاب الجنائز : باب ما جآء أن المومن يموت بعرق الجبين' ابن ماجة (٤٢٦١)] حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔[كما فى الترغيب (٢٦٨/٤)]

(۳) [بخارى (٦٥٠٧) كتاب الرقاق : باب من أحب لقاء الله أحب الله لقاءه ' مسلم (٢٦٨٤)]

لا إله إلا الله ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا۔''(۱)

موت میں مومن کی راحت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے ایک جنازہ گزرا۔ آپ نے فرمایا' آرام پانے والا ہے یا اس سے آرام حاصل کیا گیا ہے۔ صحابہ نے دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول! آرام پانے والا اور جس سے آرام حاصل کیا گیا ہے' سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا ''مومن آدمی دنیاوی تھکاوٹوں اور اذیتوں سے چھٹکارہ حاصل کر کے اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور فاجر و گناہگار آدمی سے لوگ' آبادیاں' درخت اور چارپائے آرام پاتے ہیں۔''(۲)

اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں کہ ''موت مومن کے لیے تحفہ ہے۔''(۳)

شہادت کی موت اور معمولی سی تکلیف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''شہید کو قتل کے وقت اتنی تکلیف ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو چیونٹی کاٹنے سے ہوتی ہے۔''(٤)

مومن کی پیشانی پر موت کے وقت پسینہ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿مَوْتُ الْمُؤْمِنِ

---

(۱) [**صحيح** : صحيح أبو داود (۲٦۷۳) كتاب الجنائز : باب في التلقين' أبو داود (۳۱۱٦)]

(۲) [بخاری (٦٥۱۲) كتاب الرقاق : باب سكرات الموت' مسلم (۹٥۰) بيهقی (۳/۳۷۹)]

(۳) [**حسن** : الترغيب والترهيب لمحی الدين ديب مستو (٥۱۲۳)' (٤/۲۲۹) طبرانی كبير كما فی مجمع الزوائد (۲/۳۲۰) امام ہیثمیؒ فرماتے ہیں کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔]

(٤) [**حسن** : هداية الرواة (٤/۱۷)' (۳۷٥۹) ترمذی (۱٦٦۸) كتاب فضائل الجهاد : باب ما جاء فی فضل المرابط' ابن ماجة (۲۸۰۲) ابن حبان (۱٦۱٤۔ الموارد) امام ابن حبانؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔]

بِعَرَقِ الْجَبِينِ ﴾ ''مومن کی موت پیشانی کے پسینے کے ساتھ ہوتی ہے۔''(۱)

مومن کی روح نکالنے کے لئے رحمت کے فرشتوں کی آمد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک روایت میں ہے کہ ''جب مومن آدمی کو موت آتی ہے تو اس کے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشمی لباس لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں' اللہ کی رحمت کی طرف نکل۔''(۲)

مومن کی قبر بھی جنت

جب مومن آدمی قبر میں منکر نکیر فرشتوں کے سوالات کے صحیح صحیح جواب دے دیتا ہے تو آسمان سے منادی اعلان کرتا ہے کہ میرا بندہ سچا ہے' جنت سے اس کے لیے بستر بچھا دو اور جنت کا اسے لباس پہنا دو اور جنت کی جانب اس کے لیے ایک دروازہ کھول دو چنانچہ دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اسے جنت کی ٹھنڈی ہوا اور خوشبو پہنچتی رہتی ہے اور اس کی قبر تاحدِ نگاہ کشادہ کر دی جاتی ہے۔(۳)

قبر میں اُخروی ٹھکانے کا نظارہ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب تم میں سے کوئی شخص فوت ہو جاتا ہے تو اسے اس کا ٹھکانہ صبح و شام دکھایا جاتا ہے۔ اگر وہ جنتی ہو تو جنت والوں میں اور اگر دوزخی ہو تو دوزخ والوں میں۔ پھر کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ تجھے روزِ قیامت اٹھائیں گے۔''(٤)

---

(۱) [**صحیح** : أحكام الجنائز (ص/٤٩) ترمذی (٩٨٢) نسائی (١٨٢٩) ابن ماجة (١٤٥٢)]

(۲) [**حسن** : الترغيب والترهيب لمحی الدين ديب مستو (٥٢٢٢)' (٢٧٤/٤) ابن حبان (٣٠١٤) حاكم (٣٥٣/١) نسائی (٨/٤-٩) امام حاکمؒ نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔]

(۳) [**صحیح** : هداية الرواة (١١٦/١)' (١٢٧) ابو داود (٤٧٥٣) نسائی (٧٨/٤)]

(٤) [بخاری (١٣٧٩) كتاب الجنائز : باب الميت يعرض عليه مقعده بالغداة والعشی ' مسلم (٢٨٦٦)]

عذابِ قبر سے محفوظ رہنے والے لوگ

(1) **شہید**۔حدیث میں ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! تمام مسلمانوں کو قبر میں آزمایا جاتا ہے لیکن شہید کو کیوں نہیں آزمایا جاتا؟ آپ نے فرمایا ''اس کے لیے (راہِ جہاد میں) سر پر چمکتی ہوئی تلواروں کی آزمائش ہی کافی ہے۔''(۱)

(2) **راہِ جہاد میں پہرہ کی حالت میں وفات پانے والا**۔فرمانِ نبوی ہے کہ ''ہر فوت ہونے والے کے عمل کا ثواب ختم کر دیا جاتا سوائے اس کے جو اللہ کے راستے میں پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو۔اس کے عمل کا اجرا سے تا قیامت ملتا رہتا ہے اور وہ فتنۂ قبر سے بھی محفوظ رہتا ہے۔''(۲)

(3) **پیٹ کی بیماری سے ہلاک ہونے والا**۔فرمانِ نبوی ہے کہ ''جسے پیٹ (کی تکلیف) قتل کر دے اسے عذابِ قبر نہیں ہوگا۔''(۳)

(4) **جمعہ کی رات یا دن میں فوت ہونے والا**۔ارشادِ نبوی ہے کہ ''جو کوئی مسلمان جمعہ کے دن یا جمعہ کی رات فوت ہوا اللہ تعالیٰ اسے فتنۂ قبر سے بچا لیں گے۔''(٤)

(5) **بکثرت سورۃ الملک کی تلاوت کرنے والا**۔حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''سورۂ تبارک یعنی سورۃ الملک عذابِ قبر سے بچانے والی سورت ہے۔''(٥)

---

(۱) [**صحیح** : صحیح نسائی (۱۹٤۰) کتاب الجنائز : باب الشهید ' نسائی (۲۰۵۵)]

(۲) [**صحیح** : الصحیحة (۱۱٤۰) صحیح ترمذی ' ترمذی (۱٦۲۱) کتاب فضائل الجهاد]

(۳) [**صحیح** : صحیح نسائی (۱۹۳۹) کتاب الجنائز : باب من قتله بطنه ' نسائی (۲۰۵٤) ترمذی (۱۰٦٤) مسند احمد (۱۸۳۱۰) ابن حبان (۲۹۳۳)]

(٤) [**حسن** : صحیح ترمذی ' ترمذی (۱۰۷٤) کتاب الجنائز : باب ما جاء فیمن یموت یوم الجمعة]

(٥) [**حسن** : السلسلة الصحیحة (۱۱٤۰)]

اولاد کی وفات پر صبر کی جزا جنت

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کسی مسلمان کے جب تین بچے فوت ہو جائیں تو وہ صرف قسم پوری کرنے کے لیے دوزخ میں داخل ہوگا (یعنی صرف پل صراط سے گزرے گا جو دوزخ کے اوپر ہی ہے)۔''(۱)

(2) ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ''میرے ہاں میرے مومن بندے کے لیے اس کے علاوہ کوئی بدلہ نہیں ہے کہ جب میں اہل دنیا میں سے اس کے محبوب انسان کو فوت کر دوں اور وہ اس کی وفات پر صبر کرے تو اس کے لیے جنت ہے۔''(۲)

وفات کی خبر سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون اور ایک خاص دعا پڑھنے کی فضیلت

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے پھر وہ یہ کہتا ہے کہ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ' اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا ''ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے بدلے میں اس سے بہتر عطا کر۔'' تو اللہ تعالیٰ اسے اس چیز کے بدلے میں اس سے بہتر عطا فرما دیتے ہیں۔ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب ابوسلمہ فوت ہوئے تو میں نے سوچا' ابوسلمہ سے کون مسلمان بہتر ہو سکتا ہے؟ وہ تو گھر کا پہلا شخص ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کی۔ پھر میں یہ کلمات کہتی رہی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے (اس کے) بدلے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرما دیئے۔''(۳)

غسل دینے والے کے لئے میت کی ستر پوشی کا ثواب

(1) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کسی مسلمان پر پردہ ڈالا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس پر پردہ ڈالیں گے۔''(٤)

---

(۱) [بخاری (۱۲۵۱) کتاب الجنائز : باب فضل من مات له ولد فاحتسب ، مسلم (۲۶۳۲)]

(۲) [بخاری (٦٤٢٤) کتاب الرقاق : باب العمل الذی یبتغی به وجه الله]

(۳) [مسلم (۹۱۸) کتاب الجنائز : باب ما یقال عند المصیبة]

(٤) [بخاری (۲٤٤۲) کتاب المظالم والغصب : باب لا یظلم المسلم المسلم ، مسلم (۲۵۸۰)]

(2) حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو کسی میت کو غسل دے اور (کوئی قابل اعتراض چیز دیکھ کر) اس پر پردہ ڈالے رکھے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دیں گے۔''(۱)

نماز جنازہ اور اُحد پہاڑ کے برابر ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے جنازے میں شرکت کی پھر نماز جنازہ پڑھی تو اسے ایک قیراط کا ثواب ملتا ہے اور جو دفن تک ساتھ رہا تو اسے دو قیراط کا ثواب ملتا ہے۔ پوچھا گیا کہ دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ فرمایا کہ دو عظیم پہاڑوں کے برابر۔'' صحیح مسلم کی روایت میں یہ وضاحت موجود ہے کہ ''قیراط اُحد پہاڑ کے برابر ہے۔''(۲)

نماز جنازہ میں چالیس افراد کی شرکت اور میت کی بخشش

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو مسلمان فوت ہو اور ایسے چالیس موحد افراد جو شرک نہ کرتے ہوں اس کی نماز جنازہ میں شرکت کریں تو اللہ تعالیٰ ضرور اس میت کے حق میں ان سب کی سفارش قبول فرما لیں گے۔''(۳)

لوگ میت کی تعریف کریں تو جنت واجب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی تعریف کی۔ اس پر آپ نے تین مرتبہ فرمایا ''واجب ہوگئی۔'' اسی طرح پھر ایک جنازہ گزرا تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ پھر فرمایا ''واجب ہوگئی۔'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا ''جس شخص کی تم

---

(۱) [**حسن**: السلسلة الصحيحة (۲۳۵۳)]

(۲) [بخاری (۱۳۲۵) کتاب الجنائز: باب من انتظر حتی تدفن، مسلم (۹۴۵، ۹۴۶)]

(۳) [مسلم (۹۴۸) کتاب الجنائز: باب من صلی علیه مائة شفعوا فیه، أبو داود (۳۱۷۰) ابن ماجة (۱۴۸۹)]

لوگوں نے اچھی تعریف کی ہے اس کے لیے جنت واجب ہو گئی اور جس کی تم نے بری تعریف کی ہے اس کے لیے آگ واجب ہو گئی۔''(۱)

تعزیت کی فضیلت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اپنے کسی مومن بھائی کو مصیبت میں تسلی دی تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا سبز لباس پہنائیں گے جس کے ذریعے روزِ قیامت اس پر رشک کیا جائے گا۔''(۲)

زیارتِ قبور کی اجازت اور فائدہ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے روکا تھا' پس محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو ان کی والدہ کی قبر کی زیارت کی اجازت دے دی گئی ہے لہٰذا تم بھی قبروں کی زیارت کیا کرو یقیناً یہ آخرت یاد دلاتی ہیں۔''(۳)

ایک دوسرا فرمانِ نبوی یوں ہے کہ ''میں نے تمہیں زیارتِ قبور سے روکا تھا پس تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ ان میں عبرت ہے۔''(٤)

---

(۱) [مسلم (۹٤۹) كتاب الجنائز : باب فيمن يثنى عليه خير أو شر من الموتى' حاكم (۳۷۷/۱) أحمد (۱۷۹/۳)]

(۲) [حسن : أحكام الجنائز (ص/۲۰٦) إرواء الغليل (۷٦٤) تاريخ بغداد (۳۹۷/۷) الكامل لابن عدى (۱۵۷۲/٤)] شیخ البانیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شواہد کی بنا پر حسن درجہ تک پہنچ جاتی ہے۔]

(۳) [مسلم (۹۷۷) كتاب الجنائز : باب استئذان النبى ربه عزوجل فى زيارة قبر أمه' ترمذى (۱۰۵٤) أبو داود (۳۲۳۵)]

(٤) [صحيح : أحمد (۳۸/۳) حاكم (۳۷٤/۱)] امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مسلم کی شرط پر صحیح ہے اور امام ذہبیؒ نے بھی اس کی موافقت کی ہے۔[بيهقى (۷۷/٤)] امام ہیثمیؒ بیان کرتے ہیں کہ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔[المجمع (۵۸/۳)] شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی اس حدیث کو صحیح کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (۱۱۳۲۹)]

باب الطب — طب (علاج) کا بیان

اللہ نے ہر بیماری کی شفاء نازل کی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری اتاری ہے اس کی شفا بھی نازل فرمائی ہے۔''(۱)

شہد میں شفاء

(1) ﴿ فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ ﴾ [النحل : ٦٩] ''اس (یعنی شہد) میں شفا ہے۔''

(2) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''شفا تین اشیا میں ہے: پچھنا لگوانے میں، شہد پینے میں اور آگ سے داغنے میں مگر میں اپنی امت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔''(۲)

آبِ زمزم میں شفاء

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''روئے زمین پر بہترین پانی آبِ زمزم ہے۔ اس میں بھوکے کی خوراک اور بیمار کی شفا ہے۔''(۳)

کلونجی میں ہر بیماری کی شفاء

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سیاہ دانوں میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔ ابن شہاب نے کہا کہ ''سیاہ دانہ'' سے مراد کلونجی ہے۔''(٤)

سَنا مکی اور زیرے میں ہر بیماری کی شفا

حضرت ابو اُبی بن اُم حرام سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

---

(۱) [بخاری (٥٦٧٨) کتاب الطب : باب ما أنزل الله داء إلا أنزل له شفاء]

(۲) [بخاری (٥٦٨١) کتاب الطب : باب الشفاء فی ثلاث]

(۳) [**حسن** : السلسلة الصحيحة (١٠٥٦)]

(٤) [بخاری (٥٦٨٨) کتاب الطب : باب الحبة السوداء' مسلم (٢٢١٥)]

ہوئے سنا ''سنا مکی اور زیرہ استعمال کیا کرو کیونکہ ان دونوں میں موت کے علاوہ ہر بیماری کی شفاء ہے۔''(۱)

کھنبی میں آنکھوں کی شفاء

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کھنبی مَن سے ہے اور اس کا پانی آنکھ کے لیے شفا ہے (مَن سے مراد وہ حلوہ ہے جو بنی اسرائیل کے لیے آسمان سے بطورِ خوراک نازل کیا جاتا تھا)۔''(۲)

اِثمد سرمہ سے نظر تیز

فرمانِ نبوی ہے کہ ''سوتے وقت اِثمد سرمہ استعمال کیا کرو کیونکہ یہ نظر تیز کرتا ہے اور بال اُگاتا ہے۔''(۳)

بخار میں ٹھنڈے پانی کی پٹیاں مفید

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بخار کی شدت جہنم کی تپش سے ہے لہٰذا اسے پانی کے ساتھ ٹھنڈا کرو۔''(٤)

پسلی کے درد (نمونیہ وغیرہ) اور حلق کے درد میں عود ہندی مفید

حضرت اُم قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''تم لوگ عود ہندی استعمال کیا کرو کیونکہ اس میں سات بیماریوں کا علاج ہے۔ حلق کے درد میں اسے ناک میں ڈالا جاتا ہے اور پسلی کے درد میں چبائی جاتی ہے۔''(٥)

---

(۱) [**صحيح** : صحيح ابن ماجة (۲۷۸٤) الصحيحة (۱۷۹۸) ابن ماجة (۳٤٥۷)]

(۲) [بخاری (٥۷۰۸) كتاب الطب : باب المن شفاء للعين ' مسلم (۲۰٤۹)]

(۳) [**صحيح** : صحيح ابن ماجة (۲۸۱۸) كتاب الطب : باب الكحل بالإثمد ' الصحيحة (۷۲٤) ابن ماجة (۳٤۹٦)]

(٤) [**صحيح** : صحيح ابن ماجة (۲۷۹٦) كتاب الطب : باب الحمى من فيح جهنم فأبردوها بالماء ' ابن ماجة (۳٤۷۲) مسلم (۲۲۰۹) بخاری (۳۲٦٤)]

(٥) [بخاری (٥٦۹۲) كتاب الطب : باب السعوط بالقسط ' مسلم (۲۲۱٤)]

جوڑوں کے درد کی شفاء جنگلی بکری میں

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''عرق النساء یعنی جوڑوں کے درد کی شفا جنگلی بکری کے چوتڑ میں ہے۔اسے گلایا جائے' پھر اس کے تین حصے کیے جائیں اور پھر ہر روز ایک حصہ نہار منہ پیا جائے (''عرق النساء'' سے مراد جوڑوں کے درد کی وہ قسم ہے جو ران سے شروع ہو کر گھٹنے یا قدم تک پہنچتی ہے)۔''(۱)

مکھی کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے کسی ایک کے برتن میں جب مکھی گر جائے تو وہ پوری مکھی کو برتن میں ڈبو دے اور پھر اسے نکال کر پھینک دے کیونکہ اس کے ایک پر میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری ہے۔سنن ابی داود میں یہ لفظ زائد ہیں کہ مکھی مشروب میں اپنا وہ پر ڈبوتی ہے جس میں بیماری ہوتی ہے۔''(۲)

عجوہ کھجور اور جادو سے بچاؤ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ''جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔''(۳)

علاج بذریعہ دم

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (شرکیہ) دم کرنے سے منع فرمایا۔ چنانچہ عمرو بن حزم کے گھر والے آئے اور انہوں نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! ہمارے پاس ایک دم ہے جس کے ساتھ ہم بچھو کے ڈسے کو دم کرتے ہیں حالانکہ آپ نے دم کرنے سے منع کیا ہے۔انہوں نے آپ پر وہ دم پیش کیا۔آپ نے فرمایا' میں اس دم میں کچھ حرج نہیں پاتا' تم

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ابن ماجہ (۲۷۸۸) کتاب الطب : باب دواء عرق النساء' الصحیحۃ (۱۸۹۹) ابن ماجہ (۳۴۶۳)]

(۲) [بخاری (۵۷۸۲) کتاب الطب : باب إذا وقع الذباب فی الإناء]

(۳) [بخاری (۵۷۶۹) کتاب الطب : باب الدواء بالعجوۃ للسحر]

میں سے جو شخص اپنے بھائی کو فائدہ پہنچا سکتا ہے وہ اسے ضرور پہنچائے۔''(۱)

کسی زخم وغیرہ پر دم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی انسان مریض ہوتا یا اسے کوئی زخم وغیرہ ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلی کے ساتھ اس طرح کرتے۔ پھر راوی حدیث سفیان بن عیینہؒ نے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عمل کی وضاحت کے لیے) اپنی انگشتِ شہادت کو زمین پر رکھا پھر اسے اٹھایا اور کہا: ''بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا لِيُشْفَي بِهِ سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا '' یعنی اللہ کے نام کی مدد سے ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ' تاکہ ہمارا مریض شفا پا جائے ہمارے رب کے حکم سے۔''(۲)

مریض کا خود اپنے آپ کو دم کرنا

حضرت عثمان بن ابی العاص ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جسم میں تکلیف کی شکایت کی جسے وہ مسلمان ہونے سے محسوس کر رہے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنا ہاتھ جسم کے اُس حصے پر رکھو جس میں تم تکلیف محسوس کرتے ہو اور تین مرتبہ کہو ''بِسْمِ اللّٰهِ'' اور سات مرتبہ یہ کلمات کہو ''أَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأُحَاذِرُ ''(۳)

نظر بد کا علاج اور معوذتین سورتیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنات سے اور انسانوں کی نظر سے پناہ مانگا کرتے تھے یہاں تک کہ ''معوذتین سورتیں'' نازل ہوئیں' پس جب وہ نازل ہوئیں تو آپ نے ان کے ساتھ دم کرنا شروع کیا اور ان کے علاوہ تمام دموں کو چھوڑ دیا۔''(۴)

---

(۱) [مسلم (۲۱۹۹) کتاب السلام : باب استحباب الرقیة من العین ...]

(۲) [مسلم (۲۱۹۴) کتاب السلام : باب رقیة المریض ' بخاری (۵۷۴۵)]

(۳) [مسلم (۲۲۰۲) کتاب السلام : باب استحباب وضع یده علی موضع الألم مع الدعاء]

(۴) [**صحیح** : هدایة الرواة (۲۸۲/۴) ترمذی (۲۰۵۸) کتاب الطب : باب ما جاء فی الرقیة بالمعوذتین]

باب فضل التجارة تجارت کی فضیلت

معاشی جدوجہد کی ترغیب

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''وہ شخص جو لکڑی کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے' اس سے بہتر ہے جو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلائے، چاہے وہ اسے کچھ دے یا نہ دے۔''(۱)

(2) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اگر کوئی اپنی رسیوں کو سنبھالے اور ان میں لکڑی باندھ کر لائے تو وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے مانگتا پھرتا ہے۔''(۲)

حلال تجارتی منافع اللہ کا فضل

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكُمْ﴾ [البقرة : ۱۹۸]

''تم پر (بذریعہ تجارت) اپنے رب کا فضل تلاش کرنے میں کوئی حرج نہیں۔'' [اس آیت میں سفر حج میں تجارت اور کاروبار کی اجازت دیتے ہوئے تجارتی منافع کو اللہ کا فضل قرار دیا گیا ہے۔]

(2) ﴿فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ [الجمعة : ۱۰] ''جب نماز مکمل کر دی جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور اللہ تعالیٰ کا فضل تلاش کرو۔'' [اس آیت میں بھی اللہ کے فضل سے مراد کسبِ مال اور تجارت ہی ہے۔ لیکن یہاں یہ یاد رہے کہ وہی تجارتی منافع اللہ کے فضل سے تعبیر کیا جا سکتا ہے جو حلال ذرائع سے کمایا جائے۔]

سچا امانتدار تاجر انبیاء و شہداء کے ساتھ

(1) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سچا اور

---

(۱) [بخاري (۲۰۷٤) كتاب البيوع : باب كسب الرجل وعمله بيده]

(۲) [بخاري (۲۰۷٥) كتاب البيوع : باب كسب الرجل وعمله بيده]

امانت دار تاجر انبیاء' صدیقین اور شہدا کے ساتھ ہوگا۔''(۱)

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''امانت دار' سچا اور مسلمان تاجر قیامت کے دن شہداء کے ساتھ ہوگا۔''(۲)

روزِ قیامت متقی و سچا تاجر فلاح یاب

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو آپس میں کاروبار کرتے ہوئے دیکھا تو کہا ''اے تاجروں کی جماعت! اللہ کے رسول کی طرف متوجہ ہو جاؤ۔''لوگوں نے اپنی گردنیں اور اپنی آنکھیں آپ کی طرف اُٹھالیں تو آپ نے فرمایا ''بے شک تاجر قیامت کے دن فاجروں کی حیثیت سے اُٹھائے جائیں گے مگر جس نے اللہ کا تقویٰ اختیار کیا اور نیکی کی اور سچ بولا (اسے اس طرح نہیں اٹھایا جائے گا)۔''(۳)

کاروبار میں فیاضی اختیار کرنے کی فضیلت

(1) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ ایسے شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت فیاضی اور نرمی سے کام لیتا ہے۔''(٤)

(2) جامع ترمذی کی روایت میں یہ لفظ ہیں ''اللہ تعالیٰ نے تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک آدمی کو بخش دیا وہ جب بیچتا تھا اور جب خریدتا تھا اور جب تقاضا کرتا تھا تو نرمی سے پیش آتا

---

(۱) [صحیح لغیرہ : صحیح الترغیب (۱۷۸۲) کتاب البیوع : باب ترغیب التجار فی الصدق ' ترمذی (۱۲۰۹)]

(۲) [حسن صحیح : صحیح الترغیب (۱۷۸۳) کتاب البیوع : باب ترغیب التجار فی الصدق ' ابن ماجة (۲۱۳۹)]

(۳) [صحیح لغیرہ : صحیح الترغیب (۱۷۸۵) کتاب البیوع : باب ترغیب التجار فی الصدق ' ترمذی (۱۲۱۰) ابن ماجة (۲۱٤٦) ابن حبان (٤٨٩٠) حاکم (٦/٢) امام حاکم نے اس روایت کی سند کو صحیح کہا ہے۔]

(٤) [بخاری (۲۰۷٦) کتاب البیوع : باب السھولة والسماحة فی الشراء والبیع ومن طلب حقا فلیطلبه فی عفاف ' ابن ماجة (۲۲۰۳)]

تھا۔‘‘(۱)

(3) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو جنت میں داخل کر دیا۔ وہ شخص خریدتے وقت‘ فروخت کرتے وقت‘ فیصلہ کرتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی (اور فیاضی) سے پیش آتا تھا۔‘‘(۲)

دن کے ابتدائی حصے میں تجارت کا فائدہ

حضرت صخر بن وداعہ غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ’’اے اللہ! میری اُمت کی صبحوں میں برکت عطا فرما۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی دستہ یا لشکر روانہ کرتے تو دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کرتے۔ حضرت صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے وہ اپنی تجارت (کا سامان) دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کیا کرتے تھے تو وہ امیر ہو گئے اور ان کے مال میں اضافہ ہو گیا۔(۳)

خرید وفروخت کرنے والوں کا سچ بولنا ان کے لئے باعث برکت

فرمانِ نبوی ہے کہ ’’دو سودا کرنے والوں کو اس وقت تک اختیار ہے جب تک وہ جدا نہ ہوں، پھر اگر وہ سچ بولیں اور چیز کی حقیقت بالکل صحیح بیان کر دیں تو ان کے سودے میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور اگر وہ چھپائیں اور جھوٹ بولیں تو ان کے سودے سے برکت مٹا دی جاتی ہے۔‘‘(٤)

---

(۱) [**صحیح** : صحیح الترغیب (۱۷٤۲) کتاب البیوع : باب الترغیب فی السماحه ‘ ترمذی (۱۳۲۰)]

(۲) [**حسن لغیرہ** : صحیح الترغیب (۱۷٤۳) کتاب البیوع : باب الترغیب فی السماحة فی البیع والشراء‘ نسائی (۳۱۹/۷) ابن ماجة (۲۲۰۲)]

(۳) [**صحیح لغیرہ:** صحیح الترغیب (۱٦۹۳) کتاب البیوع : باب الترغیب فی البکور فی طلب الرزق ‘ ابو داود (۲٦۰٦) ترمذی (۱۲۱۲) ابن ماجة (۲۲۳٦) ابن حبان فی صحیحه (۲۷۳۵)]

(٤) [بخاری (۲۰۷۹) کتاب البیوع : باب اذا بین البیعان ولم یکتما ، مسلم (۱۵۳۲)]

بہترین کھانا اپنی کمائی کا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یقیناً سب سے عمدہ چیز جو تم کھاؤ وہ ہے جو تمہاری کمائی کی ہے۔''(۱)

بہترین کمائی ہاتھ کی کمائی

(1) حضرت مقدام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے۔ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کھاتے تھے۔''(۲)

(2) ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے پاکیزہ کمائی کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے جواب میں فرمایا کہ ''آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر بیع مبرور (یعنی وہ تجارت اور خرید و فروخت جو شرعاً درست ہو)۔''(۳)

سودا مکمل ہونے کے بعد سودا واپس کر لینا باعثِ ثواب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو (فروخت کنندہ) کسی مسلمان (خریدار) کا سودا (بیع مکمل ہونے کے بعد) واپس کر لے اللہ تعالیٰ اس کی لغزشیں معاف فرمائے گا (کیونکہ اس نے خریدار پر احسان کیا ہے)۔''(٤)

کسی کا مال بذریعہ تجارت بڑھانے کی فضیلت

تین غار والوں کا قصہ مشہور ہے۔ ان میں سے ایک نے اللہ سے دعا کرتے ہوئے یہ کہا

---

(۱) [صحيح : ارواء الغليل (١٦٢٦) صحيح الجامع الصغير (١٥٦٦) ابن ماجه (٢٢٩٠) كتاب التجارات : باب ما للرجل من مال ولده ، ترمذى (١٣٥٨)]

(۲) [بخارى (٢٠٧٢) كتاب البيوع : باب كسب الرجل وعمله بيده]

(۳) [صحيح : السلسلة الصحيحة (٦٠٧) هداية الرواة (٢٧١٥) مسند احمد (١٤١/٤)]

(٤) [صحيح : صحيح ابو داود' ابو داود (٣٤٦٠) كتاب الإجارة : باب فى فضل الإقالة' ابن ماجه (٢١٩٩)]

تھا کہ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ میں نے ایک مزدور سے ایک فرق جوار پر کام کرایا تھا۔ جب میں نے مزدوری اسے دی تو اس نے لینے سے انکار کر دیا۔ میں نے اس جوار کو لے کر بو دیا (جب کھیتی کٹی تو اس میں اتنی جوار پیدا ہوئی کہ) اس سے میں نے ایک بیل اور ایک چرواہا خرید لیا۔ کچھ عرصہ بعد اس نے آ کر مزدوری مانگی کہ خدا کے بندے مجھے میرا حق دے دے۔ میں نے کہا کہ بیل اور اس کے چرواہے کے پاس جاؤ، یہ تمہاری ہی ملکیت ہے۔ اس نے کہا مجھ سے مذاق کرتے ہو۔ میں نے کہا، میں مذاق نہیں کرتا، واقعی یہ تمہارے ہی ہیں۔ تو اے اللہ! اگر تیرے نزدیک یہ کام میں نے صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لئے کیا تھا تو یہاں ہمارے لئے (اس چٹان کو ہٹا کر) راستہ بنا دے۔ چنانچہ وہ غار پورا کھل گیا اور تینوں شخص باہر آ گئے۔ (۱)

قرضِ حسنہ دینے کا ثواب

(1) فرمانِ نبوی ہے کہ ''کوئی بھی مسلمان جب کسی مسلمان کو دو مرتبہ قرض دیتا ہے تو وہ اس کے ایک مرتبہ صدقہ کی طرح ہوتا ہے۔'' (۲)

(2) ایک دوسرا فرمان یوں ہے کہ ''اللہ تعالیٰ اُس وقت تک بندے کی مدد میں ہوتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہوتا ہے۔'' (۳)

تنگ دست مقروض کو مہلت دینے کا ثواب

(1) ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ ﴿وَاِنْ كَانَ ذُوْ عُسْرَةٍ فَنَظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ ...﴾ [البقرۃ: ۲۸۰] ''اگر کوئی تنگی والا ہو تو اسے آسانی تک مہلت دینی چاہیے اور صدقہ کر دو (یعنی ساری رقم معاف کر دو) تو تمہارے لیے بہت ہی بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔''

(2) حدیث نبوی ہے کہ ایک آدمی اپنے ملازموں کو نصیحت کیا کرتا تھا کہ وہ مقروض لوگوں کو مہلت دیا کریں اور ان پر سختی نہ کیا کریں اور محتاجوں کو معاف کر دیا کریں تو پھر جب فرشتے اس کی روح قبض کرنے آئے تو انہوں نے بھی اس سے درگزر کیا اور سختی نہ کی۔ (٤)

---

(۱) [بخاری (۲۲۱۵) کتاب البیوع : باب اذا اشتری شیئا لغیرہ، مسلم (۲۷٤۳)]

(۲) [**صحیح** : صحیح ابن ماجۃ (۱۹۷۲) کتاب الأحکام : باب القرض ' ابن ماجۃ (۲٤۳۰)]

(۳) [مسلم (۲٦۹۹) کتاب الذکر والدعاء : باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن]

(٤) [بخاری (۲۰۷۷) کتاب البیوع : باب من أنظر موسرا]

(3) ایک روایت میں ہے کہ جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس سے قرض معاف ہی کر دیا تو اللہ تعالیٰ اسے (روزِ قیامت) اپنے سائے میں سے سایہ عطا فرمائیں گے۔ (۱)

(4) ایک فرمانِ نبوی یوں ہے کہ ''جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی اسے ہر دن کے بدلے اس کی (رقم کی) مثل صدقہ کرنے کا اجر ملے گا۔'' (۲)

مقروض ادائیگی کی نیت سے قرض لے تو اللہ کی طرف سے ادائیگی

ارشادِ نبوی ہے کہ ''جو شخص لوگوں کے اموال ادائیگی کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے ادا فرما دیں گے اور جو (لوگوں کے) اموال ہلاک کرنے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دیں گے۔'' (۳)

ان کلمات کی فضیلت جو مقروض کو پڑھنے چاہییں

فرمانِ نبوی ہے کہ اگر کسی پر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس دعا کی برکت سے اس کا قرض ادا فرما دیں گے:

((اَللّٰھُمَّ اکْفِنِی بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ اَغْنِنِی بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ))

''اے اللہ! تو مجھے اپنے حلال کے ساتھ اپنی حرام کردہ اشیاء سے کافی ہو جا اور اپنے فضل سے مجھے اپنے سوا (ہر ایک) سے غنی و بے نیاز کر دے۔'' (٤)

وہ شخص بہترین جو قرض کی ادائیگی میں اچھا

ارشادِ نبوی ہے کہ ''تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو قرض ادا کرنے میں اچھے ہیں۔'' (٥)

---

(۱) [صحیح: الموسوعة الحدیثیة (۱٥٥۲۱) ابن ابی شیبة (۱۱/۷) عبد بن حمید (۳۷۸)]

(۲) [صحیح: الموسوعة الحدیثیة (۲۳۰٤٦) احمد (۳٦۰/٥) حاکم (۲۹/۲)]

(۳) [بخاری (۲۳۸۷) ابن ماجة (۲٤۱۱) أحمد (۳٦۱/۲) بیهقی (۳٥٤/٥)]

(٤) [حسن: صحیح ترمذی، ترمذی (۳٥٦۳) کتاب الدعوات: باب فی دعاء النبی]

(٥) [بخاری (۲۳۰٥) کتاب الوکالة: باب وکالة الشاهد والغائب جائزة' مسلم (۱٦۰۱)]

باب فضل النکاح — نکاح کی فضیلت

بذریعہ نکاح فقر وفاقے کا خاتمہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ ۚ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴿٣٢﴾﴾ [النور : ٣٢] ''تم میں سے جو مرد عورت بے نکاح ہوں ان کا نکاح کر دو اور اپنے نیک بخت غلام اور لونڈیوں کا بھی' اگر وہ فقیر ومفلس ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے غنی بنا دے گا۔ اللہ تعالیٰ کشادگی والا اور علم والا ہے۔''

نکاح باعثِ راحت واطمینان

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢١﴾﴾ [الروم : ٢٢]

''اس (اللہ) کی نشانیوں میں سے ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان سے آرام پاؤ' اس نے تمہارے درمیان محبت اور ہمدردی قائم کر دی۔ یقیناً غور وفکر کرنے والوں کے لیے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔''

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دنیاوی اشیاء میں سے میرے دل میں عورتوں اور خوشبو کی محبت پیدا کی گئی ہے اور نماز کو میری آنکھوں کی ٹھنڈک بنایا گیا ہے۔''(۱)

---

(۱) [**صحیح** : صحیح الجامع الصغیر (۳۱۲٤) نسائی (۳۹٤۹) کتاب عشرۃ النساء : باب حب النساء]

نکاح نصف دین

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب بندہ نکاح کرتا ہے تو اس کا آدھا دین مکمل ہو جاتا ہے' اسے چاہیے کہ وہ باقی آدھے دین میں اللہ سے ڈرے۔'' (۱)

نکاح محبت واُلفت کا بہترین ذریعہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ہم نے دو محبت کرنے والوں کے لیے نکاح جیسی (بہترین اور) کوئی چیز نہیں دیکھی۔'' (۲)

صالح بیوی دنیا کا بہترین سامان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''دنیا ساری کی ساری فائدہ اٹھانے کی چیز ہے اور دنیا کا بہترین سامان صالح بیوی ہے۔'' (۳)

صالح بیوی انسان کی خوش بختی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین چیزیں اولادِ آدم کی خوش بختی سے ہیں اور تین بدبختی سے' اولادِ آدم کی خوش بختی کی چیزیں یہ ہیں: صالح بیوی' صالح رہائش اور صالح سواری اور اولادِ آدم کی بدبختی کی چیزیں یہ ہیں: بری بیوی' بری رہائش اور بری سواری۔'' (٤)

---

(۱) [حسن : هداية الرواة (۳۰۳۲) شعب الايمان للبيهقى (٥٤٨٦) حاكم (۱٦۱/۲)]

(۲) [صحيح : الصحيحة (٦۲٤) ابن ماجه (۱۸٤۷) كتاب النكاح : باب ما جاء فى فضل النكاح]

(۳) [مسلم (۱٤٦۷) كتاب الرضاع : باب خير متاع الدنيا المرأة الصالحة' ابن ماجه (۱۸۵۵)]

(٤) [صحيح لغيره : صحيح الترغيب (۱۹۱٤) كتاب النكاح : باب الترغيب فى النكاح' احمد (۱٦۸/۱)]

بہترین نکاح جس میں اخراجات کم ہوں

(1) فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ خَیرُ النِّکَاحِ اَیسَرُہُ ﴾ ''بہترین نکاح وہ ہے جو (اخراجات کے لحاظ سے) سب سے زیادہ آسان ہو۔''(۱)

پاکدامنی کی نیت سے نکاح کرنے والے کے لیے اللہ کی مدد

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین آدمی ایسے ہیں کہ ان کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے۔ ایک وہ مکاتب غلام جو (مکاتبت کی مقررہ) رقم ادا کرنا چاہتا ہے' دوسرا ایسا نکاح کرنے والا جو پاکدامنی چاہتا ہے اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔''(۲)

شرمگاہ کی حفاظت کی ترغیب

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُومِنُوْنَ ... وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ o اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ ﴾[المومنون : ۱، ۵۔۶] ''یقیناً ایمان والے فلاح یاب ہو گئے ... جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے۔''

(2) ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ

﴿ وَ الْحَافِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَ الْحَافِظَاتِ ... اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ﴾[الاحزاب : ۳۵] ''اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی عورتیں ... اللہ نے ان کے لئے مغفرت اور بہت بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔''

---

(۱) [**صحیح** : السلسلة الصحیحة (۱۸٤۲) ابو داود (۲۱۱۷) کتاب النکاح : باب فیمن تزوج ولم یسم صداقا حتی مات ، ابن حبان (۱۲۵۷)]

(۲) [**حسن** : صحیح الترغیب (۱۹۱۷) ترمذی (۱٦۵۵) کتاب فضائل الجهاد ، ابن ماجه (۲۵۱۸)]

(3) ارشادِ نبوی ہے کہ ''جو مجھے اس چیز کی ضمانت دے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان) اور اس چیز کی جو اس کی دونوں ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی شرمگاہ، کہ ان دونوں کو ناجائز استعمال نہیں کرے گا) تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' (۱)

(4) روزِ قیامت جن سات آدمیوں کو اللہ کا سایہ نصیب ہوگا ان میں سے ایک وہ ہوگا جسے کسی خاندانی وجاہت اور حسن و جمال والی عورت نے گناہ (بدکاری) کی دعوت دی اور اس نے جواب میں کہہ دیا مجھے اللہ کا ڈر ہے (اس لئے یہ برائی نہیں کرسکتا)۔ (۲)

بیوی سے ہم بستری پر اجر و ثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر شخص کا اپنی بیوی سے ہم بستری کرنا صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کوئی اپنی شہوت پوری کرنے کے لیے ہم بستری کرتا ہے تو کیا اس میں بھی ثواب ہے؟ آپ نے فرمایا 'کیوں نہیں؟ دیکھو اگر کوئی شخص حرام ذریعے سے اپنی شہوت پوری کرے تو کیا اسے گناہ ہوگا یا نہیں؟ اسی طرح جب حلال ذریعے سے شہوت پوری کرے گا تو اسے اجر و ثواب بھی ملے گا۔ (۳)

ہم بستری سے پہلے دعا اور شیطان سے بچاؤ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتے وقت یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا ''اللہ کے نام کے ساتھ' اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور اس اولاد کو بھی شیطان سے محفوظ رکھ جو تو ہمیں عطا کرے۔'' تو یقیناً اس جماع سے

---

(۱) [بخاری (٦٤٧٤) کتاب الرقاق : باب حفظ اللسان]

(۲) [بخاری (٦٦٠) کتاب الأذان : باب من جلس فی المسجد ينتظر الصلاة ، مسلم (١٠٣١) ترمذی (٢٣٩١) نسائی (٥٣٨٠)]

(۳) [مسلم (١٠٠٦) کتاب الزکاة : باب بيان أن اسم الصدقة يقع على كل نوع من المعروف]

ان کے مقدر و قسمت میں جو اولاد ہوگی تو شیطان اسے کبھی بھی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔"(۱)

بہترین شخص وہ جو اپنی بیوی کے لئے سب سے بہتر

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مومنوں میں سب سے زیادہ کامل ایمان والا وہ شخص ہے جو ان میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھا ہے اور تم میں بہترین شخص وہ ہے جو تم میں سے اپنی عورتوں کے لیے سب سے بہتر ہے۔"(۲)

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو تم میں سے اپنی بیوی کے لیے سب سے بہتر ہے اور میں تم میں اپنی بیوی کے لیے سب سے بہتر ہوں۔"(۳)

شوہر کی فرمانبرداری اور جنت میں داخلہ

فرمانِ نبوی ہے "جو عورت پانچ نمازیں ادا کرے، رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے، اسے (روزِ قیامت) کہا جائے گا جنت کے (آٹھوں) دروازوں میں سے جس سے چاہے داخل ہو جا۔"(٤)

نیکی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرنے والے میاں بیوی کی فضیلت

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ ایسے آدمی پر رحم کرے جو رات کو اٹھے اور نفل پڑھے، اپنی بیوی کو بھی (نوافل کے لیے) اٹھائے

---

(١) [بخاری (١٤١) کتاب الوضوء : باب التسمية على كل حال وعند الوقاع، مسلم (١٤٣٤)]

(٢) [**صحيح** : الصحيحة (٢٨٥) ابو داود (٤٦٨٢) كتاب السنة : باب الدليل على زيادة الإيمان ونقصانه]

(٣) [**صحيح** : الصحيحة (٢٨٥) ترمذی (٣٨٩٥) كتاب المناقب : باب فضل أزواج النبي، دارمی (١٥٩/٢)]

(٤) [**حسن** : هداية الرواة (٣١٩٠)، (٣٠٠/٣) آداب الزفاف (ص / ٢٨٦) ابن حبان (٤١٦٣)]

اور اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔ اللہ تعالیٰ ایسی عورت پر بھی رحم کرے جو رات کے وقت اٹھے' نفل پڑھے اور اپنے شوہر کو بھی اٹھائے اور اگر وہ اٹھنے سے انکار کرے تو اس کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے۔''(۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص رات کو بیدار ہوا اور اپنی بیوی کو بھی اٹھائے' پھر دونوں اکٹھے دو رکعت نفل نماز ادا کریں تو ان دونوں کو کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مردوں اور ذکر کرنے والی عورتوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔''(۲)

بیوی بچوں پر خرچ کرنا باعثِ اجر و ثواب

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک دینار آپ نے اللہ کی راہ میں دیا' ایک دینار گردن آزاد کرانے کے لیے دیا' ایک دینار مسکین پر صدقہ کیا' ایک دینار اپنے بیوی بچوں پر صرف کیا' ان تمام میں سے سب سے زیادہ باعثِ اجر و ثواب وہ دینار ہے جو آپ نے اپنے بیوی بچوں پر خرچ کیا۔''(۳)

(2) ایک دوسرا فرمانِ نبوی یوں ہے کہ ''بیشک تم رضائے الٰہی کی خاطر جو کچھ بھی خرچ کرو گے تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا حتی کہ تم اپنی بیوی کے منہ میں جو لقمہ ڈالتے ہو (اس کا بھی ثواب ملے گا)۔''(٤)

---

(۱) [صحيح : صحيح الجامع (٣٤٩٤) صحيح ابو داود (١٤٥٠) كتاب الصلاة : باب الحث على قيام الليل]

(۲) [صحيح : صحيح ابو داود (١٢٨٨) كتاب الصلاة : باب الحث على قيام الليل ' ابو داود (١٤٥١)]

(۳) [مسلم (٩٩٥) كتاب الزكاة : باب فضل النفقة على العيال والمملوك واثم من ضيعهم ' احمد (١٠١٢٥)]

(٤) [بخاری (٥٦) كتاب الايمان : باب ما جاء ان الاعمال بالنية والحسبة ، مسلم (١٦٢٨) ابوداود (٢٨٦٤) ترمذی (٢١١٦)]

باب فضل الذکر و الدعاء ذکرودعا کی فضیلت

اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ﴾[العنکبوت : ٤٥]''اور اللہ کا ذکر سب سے بڑی چیز ہے۔''

(2) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''کیا میں ایسا عمل نہ بتاؤں جو بہترین ہو اور تمہارے بادشاہ (اللہ) کے نزدیک زیادہ اجر والا ہو اور تمہارے درجات بلند کرنے والا ہو اور تمہارے لئے سونا چاندی خرچ کرنے سے بہتر ہو اور تمہارے لئے اس سے بھی بہتر ہو کہ تم اپنے دشمنوں سے لڑائی کرو، تم ان کی گردنوں کو تہہ تیغ کرو اور وہ تمہاری گردنوں کو اڑائیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، ضرور بتائیں۔ آپ نے فرمایا ﴿ ذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴾ ''وہ اللہ کا ذکر ہے۔''(١)

کثرت سے اللہ کا ذکر فلاح وکامیابی کی ضمانت

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ [العنکبوت : ٤٥] ''اور کثرت سے اللہ کا ذکر کیا کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔''

کثرت سے اللہ کا ذکر مغفرت وعظیم اجر کے حصول کا ذریعہ

(1) سورۂ احزاب میں ارشاد ہے کہ ﴿ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ﴾[العنکبوت : ٤٥] ''اور بہت زیادہ ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی عورتیں، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے مغفرت اور بہت بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔''

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سبقت لے گئے وہ لوگ جو (دوسرے لوگوں سے) کنارہ کش رہتے ہیں۔'' صحابہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! وہ کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا ''کثرت کے ساتھ اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور

---

(١) [صحیح : ھدایۃ الرواۃ (٢٢٠٩) ترمذی (٣٣٧٧) ابواب الدعوات]

عورتیں۔‘‘(۱)

اللہ کا ذکر اطمینانِ قلب کا ذریعہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ اَلَّذِيْنَ آمَنُوْا وَ تَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ﴾ [الرعد: ۲۸] ’’جو لوگ ایمان لاتے ہیں، اور ان کے دلوں کو اللہ کے ذکر سے اطمینان نصیب ہوتا ہے، خبردار رہو! اللہ کا ذکر ہی وہ چیز ہے جس سے دلوں کو اطمینان نصیب ہوا کرتا ہے۔‘‘

جو اللہ کا ذکر کرتا ہے اللہ اس کا ذکر کرتا ہے

(1) سورۂ بقرہ میں ہے کہ ﴿ فَاذْكُرُوْنِيْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ﴾ [البقرہ: ۱۵۲] ’’تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا، تم میرا شکر کرو اور میری ناشکری نہ کرو۔‘‘

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ’’میں اپنے مومن بندے کے اس خیال کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ کرتا ہوں جو وہ میرے بارے میں رکھتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ پوشیدہ طور پر میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی پوشیدہ طور پر اس کا ذکر کرتا ہوں اور اگر وہ کسی جماعت میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کا ذکر اس سے بہتر جماعت میں کرتا ہوں۔‘‘(۲)

اللہ کے ذکر میں مصروف مجلس پر نزولِ رحمت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ’’جب کچھ لوگ ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں تو فرشتے ان کے گرد گھیرا ڈال لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت ان پر سایہ فگن رہتی ہے اور ان پر سکونت وطمانیت نازل ہوتی رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا تذکرہ اپنے مقرب فرشتوں میں کرتے ہیں۔‘‘(۳)

---

(۱) [مسلم (۲۶۷۶) کتاب الذکر والدعاء: باب الحث علی ذکر اللہ، احمد (۸۲۹۷)]

(۲) [بخاری (۷۴۰۵) کتاب التوحید: باب قول اللہ ویحذرکم اللہ نفسه، مسلم (۲۶۷۵)]

(۳) [مسلم (۲۷۰۰) کتاب الذکر والدعاء: باب فضل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن وعلی الذکر، ترمذی (۳۳۷۸)]

ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھنے والا بھی مغفرت سے محروم نہیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی طرف سے کچھ زائد فرشتے مقرر ہیں جو (زمین میں) چلتے پھرتے رہتے ہیں، ذکر کی مجالس تلاش کرتے رہتے ہیں، جب اللہ کے ذکر کی کسی مجلس کو پاتے ہیں تو ان لوگوں کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور انہیں اپنے پروں کے ساتھ ڈھانپ لیتے ہیں حتی کہ ان سے لے کر آسمانِ دنیا تک کی فضا کو بھر دیتے ہیں۔ جب ذکر کرنے والے اٹھ جاتے ہیں تو فرشتے بھی آسمان کی جانب چڑھ جاتے ہیں۔ اللہ ان سے پوچھتا ہے، تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ ہم زمین سے تیرے بندوں کے پاس سے آئے ہیں، وہ تیری پاکیزگی بیان کرنے میں مصروف تھے، تیری عظمت و کبریائی کا اقرار کر رہے تھے، تیری توحید بیان کر رہے تھے، تیری بزرگی اور تیری تعریف بیان کر رہے تھے اور تجھ سے سوال کر رہے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے کہ وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کر رہے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں، وہ تجھ سے تیری جنت کا سوال کر رہے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے، کیا انہوں نے میری جنت کو دیکھا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں، نہیں اے پروردگار! اللہ فرماتا ہے کہ اگر وہ میری جنت کو دیکھ لیتے تو ان کا کیا حال ہوتا۔ پھر فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تیری پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے، وہ کس چیز سے میری پناہ طلب کر رہے تھے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ وہ دوزخ سے تیری پناہ طلب کر رہے تھے۔ اللہ پوچھتا ہے کہ کیا انہوں نے میری دوزخ دیکھی ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں، نہیں۔ اللہ فرماتا ہے، اگر وہ میری دوزخ کو دیکھ لیتے تو پھر ان کا کیا حال ہوتا۔ پھر فرشتے کہتے ہیں کہ وہ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ تو اللہ فرماتا ہے، میں نے انہیں بخش دیا، میں نے انہیں وہ چیز عطا کر دی جس کا انہوں نے سوال کیا اور میں نے انہیں اس چیز سے پناہ دے دی جس سے انہوں نے پناہ مانگی۔ تب فرشتے کہتے ہیں، ان میں تو فلاں گناہگار شخص بھی تھا جو وہاں سے بس گزر رہا تھا کہ ان کے پاس بیٹھ گیا۔ اللہ فرماتا ہے، میں نے اسے بھی معاف کر دیا، (اس مجلس والے) ایسے لوگ ہیں کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی بدقسمت نہیں ہے۔'' (۱)

---

(۱) [مسلم (۲٦۸۹) کتاب الذکر والدعاء: باب فضل مجالس الذکر، بخاری تعلیقا (٦٤٠٨) ترمذی (۳٦٠٠)]

اکیلے بیٹھ کر اللہ کو یاد کر کے رونے والے کی فضیلت

فرمانِ نبوی کے مطابق روزِ قیامت جن سات آدمیوں کو اللہ کا سایہ نصیب ہوگا ان میں سے ایک وہ ہوگا جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور (اللہ کے ڈر سے) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔ (۱)

اللہ کے نزدیک سب سے معزز عمل دعا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے زیادہ معزز کوئی عمل نہیں۔'' (۲)

دعا ہی عبادت

فرمانِ نبوی ہے کہ ((الدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ)) ''دعا ہی عبادت ہے (یعنی عبادت کی اقسام میں سب سے ارفع واعلیٰ قسم ہے)۔'' (۳)

دعا سے تقدیر کی تبدیلی

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تقدیر کو کوئی چیز نہیں بدل سکتی سوائے دعا کے اور عمر میں کوئی چیز اضافہ نہیں کر سکتی سوائے نیکی کے۔'' (٤)

دعا آفات ومصائب سے بچاؤ کا ذریعہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بلاشبہ دعا ایسی آفات جو نازل ہو چکی ہیں اور ایسی جو ابھی نازل نہیں ہوئیں سب (سے بچاؤ) کے لئے فائدہ مند ہے،

---

(۱) [بخاری (٦٦٠) کتاب الأذان : باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ ، مسلم (۱۰۳۱)]

(۲) [حسن : صحیح ابن ماجه ، ابن ماجه (۳۸۲۹) ترمذی (۳۳۷۰) صحیح الترغیب (۱٦۲۹)]

(۳) [صحیح : صحیح ابوداود ، ابوداود (۱٤۷۹) کتاب الصلاۃ : باب الدعاء ، صحیح الجامع (۳٤۰۷) صحیح الترغیب (۱٦۲۷) ابن ماجه (۳۸۲۸) ترمذی (۲۹٦۹)]

(٤) [حسن : صحیح ترمذی ، ترمذی (۲۱۳۹) کتاب القدر : باب ما جاء لا یرد القدر الا الدعاء ، هدایة الرواۃ (۲۱۷٤) صحیح الترغیب (۱٦۳۹) الصحیحة (۱٥٤)]

اس لئے اے اللہ کے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔'' (۱)

دعا رحمت کے دروازے کھلنے کا ذریعہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص کے لئے دعا کا دروازہ کھل گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھل گئے اور اللہ تعالیٰ سے جتنی بھی چیزوں کا سوال ہوتا ہے ان میں سے اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اس سے (دنیا و آخرت میں) عافیت کا سوال کیا جائے۔'' (۲)

دعا کے لئے اٹھنے والے ہاتھ خالی لوٹاتے ہوئے اللہ کو حیا آنا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بلاشبہ تمہارا پروردگار بہت حیا والا اور کرم والا ہے، جب اس کا بندہ اس کی جانب (دعا کے لئے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتا ہے تو وہ اپنے بندے سے شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی واپس لوٹائے۔'' (۳)

دعا کا فائدہ ہی فائدہ اور قبولیتِ دعا کے مختلف طریقے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب بھی کوئی مسلمان دعا کرتا ہے جس میں نافرمانی اور قطع رحمی (رشتہ داری توڑنا) نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین چیزوں میں سے ایک چیز عطا فرماتا ہے۔ یا تو (دنیا میں) اس کی دعا کو جلد قبول فرمالیتا ہے یا آخرت میں اس دعا کو اس کے لئے ذخیرہ بنا دیتا ہے یا اس سے اس کے برابر کسی مصیبت کو دور فرما دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ پھر تو ہم کثرت سے دعائیں کریں گے تو آپ نے فرمایا، اللہ (کی رحمت اور اس کا فضل) بہت زیادہ اور وسیع ہے۔'' (۴)

---

(۱) [**حسن**: صحیح ترمذی، ترمذی (۳۵۴۸) کتاب الدعوات: باب فی دعاء النبی]

(۲) [**حسن**: صحیح ترمذی، ترمذی (۳۵۴۸) کتاب الدعوات: باب فی دعاء النبی]

(۳) [**صحیح**: صحیح الترغیب (۱۶۳۵) ابوداود (۱۴۸۸) ترمذی (۳۵۵۶)]

(۴) [**صحیح**: ھدایۃ الرواۃ (۲۱۹۹) مسند احمد (۱۸/۳) حاکم (۴۶۳/۱) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو جید کہا ہے۔ الموسوعۃ الحدیثیۃ (۱۱۱۳۳)]

نمازِ فجر کے بعد طلوعِ آفتاب تک ذکر اور حج وعمرہ کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے نماز فجر باجماعت ادا کی، پھر طلوعِ آفتاب تک بیٹھ کر اللہ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعت ادا کی تو اس کو ایک حج وعمرہ کا ثواب ملے گا۔ مکمل مکمل مکمل۔'' (۱)

روزانہ سو غلام، سو گھوڑے اور سو اونٹ راہِ خدا میں خرچ کرنے کے برابر ذکر

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں بوڑھی اور کمزور ہوگئی ہوں مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جسے میں بیٹھے بیٹھے کرلیا کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہہ لیا کر، یہ عمل تیرے لئے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا۔ اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ لیا کر، یہ تیرے لئے ساز وسامان سے لدے سو گھوڑے اللہ کی راہ میں وقف کرنے کے برابر ہوگا۔ اور سو مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہہ لیا کر، یہ تیرے لئے ایسے سو اونٹوں کے برابر ہوگا جن کے گلے میں نشانی ڈال کر حج کے موسم میں مکہ مکرمہ بھیج دیا جائے اور وہ اللہ کی طرف سے قبول بھی کر لئے جائیں۔ اور سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہا کر، یہ عمل تیرے لئے زمین وآسمان کے درمیان خلا کو ثواب سے بھر دے گا۔ اور اس دن (جس میں تم یہ عمل کروگی) کسی کا بھی ایسا عمل آسمان کی طرف نہیں اٹھے گا الا کہ وہ بھی اسی طرح کا عمل کرے جیسا تو نے کیا ہے۔'' (۲)

صبح وشام کے چند اذکار کی فضیلت

(1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''نماز صبح سے طلوعِ آفتاب تک میں ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے ہیں، یہ مجھے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ اور میں ایسے لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو نمازِ عصر سے

---

(۱) [حسن : السلسلة الصحيحة (٣٤٠٣) المشكاة (٩٧١) ترمذی (٥٨٦) ابواب السفر : باب ذكر ما يستحب من الجلوس فى المسجد بعد صلاة الصبح]

(۲) [حسن : السلسلة الصحيحة (١٣١٦) مسند احمد (٣٤٤/٦)]

غروبِ آفتاب تک ذکرِ الٰہی میں مصروف رہتے ہیں، یہ مجھے اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے چار غلام آزاد کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔ (۱)

(2) رسول اللہ ﷺ نے صبح ایک مرتبہ اور شام ایک مرتبہ سید الاستغفار دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ ''جو شخص یقین کی حالت میں دن کو یہ دعا پڑھے گا اور اسی دن شام سے پہلے فوت ہو گیا تو جنت میں جائے گا اور جو شخص یقین کی حالت میں رات کو یہ دعا پڑھے گا اور پھر اسی رات صبح سے پہلے فوت ہو گیا تو جنت میں جائے گا۔'' (۲)

(3) صبح و شام ایک ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھنے کی فضیلت یہ ہے کہ جو صبح کے وقت یہ آیت پڑھتا ہے وہ شام تک اور جو شام کے وقت پڑھتا ہے وہ صبح تک جنات کے حملے سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ (۳)

(4) فرمانِ نبوی کے مطابق جو شخص یہ کلمات ''سبحان اللہ وبحمدہ'' صبح سو مرتبہ اور شام سو مرتبہ پڑھے گا، روزِ قیامت اس سے افضل کلمات کوئی نہیں لائے گا، ہاں صرف وہ شخص جس نے اسی طرح کلمات کہے یا اس سے زائد کلمات کہے۔ (٤) مزید برآں اس شخص کے تمام گناہ بھی بخش دیئے جائیں گے خواہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی ہوں۔ (٥)

(5) جو شخص صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا ((بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ)) اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔ (٦)

---

(۱) [**حسن** : صحیح ابوداود ، ابوداود (٣٦٦٧) کتاب العلم : باب فی القصص ، الصحیحة (٢٩١٦) صحیح الجامع الصغیر (٥٠٣٦) صحیح الترغیب (٤٦٥)]

(۲) [بخاری (٦٣٠٦) کتاب الدعوات : باب افضل الاستغفار ، احمد (١٢٢/٤)]

(۳) [**صحیح** : صحیح الترغیب (٦٦٢) نسائی فی عمل الیوم واللیلة (٩٦٠)]

(٤) [مسلم (٢٦٩٢) کتاب الذکر والدعاء : باب فضل التهلیل والتسبیح والدعاء ، ابوداود (٥٠٩١) ترمذی (٣٤٦٩)]

(٥) [بخاری (٦٤٠٥) کتاب الدعوات : باب فضل التسبیح ، مسلم (٢٦٩١)]

(٦) [**حسن صحیح** : صحیح ترمذی ، ترمذی (٣٣٨٨) کتاب الدعوات : باب ما جاء فی الدعاء اذا اصبح واذا امسی ، ابوداود (٥٠٨٨) ابن ماجه (٣٨٦٩)]

(6) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" جو شخص شام کے وقت تین مرتبہ یہ دعا پڑھے گا ((أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ)) اسے اس رات کوئی بھی زہریلا جانور نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔" (١)

(7) فرمانِ نبوی کے مطابق جو شخص صبح دس مرتبہ اور شام دس مرتبہ آپ ﷺ پر درود بھیجے گا اسے آپ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ (٢)

سونے جاگنے کے چند اذکار کی فضیلت

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا" شیطان آدمی کے سر کے پیچھے رات میں سوتے وقت تین گرہیں لگا دیتا ہے اور ہر گرہ پر یہ افسوں پھونک دیتا ہے کہ سو جا ابھی رات بہت باقی ہے، پھر اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ کا ذکر کرنے لگے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، پھر جب وہ وضوء کرتا ہے تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے اور پھر اگر وہ نماز (فرض یا نفل) پڑھے تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے۔ اس طرح صبح کے وقت آدمی چاق و چوبند خوش مزاج رہتا ہے ورنہ سست اور بد باطن رہتا ہے۔" (٣)

(2) سوتے وقت آیت الکرسی پڑھنے سے ساری رات اللہ کی طرف سے ایک فرشتہ انسان کی حفاظت کرتا ہے اور صبح تک شیطان اس کے قریب بھی نہیں آ سکتا۔ (٤)

(3) جو شخص رات کے وقت سورۂ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھے گا تو یہ اسے (تمام مشکلات، پریشانیوں، غموں اور آفات و مصائب سے) کافی ہو جائیں گی۔ (٥)

(4) رسول اللہ ﷺ نے ایک صحابی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ سورۃ الکافرون پڑھو اور

---

(١) [**صحیح** : صحیح الترغیب (٦٥٢) ترمذی (٣٦٠٤) کتاب الدعوات : باب فی الاستعاذۃ، مسند احمد (٢٩٠/٢)]

(٢) [**حسن** : صحیح الجامع الصغیر (٦٣٥٧)]

(٣) [بخاری (١١٤٢) کتاب الجمعة : باب عقد الشیطان علی قافیة الرأس، مسلم (٧٧٦)]

(٤) [بخاری (٣٢٧٥) کتاب بدء الخلق : باب صفة ابلیس وجنوده]

(٥) [مسلم (٨٠٧) کتاب صلاة المسافرین وقصرها، بخاری (٤٠٠٨)]

اسے مکمل کر کے سو جاؤ، یقیناً یہ سورت شرک سے براءت (کا ذریعہ) ہے۔ (۱)

(5) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر رات تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ (مکمل سورت) پڑھے گا اللہ تعالیٰ اسے اس کے بدلے عذابِ قبر سے بچا لیں گے۔ (۲)

چند متفرق اذکار کی فضیلت

(1) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''حمد و ثناء سے زیادہ کوئی چیز اللہ کو پسند نہیں۔'' (۳)

(2) فرمانِ نبوی کے مطابق سب سے افضل ذکر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ ہے۔ (٤)

(3) جو شخص ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ کہتا ہے اس کے لئے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگ جاتا ہے۔ (٥)

(4) کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ (٦)

(5) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کلمات کو خیر کے کلمات قرار دیا ہے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ۔ (۷)

(6) فرمانِ نبوی ہے کہ جو شخص کسی مریض کی عیادت کے دوران اس کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات کہے أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ۔ اگر اس کی وفات کا وقت نہیں آیا تو اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے عافیت عطا فرمائیں گے۔ (۸)

○ ذکرودعا کی مزید فضیلت اور اس کے مسائل و احکام کی مزید تفصیل کے لئے راقم الحروف کی اسی سیریز کی دوسری کتاب "**دعاؤں کی کتاب**" ملاحظہ فرمائیں۔

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ابوداود، ابوداود (٥٠٥٥)، ترمذی (٣٤٠٣)]

(۲) [**حسن** : صحیح الترغیب (١٥٨٩) نسائی فی الیوم واللیلۃ (٧١١) حاکم (٤٩٨/٢)]

(۳) [**حسن** : صحیح الترغیب (١٥٧٢) کتاب الذکر والدعاء، ابو یعلی (٤٢٥٦)]

(٤) [**صحیح** : صحیح ترمذی، ترمذی (٣٣٨٣) السلسلۃ الصحیحۃ (٦٤)]

(٥) [**صحیح** : السلسلۃ الصحیحۃ (٦٤) ترمذی (٣٤٦٤) ابواب الدعوات]

(٦) [بخاری (٦٣٦٤) کتاب الدعوات : باب الدعاء اذا علا عقبہ، مسلم (٢٧٠٤)]

(٧) [**حسن لغیرہ** : صحیح الترغیب (١٥٦٤) بیہقی فی شعب الایمان (٦١٩)]

(٨) [**صحیح** : صحیح ابوداود، ابوداود (٦٣١٠) کتاب الجنائز : باب الدعاء للمریض]

باب فضل التوبة والاستغفار توبہ واستغفار کی فضیلت

توبہ واستغفار سے گناہوں کی معافی اور جنت میں داخلہ

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ ... الْعَامِلِينَ ﴾[آل عمران : ۱۳۵۔۱۳۶] ''اور جن کا حال یہ ہے کہ اگر کبھی کوئی فحش کام ان سے سرزد ہو جاتا ہے یا کسی گناہ کا ارتکاب کر کے وہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً انہیں اللہ یاد آ جاتا ہے اور اس سے وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں، کیونکہ اللہ کے سوا اور کون ہے جو گناہ معاف کر سکتا ہو؟ اور وہ کبھی دانستہ اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کی جزا ان کے رب کے پاس یہ ہے کہ وہ اُن کو معاف کر دے گا اور ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ہمیشہ وہاں رہیں گے، کیسا اچھا بدلہ ہے نیک اعمال کرنے والوں کے لئے۔''

(2) ایک دوسرا ارشاد یوں ہے کہ ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ ... الْأَنْهَارُ ﴾ [التحریم : ۸] ''اے ایمان والو! اللہ سے توبہ کرو، خالص توبہ، بعید نہیں کہ اللہ تمہاری برائیاں دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل فرما دے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔''

توبہ واستغفار رزق اور اولاد میں اضافے کا ذریعہ

اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام کے متعلق ذکر فرمایا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا ﴿اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ○ يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ... أَنْهَارًا ﴾ [نوح : ۱۰۔۱۲] ''اپنے رب سے معافی مانگو، بیشک وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر آسمان سے خوب بارشیں برسائے گا۔ تمہیں مال اور اولاد سے نوازے گا۔ تمہارے لئے باغ پیدا کرے گا اور تمہارے لئے نہریں جاری کر دے گا۔''

توبہ واستغفار نجات وفلاح کا ذریعہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ﴾

[النور : ٣١] ''اے مومنو! تم سب مل کر اللہ سے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پا جاؤ۔''

سچی توبہ اور گناہوں کا نیکیوں میں بدل جانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ إِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا فَأُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ [التحریم : ٨] ''الایہ کہ کوئی (گناہوں کے بعد) توبہ کر لے اور ایمان لا کر عملِ صالح شروع کر دے تو ایسے لوگوں کی برائیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کر دے گا اور وہ بڑا غفور رحیم ہے۔''

توبہ واستغفار سے عذاب کا ٹل جانا

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَمَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ ﴾ [الانفال : ٣٣] ''اور اللہ تعالیٰ انہیں اس حال میں عذاب نہیں دیتا کہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔''

باوضو ہو کر دو رکعت نفل پڑھ کے توبہ کرنے کی فضیلت

فرمانِ نبوی ہے کہ ''جو شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرے، پھر وضوء کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور پھر اللہ سے معافی مانگے تو اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتے ہیں۔''(١)

بار بار گناہ کے باوجود توبہ کی وجہ سے گناہ کی معافی

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب سے بیان فرماتے ہیں کہ ''بندہ گناہ کر کے یوں کہے کہ اے اللہ! میرا گناہ معاف فرما دے تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے گرفت کرتا ہے۔ وہ بندہ (دوبارہ) پھر گناہ کر کے کہتا ہے، اے میرے رب! میرا گناہ معاف فرما دے، تو اللہ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے گرفت کرتا ہے۔ پھر (سہ بارہ) وہ بندہ گناہ کر کے کہتا ہے، اے میرے رب! میرا گناہ معاف فرما دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے بندے نے گناہ کیا اور اسے علم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور گناہ کی وجہ سے گرفت کرتا ہے (اس

---

(١) [صحیح : صحیح ابوداود، ابوداود (١٥٢١) ترمذی (٤٠٦) ابن ماجہ (١٣٩٥)]

کے بعد اللہ فرماتا ہے کہ اے بندے!) تو جو چاہے کر میں نے تجھے معاف کر دیا۔''(۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تمہیں ختم کر دے اور ایسے لوگ پیدا کر دے جو گناہ کریں اور پھر اللہ سے معافی مانگیں تو اللہ ان کو معاف فرما دے۔''(۲)

اعترافِ گناہ کے ساتھ توبہ اور گناہ کی معافی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب بندہ گناہ کا اعتراف کر لے اور پھر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتے ہیں۔''(۳)

توبہ سے گناہ ایسے معاف جیسے تھا ہی نہیں

فرمانِ نبوی ہے کہ ﴿ التَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ ﴾ ''گناہ سے توبہ کرنے والا ایسے ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔''(٤)

توبہ سے دل کی سیاہی کا خاتمہ

فرمانِ نبوی ہے کہ ''جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ نکتہ لگا دیا جاتا ہے، اگر وہ گناہ چھوڑ کر معافی مانگ لے اور توبہ کر لے تو اس کا دل صاف ہو جاتا ہے، لیکن اگر وہ (توبہ کی بجائے) دوبارہ گناہ کرے تو اس کے دل کی سیاہی اور زیادہ ہو جاتی ہے حتی کہ اس کے دل پر غالب آ جاتی ہے (یعنی پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے)۔''(٥)

بندے کی توبہ سے اللہ کا خوش ہونا

فرمانِ نبوی ہے کہ ''اللہ اپنے بندے کی توبہ سے اس شخص سے کہیں زیادہ خوش ہوتا ہے

---

(۱) [بخاری (۷۵۰۷) کتاب التوحید : باب قول الله تعالىٰ يريدون أن يبدلوا ... ، مسلم (۲۷۵۸)]

(۲) [مسلم (۲۷٤۹) كتاب التوبة : باب سقوط الذنوب بالاستغفار توبة]

(۳) [بخاری (٤٧٥٠) كتاب التفسير : باب تفسير سورة نور ، مسلم (۲۷۷۰)]

(٤) [**حسن** : صحيح الجامع الصغير (۳۰۰۸) صحيح الترغيب (۳۱٤٥) ابن ماجه (٤٢٥٠) كتاب الزهد : باب ذكر التوبة]

(٥) [**حسن** : صحيح الترغيب (٢٤٦٩) صحيح الجامع (١٦٧٠) ترمذی (۳۳۳٤)]

جس نے کسی خطرناک ہلاکت والی جگہ پر پڑاؤ کیا ہو، اس کے ساتھ اس کی سواری بھی ہو جس پر کھانے پینے کا سامان ہو، وہ تھوڑی دیر سو جائے، جب بیدار ہو تو اس کی سواری گم ہو گئی ہو (وہ اس کی تلاش شروع کر دے) حتی کہ اسے سخت گرمی اور پیاس لگ جائے، پھر وہ کہے کہ میں دوبارہ اپنی جگہ واپس چلا جاتا ہوں، چنانچہ وہ واپس جا کر پھر سو جائے اور جب بیدار ہو تو اس کی سواری (مکمل سامان سمیت) اس کے سامنے ہو (اس وقت اسے جتنی خوشی ہو گی اس سے کہیں زیادہ خوشی اللہ کو اس وقت ہوتی ہے جب بندہ توبہ کرتا ہے)۔(۱)

نامہ اعمال میں استغفار کی کثرت والے شخص کے لئے خوشخبری

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس شخص کو (جنت کی) خوشخبری ہو جو اپنے نامہ اعمال میں بہت زیادہ استغفار پائے۔"(۲)

عظیم توبہ کی چند امثلہ

(1) حضرت ماعز اسلمی رضی اللہ عنہ بدکاری کر بیٹھے تو اعترافِ جرم کر لیا، معافی مانگ لی اور بطورِ سزا سنگسار کر دیئے گئے، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اسے اگر ایک قوم پر تقسیم کر دیا جائے تو انہیں بھی کافی ہو جائے۔"(۳)

(2) اسی طرح غامدیہ عورت نے بھی اعترافِ زنا کیا تو اسے بھی سنگسار کر دیا گیا، تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس کی توبہ اہل مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دی جائے تو سب کی بخشش ہو جائے۔"(٤)

(3) ایک شخص نے سو قتل کرنے کے بعد سچی توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔(٥)

○ توبہ واستغفار کے فضائل اور مسائل واحکام کی مزید تفصیل کے لئے ہماری دوسری کتاب **"گناہ اور توبہ کی کتاب"** ملاحظہ فرمائیں۔

---

(۱) [بخاری (٦٣٠٨) کتاب الدعوات : باب التوبة]

(۲) [**صحيح** : صحيح الجامع الصغير (٣٩٣٠) ابن ماجه (٣٨١٨) كتاب الادب]

(۳) [مسلم (٤٤٣١) كتاب الحدود : باب من اعترف على نفسه بالزنا]

(٤) [مسلم (٤٤٣٣) كتاب الحدود : باب من اعترف على نفسه بالزنا]

(٥) [مسلم (٧٠٠٨) كتاب الدعوات والاذكار : باب قبول توبة القاتل]

باب فضل القرآن قرآن کریم کی فضیلت

قرآن کی عمومی فضیلت

- قرآن کریم نہایت ہی بابرکت کتاب ہے۔[1]
- قرآن کریم بابرکت رات میں ہی نازل ہوا۔[2]
- قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔[3]
- قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہے۔[4]
- قرآن کریم نور ہے۔[5]
- قرآن کریم ہدایت، رحمت اور بشارت ہے۔[6]
- قرآن کریم شفاء ہے۔[7]
- قرآن کریم اللہ کا فضل واحسان ہے۔[8]
- قرآن کریم لازوال معجزہ ہے۔[9]
- قرآن کریم میں ہر چیز کا بیان ہے۔[10]

---

(۱) [الانعام : ۱۵۵]، [الانبیاء : ۵۰]

(۲) [القدر : ۱-۳]، [الدخان : ۳]

(۳) [التوبة : ۶]، [السلسلة الصحيحة (۳/۲۴۱)، (تحت الحديث : ۱۱۶۷)]

(۴) [البقرة : ۲۳۱]

(۵) [النساء : ۱۷۴]، [المائدة : ۱۵-۱۶]

(۶) [النحل : ۸۹]

(۷) [الاسراء : ۸۲]، [حمٓ السجدة : ۴۴]، [يونس : ۵۷]

(۸) [يونس : ۵۸]

(۹) [بخاری (۴۹۸۱) کتاب فضائل القرآن : باب كيف نزل الوحی]

(۱۰) [النحل : ۸۹]، [تفسير ابن جرير الطبری (۱۴/۲۱۲)]

❁ قرآن کریم روزِ قیامت باعمل انسان کے حق میں گواہی دے گا اور اس کی سفارش کرے گا۔(۱)

❁ قرآن کریم پر عمل کرنے والا ہمیشہ راہ راست پر رہے گا۔(۲)

قرآنی سورتوں کی فضیلت

❁ سورۂ فاتحہ قرآن کریم کی سب سے عظیم سورت ہے۔(۳) اور اگر اسے پڑھ کر کسی مریض پر دم کیا جائے تو شفا نصیب ہوتی ہے۔(٤)

❁ سورۂ بقرہ کی تلاوت گھر کو جادو، آسیب اور شیطان سے محفوظ بنا دیتی ہے۔(٥)

❁ سورۂ بقرہ اور سورۂ آل عمران روزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کی سفارش کریں گی۔(٦)

❁ سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کرنے والا دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔(۷)

❁ سورۂ واقعہ فکرِ آخرت پیدا کرنے والی سورت ہے۔(۸)

❁ روزانہ سورۂ ملک کی تلاوت کرنے سے آدمی عذابِ قبر سے محفوظ رہتا ہے۔(۹)

❁ سورۂ کافرون ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔(۱۰)

---

(۱) [**صحیح** : صحیح الجامع (۲٤٤۳) السلسلة الصحیحة (۲۰۱۹) طبرانی کبیر (۱۳۲/۹) صحیح ابن حبان (۱۲٤)، (۳۳۱/۱)]

(۲) [مسلم (۲٤۰۸) کتاب فضائل الصحابة : باب من فضائل علی بن ابی طالب]

(۳) [احمد (۲۱۱/٤) بخاری (٤٤۷٤) کتاب التفسیر : باب ما جا فی فاتحة الکتاب، ابو داود (۱٤٥۸)]

(٤) [بخاری (٥۰۰۷) کتاب فضائل القرآن : باب فضل فاتحة الکتاب، مسلم (۲۲۰۱)]

(٥) [مسلم (۷۸۰) کتاب صلاة المسافرین وقصرها : باب استحباب صلاة النافلة فی بیته]

(٦) [مسلم (۸۰٥) کتاب صلاة المسافرین : باب فضل قراءة القرآن و سورة البقرة]

(۷) [مسلم (۸۰۹) کتاب صلاة المسافرین : باب فضل سورة الکهف و آیة الکرسی]

(۸) [**صحیح** : الصحیحة (۹٥٥) ترمذی (۳۲۹۷) کتاب التفسیر : باب ومن سورة الواقعة]

(۹) [**حسن** : السلسلة الصحیحة (۱۱٤۰) رواه الحاکم]

(۱۰) [**حسن** : السلسلة الصحیحة (٥۸٦) صحیح الترغیب (٥۸۳)]

- سورۂ اخلاص ثواب میں ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔(۱)
- اللہ کی پناہ طلب کرنے کے لئے معوذتین سورتوں سے بہتر اور کوئی سورتیں نہیں۔(۲)

تلاوتِ قرآن کی فضیلت

- قرآن کریم کی تلاوت سے اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے۔(۳)
- قرآن کریم کی تلاوت میں مصروف مجلس پر اللہ کی رحمت اور فرشتے نازل ہوتے ہیں۔(٤)
- رات کی گھڑیوں میں قرآن کریم پڑھنے والا مومن قابل رشک ہے۔(٥)
- قرآن کریم کا ایک حرف پڑھنے پر دس نیکیاں ملتی ہیں۔(٦)
- قیام اللیل میں دس آیات پڑھنے کا ثواب دنیا کی ہر نعمت سے بڑھ کر ہے۔(۷)
- جو اٹک اٹک کر قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے اسے دوہرا اجر ملتا ہے۔(۸)
- قرآن کریم کی تلاوت عذاب قبر سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔(۹)

قرآن سیکھنے سکھانے کی فضیلت

- قرآن کریم سیکھنے اور سکھانے والے لوگ سب سے بہترین ہیں۔(۱۰)

---

(۱) [بخاری (٥٠١٣) کتاب فضائل القرآن : باب فضل "قل هو الله احد"]

(۲) [**صحیح** : السلسلة الصحیحة (١١٠٤) نسائی (٣١٢/٢) مسند احمد (١٥٣/٤)]

(۳) [الرعد : ٢٧]

(٤) [مسلم (٢٦٩٩) کتاب الذکر : باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر]

(٥) [بخاری (٥٠٢٥) کتاب فضائل القرآن : باب اغتباط صاحب القرآن]

(٦) [**صحیح** : الصحیحة (٦٦٠) صحیح ترمذی ' ترمذی (٢٩١٠) کتاب فضائل القرآن : باب ما جاء فیمن قرأ حرفا من القرآن ما له من الأجر]

(۷) [**حسن** : صحیح الترغیب (٦٣٨) کتاب النوافل : باب الترغیب فی قیام اللیل ، طبرانی (١٢٥٣)]

(۸) [**صحیح** : الصحیحة (٦٤٢) صحیح الجامع الصغیر (٦٤٣٩) ابو داود (١٣٩٨)]

(۹) [**حسن** : صحیح الترغیب (٢٢٠/٣) ، (٣٥٦١) رواه الطبرانی]

(۱۰) [بخاری (٥٠٢٧) کتاب فضائل القرآن : باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه]

- قرآن سیکھنے والوں کو فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے۔ (۱)
- کسی کو قرآن کریم کی ایک آیت سکھانا بھی صدقہ جاریہ ہے۔ (۲)
- قرآن کی تعلیم دینے والے اصل میں اللہ والے اور اللہ کے خاص بندے ہیں۔ (۳)
- بچوں کو قرآن کی تعلیم دلوانے والے والدین کو جنت میں قیمتی لباس پہنایا جائے گا۔ (٤)
- حافظِ قرآن روزِ قیامت معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا۔ (٥)
- حافظِ قرآن کو روزِ قیامت عزت کا لباس پہنایا جائے گا اور اس کی نیکیوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ (٦)
- حافظِ قرآن کو روزِ قیامت بہت بلند مقام نصیب ہوگا۔ (۷)

○ فضائل قرآن کی مزید تفصیل کے لئے اس موضوع پر ہماری دوسری مفصل کتاب "**فضائل قرآن کی کتاب**" ملاحظہ فرمائیں۔

---

(۱) [مسلم (۲٦۹۹) کتاب الذکر : باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر]

(۲) [**صحیح** : السلسلة الصحیحة (۱۳۳٥)]

(۳) [**صحیح** : صحیح الترغیب (۱٤۳۲) ابن ماجه (۲۱٥) کتاب السنة : باب فضل من تعلم القرآن وعلمه]

(٤) [**صحیح** : السلسلة الصحیحة (۲۸۲۹) طبرانی اوسط (٥۸۹٤) مسند احمد (۳٤۸/٥) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔[الموسوعة الحدیثیة (۲۳۰۰۰)]

(٥) [مسلم (۷۹۸) کتاب صلاة المسافرین وقصرها : باب فضل الماهر فی القرآن والذی یتتعتع فیه' بخاری (٤۹۳۷) ترمذی (۲۹۰٤)]

(٦) [**حسن** : صحیح الترغیب (۱٤۲٥) ضعیف الجامع الصغیر (۸۰۳۰) صحیح ترمذی ، ترمذی (۲۹۱٥) کتاب فضائل القرآن : باب ما جاء فیمن قرأ حرفا من القرآن ما له من الاجر ، مستدرك حاکم (۲۰۲۹)]

(۷) [**حسن** : الصحیحة (۲۲٤۰) هدایة الرواة (۳۷۲/۲) ابو داود (۱٤٦٤) کتاب الصلاة : باب استحباب الترتیل فی القراءة' ترمذی (۲۹۱٤) نسائی فی السنن الکبری (۸۰٥٦)]

باب فضل الصلاۃ و السلام درود و سلام کی فضیلت

ایک درود اور اللہ کی دس رحمتیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے: اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کی دس غلطیاں معاف ہو جاتی ہیں اور اس کے دس درجات بلند ہو جاتے ہیں۔''(۱)

بکثرت درود سے گناہوں کی مغفرت اور غموں سے نجات

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''جب دو تہائی رات ختم ہو جاتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور فرماتے ''اے لوگو! اللہ کا ذکر کرو، اللہ کا ذکر کرو، بھونچال طاری کر دینے والی (قیامت) آ گئی، اس کے پیچھے ایک اور بھونچال طاری کر دینے والی (قیامت) آ رہی ہے، موت اپنی ساری بے ہوشیوں کے ساتھ آ رہی ہے، موت اپنی ساری بے ہوشیوں کے ساتھ آ رہی ہے۔'' اُبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں آپ پر کثرت کے ساتھ درود بھیجتا ہوں تو میں آپ کے لیے کتنا درود بھیجوں؟ آپ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے۔ میں نے عرض کیا' چوتھا حصہ۔ آپ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے۔ اگر زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا' بقدر نصف۔ آپ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے اگر (نصف سے بھی) زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا' دو تہائی کے برابر۔ آپ نے فرمایا' جس قدر تو چاہے اگر (دو تہائی سے بھی) زیادہ کرے تو تیرے لیے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا' میں

---

(۱) [**صحیح** : هداية الرواة (۸۸۲) نسائی (۱۲۹۷) كتاب السهو : باب الفضل فی الصلاة على النبی ' صحيح الجامع (٦٣٥٩) صحيح الترغيب (١٦٥٧) احمد (١٠٢/٣) نسائی فی عمل اليوم والليلة (٦٢) ابن حبان (٩٠١) حاكم (٥٥٠/١)]

اپنی دعا کے تمام اوقات میں آپ پر درود ہی پڑھتا رہوں؟ آپ نے فرمایا ”تب تو تیرے غم وفکر دور کر دیئے جائیں گے اور تیرے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔“(۱)

بکثرت درود اور روزِ قیامت نبی ﷺ کا قرب

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”روزِ قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود پڑھنے والا ہے۔“(۲)

دعا سے پہلے درود اور دعا کی قبولیت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ”میں نماز ادا کر رہا تھا اور نبی ﷺ کے ساتھ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما (بھی وہاں موجود) تھے۔ جب میں (تشہد میں یا بعض علماء کے نزدیک فراغتِ تشہد اور اختتامِ نماز کے بعد) بیٹھا تو میں نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی، پھر نبی کریم ﷺ پر درود بھیجا، پھر اپنے لیے دعا کی۔ (یہ دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا، (اب) سوال کر تجھے عطا کیا جائے گا (آپ نے دومرتبہ یہ فرمایا)۔“(۳)

صبح وشام درود پڑھنا حصولِ شفاعت کا ذریعہ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شخص دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام مجھ پر درود پڑھے گا اسے روزِ قیامت میری شفاعت نصیب ہو

---

(۱) [**حسن**: هداية الرواة (۸۸۹) جامع ترمذی (۲٤۵۷) كتاب صفة القيامة والرقائق والورع: باب، حاكم (۲/٤۲۱) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔الموسوعة الحديثية (۲۱۲٤۲) ابن ابی شيبة (۲/۵۱۷)]

(۲) [**حسن لغيره**: صحيح الترغيب (۱٦٦۸) ترمذی (٤۸٤) كتاب الصلاة: باب ما جاء في فضل الصلاه على النبي، ابن حبان (۹۰۸) ابن ابی شيبة (۳۰٦)]

(۳) [**حسن**: هداية الرواة (۸۹۱)، (۱/٤۱۹) السلسلة الصحيحة (تحت الحديث: ۳۲۰٤) صحيح ترمذی، ترمذی (۵۹۳) كتاب الجمعة: باب ما ذكر في الثناء على الله والصلاة على النبي قبل الدعاء، شرح السنة للبغوی (۲/۵/۵)]

گی۔''(۱)

درود بھیجنا یا نبی ﷺ کے لئے بلند درجہ کی دعا مانگنا حصولِ شفاعت کا ذریعہ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے مجھ پر درود بھیجا یا میرے لئے (اللہ تعالیٰ سے) وسیلہ (جنت کے ایک بلند مقام) کا سوال کیا تو روزِ قیامت میں اس کی ضرور سفارش کروں گا۔''(۲)

جب تک درود تب تک دعائے رحمت

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے مجھ پر درود بھیجا تو فرشتے اس کے لیے اس وقت تک رحمت کی دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے، اب بندہ اگر چاہے تو اسے کم پڑھے اور چاہے تو زیادہ پڑھے۔''(۳)

نبی ﷺ پر سلام بھیجنے والے پر اللہ کا سلام

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''رسول اللہ ﷺ (ایک روز گھر سے) نکلے تو میں بھی آپ کے پیچھے گیا۔ آپ کھجوروں کے ایک باغ میں داخل ہوئے اور (وہاں) بہت طویل سجدہ کیا حتیٰ کہ مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ کہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح ہی قبض نہ کر لی ہو۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی طرف دیکھ ہی رہا تھا کہ آپ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا، اے عبدالرحمٰن! کیا بات ہے؟ میں نے یہ ساری بات بتائی تو آپ نے فرمایا، جبرئیل علیہ السلام نے (آ کر) مجھ سے کہا کہ کیا میں آپ کو

---

(۱) [حسن : صحیح الجامع الصغیر (٦٣٥٧)]

(۲) [صحیح : تحقیق فضل الصلاۃ علی النبی للألبانی (٥٠)]

(۳) [حسن لغیرہ : صحیح الترغیب (١٦٦٩) احمد (٤٤٥/٣) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ الموسوعة الحدیثیة (١٥٦٨٠)، (٤٥١/٢٤) ابن ماجه (٩٠٧) طیالسی (١١٤٢) ابو یعلی (٧١٩٦) ابو نعیم فی الحلیة (١٨٠/١)]

خوشخبری نہ سناؤں (اور وہ یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ آپ کے لیے فرماتے ہیں جس نے آپ پر درود بھیجا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جس نے آپ پر سلام بھیجا میں بھی اس پر سلام بھیجوں گا۔''(۱)

نبی ﷺ پر ایک سلام بھیجنے والے پر اللہ کا دس مرتبہ سلام

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''ایک روز رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو آپ کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔ ہم نے عرض کیا (اے اللہ کے رسول!) ہم آپ کے چہرے میں خوشی کے آثار دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا' میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا' اے محمد! آپ کا رب کہتا ہے کہ کیا آپ کے لیے یہ بات باعثِ مسرت نہیں کہ کوئی شخص بھی آپ پر ایک مرتبہ درود بھیجے میں اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کروں اور کوئی شخص آپ پر ایک مرتبہ سلام بھیجے میں اس پر دس مرتبہ سلام بھیجوں۔''(۲)

○ فضائل درود وسلام کی مزید تفصیل ہماری دوسری کتاب ''**فضائل درود و سلام کی کتاب**'' میں ملاحظہ فرمائیں۔

---

(۱) [**حسن لغیرہ** : صحیح الترغیب (۱٦٥٨) احمد (۱۹۱/۱) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو حسن لغیرہ کہا ہے۔ الموسوعة الحديثية (۱٦٦٢۔ ۱٦٦٤)، (۲۰۰/۳) حاکم (۲۲۲/۱) بیهقی (۳۷۱/۲) ابن ابی شیبة (۵۰٦/۱۱) بزار (۱۰۰٦)]

(۲) [**حسن** : صحیح نسائی ' نسائی (۱۲۸۳) کتاب السهو : باب فضل التسلیم علی النبي ' صحیح الجامع (۲۱۹۸) صحیح الترغیب (۱٦٦۱) الصحیحة (۸۲۹)]

باب فضل الجهاد جہاد کی فضیلت

جہاد میں ہی خیر ہے خواہ تمہیں ناگوار گزرے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَعَسَى أَنْ تُحِبُّوا شَيْئًا وَهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ ﴾ [البقرة : ٢١٦] ''تم پر قتال فرض کیا گیا ہے حالانکہ وہ تمہیں ناگوار گزرتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ایک چیز کو تم ناگوار سمجھو اور وہی تمہارے لیے بہتر ہو اور ہوسکتا ہے کہ ایک چیز تمہیں پسند ہو اور وہی تمہارے لیے بری ہو۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''

جہاد میں مومنوں کے سینوں کی ٹھنڈک اور دلوں کے غصے کا خاتمہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴾ [التوبة : ١٤-١٥] ''ان (کافروں) سے لڑو! اللہ تعالیٰ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں مبتلا کر دے گا اور انہیں ذلیل کرے گا اور ان کے خلاف تمہاری مدد کرے گا اور ایمان والے لوگوں کے سینوں کو شفا دے گا اور ان کے دلوں کا غصہ ختم کرے گا اور جس پر اللہ چاہے گا رجوع فرمائے گا اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔''

جہاد کے ذریعے اللہ کے ہاں عظیم مرتبے اور بڑے اجر کا حصول

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿ الَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ أَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللَّهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ ۝ يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيهَا نَعِيمٌ مُّقِيمٌ ۝ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ أَجْرٌ عَظِيمٌ ﴾

[التوبة : ۲۰۔۲۲] ''جو لوگ ایمان لائے، ہجرت کی اللہ کی راہ میں، اپنے مال اور اپنی جان سے جہاد کیا وہ اللہ کے ہاں بہت بڑے مرتبے والے ہیں اور یہی لوگ مراد پانے والے ہیں انہیں ان کا رب خوشخبری دیتا ہے اپنی رحمت کی اور رضا مندی کی اور جنتوں کی۔ ان کے لیے وہاں ہمیشگی کی نعمت ہے وہاں یہ ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ اللہ کے پاس یقیناً بہت بڑا اجر ہے۔''

جہاد کرنے والے ہی سچے مومن

(1) سورۂ انفال میں ارشاد ہے کہ

﴿ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَهَاجَرُوا وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِينَ آوَوا وَّنَصَرُوا أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقًّا لَّهُم مَّغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ ﴾ [الأنفال : ۷۴] ''جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور جنہوں نے جگہ دی اور مدد پہنچائی۔ یہی لوگ سچے مومن ہیں۔ ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کا رزق ہے۔''

(2) سورۂ حجرات میں ہے کہ

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوا وَجَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أُولَٰئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ ﴾ [الحجرات : ۱۵] ''مومن تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر پکا ایمان لائیں پھر شک وشبہ نہ کریں اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہے۔ یہی سچے لوگ ہیں۔''

مجاہدین کی جانوں اور مالوں کے بدلے ان سے جنت کا سودا

سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

﴿ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ﴾ [التوبة : ۱۱۱] ''بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی۔ وہ لوگ اللہ کی راہ

میں لڑتے ہیں جس میں وہ قتل کرتے ہیں اور خود قتل ہو جاتے ہیں۔ اس پر سچا وعدہ کیا گیا ہے تورات میں، انجیل میں اور قرآن میں اور اللہ سے زیادہ اپنے عہد کو کون پورا کرنے والا ہے۔ تو تم لوگ اپنی اُس تجارت پر خوش ہو جاؤ جس کا تم نے اس سے معاملہ ٹھہرایا ہے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔"

جہاد میں شہادت یا غلبہ دونوں صورتوں میں بڑا اجر

(1) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

﴿ فَلْيُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ الَّذِينَ يَشْرُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ وَمَنْ يُقَاتِلْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴾ [النساء : ٧٤] "پس جو لوگ دنیا کی زندگی کو آخرت کے بدلے بیچ چکے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنا چاہیے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہادت پا لے یا غالب آ جائے یقیناً ہم اسے بہت بڑا ثواب عنایت فرمائیں گے۔"

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے ضمانت دی ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلتا ہے، اور اسے صرف مجھ پر اور پیغمبروں پر ایمان کا جذبہ ہی باہر نکالتا ہے، تو میں ایسے شخص کو ثواب اور مالِ غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاؤں گا یا (شہادت کی صورت میں) اسے جنت میں داخل کروں گا۔"(۱)

جہاد عذابِ الیم سے بچانے والی تجارت

سورۂ صف میں ہے کہ

﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيكُمْ مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ٥ تُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ٥ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ وَمَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ٥ وَأُخْرٰى تُحِبُّونَهَا نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ [الصف : ١٠-١٣] "اے ایمان والو! کیا

---

(۱) [بخاری (٣٦) کتاب الایمان : باب الجهاد من الایمان]

میں تمہیں وہ تجارت بتاؤں جو تمہیں دردناک عذاب سے بچالے؟۔(وہ تجارت یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال و جان سے جہاد کرو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تمہیں علم ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرمادے گا اور تمہیں اُن جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور صاف ستھرے گھروں میں جو جنت عدن میں ہوں گے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔اور تمہیں ایک دوسری نعمت بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو' وہ اللہ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے اور مومنوں کو خوشخبری دے دیجیے۔''

جہاد کرنے والے اور گھروں میں بیٹھنے والے کبھی برابر نہیں

سورۂ نساء میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ

﴿ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجٰهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقٰعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجٰهِدِينَ عَلَى الْقٰعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ دَرَجٰتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللّٰهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ﴾ [النساء: ۹۵۔۹۶] ''اپنی جانوں اور مالوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مومن اور بغیر عذر کے بیٹھ رہنے والے مومن برابر نہیں۔اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرنے والوں کو بیٹھ رہنے والوں پر اللہ تعالیٰ نے درجوں میں بہت فضیلت دے دی ہے اور یوں تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو خوبی اور اچھائی کا وعدہ دیا ہے لیکن مجاہدین کو بیٹھ رہنے والوں پر بہت بڑے اجر کی فضیلت دے رکھی ہے۔اپنی طرف سے مرتبے کی بھی' اور بخشش کی بھی اور رحمت کی بھی اور اللہ تعالیٰ بخشش کرنے والا' رحم کرنے والا ہے۔''

جہاد، نماز اور والدین کی خدمت کے بعد افضل ترین عمل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا 'افضل عمل کون سا ہے؟ آپ نے فرمایا: وقت پر نماز ادا کرنا' میں نے عرض کیا اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا: والدین سے اچھا سلوک کرنا۔ میں نے عرض کیا اس کے

بعد؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرنا۔"(۱)

اجر وثواب میں جہاد کے برابر اور کوئی عمل نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کہا اے اللہ کے رسول! اُس عمل کی راہنمائی فرمائیے جو جہاد کے برابر ہو؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں ایسا کوئی عمل نہیں پاتا جو جہاد کے برابر ہو۔" پھر ارشاد فرمایا "کیا تم میں اتنی ہمت و طاقت ہے کہ مجاہد کے جہاد پر جانے کے فوراً بعد تم اپنی مسجد میں داخل ہو جاؤ اور اس کے لوٹ آنے تک مسلسل قیام کرتے رہو اور کبھی نہ تھکو اور روزے رکھتے رہو اور کبھی نہ چھوڑو؟" پھر آپ نے خود ہی فرمایا "یہ طاقت کس میں ہوسکتی ہے؟۔"(۲)

راہِ جہاد میں ٹھہرنا گھر میں ستر سال کی نماز سے افضل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ میں سے ایک آدمی کا گزر ایک گھاٹی سے ہوا جہاں ٹھنڈے پانی کا ایک چشمہ تھا۔ اس نے کہا اگر میں لوگوں سے الگ تھلگ یہاں ٹھہر جاؤں اور اللہ کی عبادت کروں لیکن یہ کام اس وقت تک نہ کروں گا جب تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہ لے لوں۔ لہٰذا اس نے سارا ماجرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا، آپ نے فرمایا "ایسا نہ کرنا بے شک تم میں سے کسی کا جہاد فی سبیل اللہ میں کھڑے ہو جانا گھر کی ستر سال کی نمازوں سے بہتر ہے کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بخش دے اور جنت میں داخل کر دے۔ اللہ کے راستے میں جہاد کرو۔ جو آدمی اونٹنی کے دودھ دوہنے کے درمیانی وقفہ جتنا اللہ کے راستے میں لڑا اس پر اللہ کی جنت واجب ہو گئی۔"(۳)

راہِ جہاد میں لمحہ بھر ٹھہرنا حجر اسود کے پاس شب قدر کے قیام سے افضل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا

(۱) [بخاری (۲۷۸۲) کتاب الجهاد : باب فضل الجهاد السیر، مسلم (۸۳)]

(۲) [بخاری (۲۷۸۵) کتاب الجهاد : باب فضل الجهاد و السیر]

(۳) [**حسن** : صحیح الترغیب (۱۳۰۱) ترمذی (۱۶۵۶) ابواب الفضائل الجهاد : باب ما جآء فی الغدو والرواح فی سبیل الله، حاکم (۶۸/۲)]

''اللہ کے راستے میں لحہ بھر کھڑا ہونا حجر اسود کے قریب شب قدر کے قیام سے بہتر ہے۔''(١)

جہاد سیر وسیاحت کا ذریعہ

حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیر وسیاحت کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا ''میری اُمت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔''(٢)

مجاہد کی مدد ونصرت اللہ پر لازم

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تین بندے ایسے ہیں جن کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ پر حق ہے: اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا' ایسا مکاتب غلام جو رقم کی ادائیگی کرنا چاہتا ہے اور وہ نکاح کرنے والا جو پاکدامنی کا ارادہ رکھتا ہے۔''(٣)

مجاہد کی زندگی سب سے بہترین

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''سب لوگوں سے بہترین زندگی اس آدمی کی ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر لگام تھامے ہوئے دوڑا پھرتا ہے۔ جب کسی طرف سے حملے کا شور یا گھبراہٹ کی آواز سنتا ہے تو قتل ہونے کے لیے اس کی طرف دوڑ پڑتا ہے۔ موت کو موت کی جگہوں میں تلاش کرتا پھرتا ہے اور اُس آدمی کی زندگی بھی بہتر ہے جو پہاڑ کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا پہاڑ کی وادیوں میں سے کسی ایک وادی میں رہتا ہے' نماز پڑھتا ہے' زکوٰۃ دیتا ہے اور موت تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے' لوگوں میں سے وہ شخص بھلائی پر ہے۔''(٤)

---

(١) [**صحیح**: صحیح الترغیب (١٢٢٣) کتاب الجهاد: باب الترغيب في الرباط في سبيل الله' ابن حبان (٤٥٨٤) بيهقي في الشعب (٤٢٨٦)]

(٢) [**حسن**: صحیح ابو داود (٢١٧٢) کتاب الجهاد: باب في النهي عن السياحة' ابو داود (٣٤٨٦) حاكم (٧٣/٢)]

(٣) [**حسن**: صحيح الترغيب (١٣٠٨) كتاب الجهاد: باب الترغيب في الجهاد في سبيل الله' ترمذي (١٦٥٥) ابن حبان (٤٠١٩) حاكم (١٦٠/٢) امام حاکمؒ نے اس حدیث کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔]

(٤) [مسلم (١٨٨٩) كتاب الإمارة: باب فضل الجهاد والرباط]

جن قدموں پر راہِ جہاد کی گرد وغبار پڑی ان پر جہنم حرام

حضرت ابوعبس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جس شخص کے قدموں پر جہاد کے راستے پر چلنے کی وجہ سے گرد وغبار پڑی اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگئی۔'' اور دوسری جگہ فرمایا ''نہیں خاک آلود ہوتے کسی آدمی کے قدم اللہ کے راستے میں پھر اسے جہنم کی آگ بھی چھوئے (یعنی ایسا کبھی نہیں ہوگا)۔''(۱)

جن آنکھوں نے راہِ جہاد میں پہرہ دیا انہیں آگ نہیں چھوئے گی

فرمانِ نبوی ہے کہ ''دو آنکھوں کو دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی؛ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر کی وجہ سے رو پڑی اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی ہے۔''(۲)

راہِ جہاد میں پہرہ دینے کی مزید فضیلت

(1) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینا دنیا اور اس پر موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔''(۳)

(2) ایک دوسری روایت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان موجود ہے کہ ''اللہ کے راستے میں ایک دن اور ایک رات پہرہ دینا ایک ماہ کے روزوں اور اس (کی راتوں) کے قیام سے بہتر ہے، اگر وہ شخص (اسی حالت میں) فوت ہوجائے تو جو عمل وہ کر رہا تھا وہ برابر جاری رہتا ہے اور وہ قبر کے فتنہ سے بھی محفوظ رہتا ہے۔''(٤)

مجاہدین کے لئے ساز وسامان کی تیاری اور مزید امداد کی فضیلت

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اللہ

---

(۱) [بخاری (۹۰۷، ۲۸۱۱) کتاب الجمعة : باب المشی إلی الجمعة ' کتاب الجهاد : باب من اغبرت قدماه فی سبیل الله]

(۲) [**صحیح** : صحیح الجامع الصغیر (٤١١٣) صحیح الترغیب والترهیب (۳۳۲۲) ترمذی (١٦٣٩) ابواب فضائل الجهاد : باب ما جاء فی فضل الحرس فی سبیل الله]

(۳) [بخاری (۲۸۹۲) کتاب الجهاد والسیر : باب فضل رباط یوم فی سبیل الله]

(٤) [مسلم (۱۹۳۱) کتاب الامارة : باب فضل الرباط فی سبیل الله عزوجل]

کے راستے میں جہاد کرنے والے کو ساز و سامان مہیا کیا اس نے بھی جہاد کیا اور جس نے کسی مجاہد کے اہل و عیال کی کفالت کی اس نے بھی جہاد کیا۔''(۱)

راہِ جہاد میں مالی تعاون سات سو گنا اجر و ثواب کا باعث

(1) حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس نے اللہ کی راہ میں کچھ خرچ کیا اس کے لئے اس کے نامہ اعمال میں سات سو گنا اجر لکھ دیا جائے گا۔''(۲)

(2) حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنی ایک لگام والی اونٹنی لے کر آیا اور عرض کیا یہ اللہ کے راستے میں (وقف) ہے، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن تجھے اس کے بدلے سات سو اونٹنیاں ملیں گی جو سب لگام والی ہوں گی۔''(۳)

جہادی سفر دنیا و مافیہا سے بہتر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے صبح کو یا شام کو نکلنا، دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے بہتر ہے۔''(۴)

کافر اور اسے قتل کرنے والا مجاہد جہنم میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا '' کافر اور اس کو قتل کرنے والا مجاہد دونوں کبھی آگ میں اکٹھے نہیں ہو سکتے۔''(۵)

---

(۱) [بخاری (۲۸٤۳) کتاب الجهاد والسير : باب فضل من جهز غازيا أو خلفه بخير ، مسلم (۱۸۹۵) ابوداود (۲۵۰۹) ترمذی (۱٦۲۸) نسائی (۳۱۸۰)]

(۲) [صحیح : صحیح ترمذی ، ترمذی (۱٦۲۵) ابواب فضائل الجهاد : باب ما جاء فی فضل النفقة فی سبیل الله ، نسائی (۳۱۸٦)]

(۳) [مسلم (۱۸۹۲) کتاب الامارة : باب فضل الصدقة فی سبیل الله ، نسائی (۳۱۸۷) دارمی (۲٤٤٦) ابن حبان (٤٦٥۰) طیالسی (٦۱۰)]

(٤) [بخاری (۲۷۹۲) کتاب الجهاد : باب الغدوة والروحة فی سبیل الله ، مسلم (۱۸۸۰) کتاب الامارة : باب فضل الغدوة والروحة فی سبیل الله]

(٥) [مسلم (۱۸۹۱) کتاب الامارة : باب من قتل كافرا ثم اسلم ، ابو داود (۲٤۹۵)]

جہاد جنت کا دروازہ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ کے راستے میں جہاد کرو کیونکہ جہاد فی سبیل اللہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے 'اللہ تبارک وتعالیٰ اس کے ذریعے پریشانی اورغم سے نجات عطا فرمادیتے ہیں۔''(۱)

جہاد کرنے والوں کا بغیر حساب جنت میں داخلہ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ''کیا تو جانتا ہے کہ سب سے پہلا گروہ میری اُمت کا کونسا جنت میں داخل ہوگا؟'' میں نے عرض کیا، اللہ اوراس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔آپ نے فرمایا ''اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والے قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آئیں گے اور اس کو کھٹکھٹائیں گے تو جنت کا دربان ان سے پوچھے گا کیا تمہارا حساب وکتاب ہو چکا ہے؟ وہ جواب دیں گے ہمارا حساب کس چیز کا۔ ہمارا حال تو یہ تھا کہ تلواریں مسلسل ہمارے شانوں پر رہیں حتی کہ ہمیں موت آ گئی۔'' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''ان کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اوروہ لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوکراس میں آرام کریں گے۔''(۲)

جہاد کرنے والوں کے لئے جنت میں سو درجات

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک جنت میں

---

(۱) [**صحیح لغیرہ** : صحیح الترغیب (۱۳۱۹) کتاب الجھاد : باب الترغیب فی الجھاد فی سبیل اللہ' احمد (۳۱۴/۵۔ ۳۱۶۔ ۳۲۶) حاکم (۷۵/۲) امام حاکمؒ نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔]

(۲) [**صحیح** : الصحیحۃ (۸۵۳) صحیح الجامع الصغیر (۹۶) بیھقی فی شعب الایمان (۱۲۰/۶) مستخرج ابو عوانۃ (۷۴۷۱) حاکم (۲۳۸۹) امام حاکمؒ نے اسے شیخین کی شرط پر صحیح کہا ہے۔شیخ شعیب ارناؤوط نے نقل فرمایا ہے کہ یہ روایت صرف مسلم کی شرط پر ہے۔[الموسوعۃ الحدیثیۃ (۱۳۴/۱۱) ، (تحت الحدیث : ۶۵۷۱)]

سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کے لیے تیار کیے ہیں۔ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین وآسمان کے درمیان فاصلہ ہے۔ پس تم جب بھی اللہ سے سوال کرو تو جنت الفردوس کا سوال کیا کرو یہ سب جنتوں کے درمیان میں ہے اور سب سے عالی شان جنت ہے اسی سے جنت کی نہریں پھوٹتی ہیں اور اسی کے اوپر اللہ تعالیٰ کا عرش ہے۔''(۱)

راہِ جہاد کے زخم سے جنت کی خوشبو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اللہ کے راستے میں زخمی ہوتا ہے تو روزِ قیامت وہ اس حال میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا، جس کا رنگ تو خون جیسا ہی ہوگا لیکن مہک کستوری کی سی ہوگی۔''(۲)

شہید کو دائمی زندگی کا حصول

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَلَا تَقُولُوا لِمَن يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَلَٰكِن لَّا تَشْعُرُونَ ﴾ [البقرة : ۱۵٤] ''اور اللہ کی راہ کے شہیدوں کو مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں لیکن تم نہیں سمجھتے۔''

(2) ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ ﴿ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِندَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ○ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِم مِّنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ○ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ﴾ [آل عمران : ۱٦۹۔۱۷۱] ''جو لوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل جو انہیں دے رکھا ہے اس سے بہت خوش ہیں اور خوشیاں منا رہے ہیں ان لوگوں کی بابت جو اب تک ان سے نہیں ملے ان کے پیچھے ہیں یوں کہ ان پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین

---

(۱) [بخاری (۲۷۹۰) کتاب الجهاد : باب درجات المجاهدين فی سبيل الله ' احمد (۳۳۵/۲) حاكم (۸۰/۱)]

(۲) [بخاری (۲۸۰۳) كتاب الجهاد والسير : باب من يجرح فی سبيل الله عزوجل]

ہوں گے۔ وہ خوش ہیں اللہ کی نعمت اور فضل سے' اس سے بھی کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں کے اجر کو برباد نہیں کرتا۔''

شہداء کی روحیں جنت کے سبز پرندوں میں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا ''اُحد کے روز جو تمہارے بھائی شہید ہو چکے ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹ میں رکھ دیا۔ یہ پرندے جنت کی نہروں سے سیراب ہوتے ہیں' جنت کے پھل کھاتے ہیں اور عرش الٰہی کے سائے میں لٹکی ہوئی سنہری قندیلوں میں آرام کرتے ہیں۔ انہوں نے جب اپنا اچھا کھانا پینا اور اچھی آرام گاہیں دیکھیں تو یہ آرزو کی کہ کون ہے جو ہماری طرف سے ہمارے بھائیوں کو یہ خبر کر دے کہ ہم زندہ ہیں اور جنت میں ہیں؟ تا کہ ہمارے بھائی جنت سے نا اُمید نہ ہو جائیں اور لڑائی میں بزدلی نہ دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی خواہش کو دیکھ کر فرمایا کہ میں تمہاری طرف سے یہ پیغام اُن کو پہنچا دیتا ہوں چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی ''جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہیں انہیں مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں۔'' (۱)

شہداء کو صبح و شام جنت سے رزق کا حصول

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''شہداء جنت کے دروازے کے پاس سبز خیمہ میں نہر کے کنارے پر ہوں گے۔ ان کو صبح و شام جنت سے رزق ملے گا۔'' (۲)

---

(۱) [**حسن** : صحیح الترغیب (۱۳۷۹) کتاب الجهاد : باب الترغیب فی الشهادة وما جآء فی فضل الشهداء' ابو داود (۲۵۲۰) کتاب الجهاد : باب فی فضل الشهادة' حاكم (۸۸/۳)]

(۲) [**حسن** : صحیح الترغیب (۱۳۷۸) کتاب الجهاد : باب الترغیب فی الشهادة وما جآء فی فضل الشهداء' احمد (۲٦٦/۱) حاكم (۷٤/۲) ابن حبان (٤٦۳۹) ابن أبی شیبة (۲۹۰/۵)]

شہید کے تمام گناہ معاف

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔'' اور دوسری روایت میں ہے کہ ''اللہ کے راستے میں قتل ہونا قرض کے علاوہ ہر چیز کا کفارہ بن جاتا ہے۔''(۱)

شہداء کے لئے خوبصورت گھر

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''میں نے آج رات خواب میں دیکھا کہ دو شخص آئے اور مجھے ایک درخت پر چڑھا کر لے گئے پھر ایک خوبصورت اور بہترین گھر میں لے گئے جس سے زیادہ خوبصورت گھر میں نے نہیں دیکھا، ان دونوں آدمیوں نے مجھے بتایا کہ یہ گھر شہیدوں کا ہے۔''(۲)

شہادت کا مزہ جنت میں بھی نہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جنت میں پہنچ جانے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں واپس آنا اور دنیا کی کسی چیز کو حاصل کرنا پسند کرے گا سوائے شہید کے، وہ تمنا کرے گا کہ دنیا میں لوٹ جائے اور دس بار اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے کیونکہ وہ شہادت کی قدر و قیمت اور اس کی خوبیاں دیکھ چکا ہوگا۔''(۳)

شہادت سے بری حالت کا اچھی حالت میں تبدیل ہو جانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا، اے اللہ کے رسول! میں کالے رنگ کا بدصورت انسان ہوں میرے پاس مال بھی نہیں اگر میں ان کفار سے لڑوں اور شہید کر دیا جاؤں تو کیا جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟

---

(۱) [مسلم (۱۸۸۷) كتاب الإمارة : باب من قتل فى سبيل الله كفرت خطاياه إلا الدين]

(۲) [بخاری (۲۷۹۱) كتاب الجهاد والسير : باب درجات المجاهدين فى سبيل الله]

(۳) [بخاری (۲۸۱۷) كتاب الجهاد : باب تمنى المجاهد أن يرجع إلى الدنيا ' مسلم (۱۸۷۷) كتاب الإمارة : باب فضل الشهادة فى سبيل الله ' ترمذی (۱٦٦١)]

آپ نے فرمایا ''ہاں!'' چنانچہ یہ آگے بڑھے کفار سے لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ کا ان پر گزر ہوا اور وہ شہید ہوئے پڑے تھے۔ آپ نے فرمایا ''اللہ نے تیرے چہرے کو خوبصورت کر دیا اور تیری بو کو مہک دار کر دیا اور تیرے مال کو کثیر کر دیا۔'' پھر آپ نے فرمایا ''میں نے حور عین میں سے اس کی بیوی دیکھی ہے۔ اس میت پر ایک جبہ ہے۔ وہ جھگڑ رہی ہے اور اس کی کھال اور جبہ کے درمیان داخل ہونا چاہتی ہے۔''(۱)

شہید کے لئے چھ خصوصی انعامات

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کے ہاں شہید کے چھ اعزاز ہوتے ہیں (اور وہ یہ ہیں): پہلے ہی لمحہ اس کی مغفرت کر دی جاتی ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔ عذابِ قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ قیامت کی مصیبت سے محفوظ رہتا ہے۔ اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا ایک ہی یاقوت دنیا اور اس کی ہر چیز سے قیمتی ہے۔ گوری گوری بڑی بڑی آنکھوں والی بہتر (72) حوروں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے۔ اس کے ستر (70) رشتہ داروں کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔''(۲)

سچے دل سے شہادت کی دعا مانگنے کی فضیلت

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس نے سچے دل سے شہادت کی دعا مانگی اللہ اسے شہداء کے مراتب پر پہنچا دے گا خواہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔''(۳)

---

(۱) [**صحیح**: صحیح الترغیب (۱۳۸۱) کتاب الجهاد: باب الترغیب فی الشهادة وماجآء فی فضل الشهداء، حاکم (۹۳/۲)]

(۲) [**صحیح**: صحیح الترغیب (۱۳۷۵) کتاب الجهاد: باب الترغیب فی الشهادة وما جآء فی فضل الشهداء، ترمذی (۱۶۶۳) کتاب فضائل الجهاد: باب فی ثواب الشهید، ابن ماجة (۲۷۹۹) احمد (۱۳۱/٤)]

(۳) [مسلم (۱۹۰۹) کتاب الامارة: باب استحباب طلب الشهادة فی سبیل الله]

باب فضل العلم علم کی فضیلت

علم کی فضیلت میں چند آیات

(1) ﴿ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَ الْمَلَآئِكَةُ وَ اُولُوا الْعِلْمِ ﴾[آل عمران : ۱۸] ''اللہ نے خود اس بات کی گواہی دی ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، اور (یہی گواہی) فرشتوں اور سب اہل علم نے بھی دی ہے (اللہ تعالیٰ کا اپنی ذات اور فرشتوں کے ساتھ اہل علم کا ذکر فرمانا یقیناً ان کے فضل وشرف کے لئے کافی ہے)۔''

(2) ﴿ يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ ﴾ [المجادلة : ۱۱] ''تم میں سے جو لوگ ایمان لائے ہیں اور جنہیں علم عطا کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ انہیں بلند درجے عطا فرمائے گا۔''

(3) ﴿ اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَآءُ ﴾ [فاطر : ۲۸] ''اللہ تعالیٰ سے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔''

(4) ﴿ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَ مَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعَالِمُوْنَ ﴾ [العنكبوت : ۴۳] ''یہ مثالیں ہم لوگوں کے لئے بیان کرتے ہیں لیکن ان کو وہی لوگ سمجھتے ہیں جو علم رکھنے والے ہیں۔''

(5) ﴿ قُلْ هَلْ يَسْتَوِی الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾ [الزمر : ۹] ''(اے پیغمبر!) ان سے پوچھئے، کیا علم رکھنے والے اور علم نہ رکھنے والے دونوں کبھی یکساں ہو سکتے ہیں؟ نصیحت تو عقل والے ہی قبول کرتے ہیں۔''

(6) ﴿ اَفَمَنْ يَّعْلَمُ اَنَّمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ اَعْمٰى اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ ﴾[الرعد : ۱۹] ''بھلا وہ شخص جو یہ علم رکھتا ہے کہ آپ کی طرف آپ کے رب کی طرف سے جو نازل کیا گیا ہے وہ حق ہے، کبھی اس شخص جیسا ہو سکتا ہے جو اندھا ہو (یعنی

جسے اس بات کا علم نہ ہو) نصیحت تو صرف عقل مند لوگ ہی قبول کرتے ہیں۔"

(7) ﴿ قُلْ رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا ﴾ [طه : ١١٤] "(اے پیغمبر!) کہہ دیجئے، اے میرے رب! میرے علم میں اضافہ فرما۔"

حصولِ علم کے لئے نکلنے والے کے لئے جنت کی راہ آسان

فرمانِ نبوی ہے کہ "جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستے پر چلتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے اس کے لئے جنت کا راستہ آسان بنا دیتے ہیں۔"(۱)

حصولِ علم کے لئے نکلنے والے کے لئے فرشتوں کا پَر بچھانا

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو علم حاصل کرنے کے لئے کسی راستے پر چلا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان بنا دیتے ہیں اور بلاشبہ فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور طالب علم کے لئے زمین و آسمان کی ہر چیز دعائے مغفرت کرتی ہے حتیٰ کہ پانی میں مچھلیاں بھی۔"(۲)

حصولِ علم کی غرض سے مسجد جانے والے کیلئے حج کا ثواب

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو صبح کے وقت مسجد جاتا ہے اور اس کا ارادہ صرف یہ ہوتا ہے کہ وہ بھلائی اور خیر کی تعلیم حاصل کرے یا کسی کو اس کی تعلیم دے تو اس کے لیے اس حاجی کے برابر اجر ہے جس کا حج مکمل اور مقبول ہے۔"(۳)

---

(۱) [مسلم (٢٦٩٩) كتاب الذكر والدعاء: باب فضل الاجتماع على تلاوة القرآن وعلى الذكر]

(۲) [صحيح : صحيح ابن ماجه (١٨٢) ابن ماجه (٢٢٣) كتاب السنة : باب فضل العلماء والحث على طالب العلم ، ترمذى (٢٦٨٢) صحيح الترغيب (٧٠)]

(۳) [حسن صحيح : صحيح الترغيب (٨٦) صحيح الجامع الصغير (٦٣٩٩) طبرانى كبير (٩٤/٨)]

حصولِ علم کی غرض سے مسجد جانے والے کیلئے جہاد کا ثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص میری اس مسجد میں آئے اور صرف اس مقصد سے آئے کہ کسی بھلائی اور خیر کی تعلیم حاصل کرے یا اس کی تعلیم دے تو وہ شخص اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے مقام و مرتبہ پر فائز ہے۔''(۱)

حصولِ علم کی غرض سے آنے والوں کے لئے خوش آمدید

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تمہارے پاس لوگ علم کی تلاش میں آئیں گے۔ جب تم انہیں دیکھو تو انہیں اللہ کے رسول کی وصیت پر عمل کرنے کی وجہ سے 'مرحبا' خوش آمدید کہو۔ اور انہیں وہ چیز دو جو ذخیرہ کئے جانے کے قابل ہے (یعنی انہیں علم سکھاؤ)۔''(۲)

علم کا حصول نفلی عبادت سے افضل

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مجھے علم کی زیادتی عبادت کی زیادتی سے زیادہ پسند ہے (مراد ہے نفلی علم نفلی عبادت سے افضل ہے)۔''(۳)

علم اور علماء کے لئے دنیا میں خیر و برکت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دنیا اور اس میں موجود ہر چیز ملعون ہے سوائے اللہ کے ذکر کے اور اس سے تعلق رکھنے والی اشیاء کے اور سوائے عالمِ دین اور علم سیکھنے والے کے (لعنت سے مراد ہے اللہ کی رحمت سے دوری اور محرومی۔ اور

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ابن ماجه (۱۸٦) ابن ماجه (۲۲۷) مقدمة : باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم]

(۲) [**حسن** : السلسلة الصحیحة (۲۸۰) ابن ماجه (۲٤۷) کتاب السنة : باب الوصاة بطلبة العلم]

(۳) [**صحیح** : صحیح الجامع الصغیر (٤۲۱٤) کتاب العلم از حافظ ابو خیثمة ـ بتحقیق البانی (ص ۱۲)]

جولوگ دنیا میں رہتے ہوئے یادِ الٰہی سے غافل نہیں ہوتے اور تعلیم و تعلّم کے ذریعے دینی علم کے ساتھ منسلک رہتے ہیں وہ اللہ کی لعنت سے محفوظ اور اللہ کی رحمت کے مستحق بن جاتے ہیں)۔"(١)

عالم دین کی عبادت گزار پر فضیلت

(1) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عالم کو عبادت گزار پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسے مجھے تم میں سے کسی عام آدمی پر فضیلت حاصل ہے... بلاشبہ اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور زمین و آسمان کی تمام مخلوقات حتیٰ کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلیاں (پانی میں) لوگوں کو خیر و بھلائی کی تعلیم دینے والے کے لئے رحمت کی دعا کرتی ہیں۔"(٢)

(2) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "عالم دین کو عبادت گزار پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی فضیلت چاند کو باقی تمام ستاروں پر حاصل ہے۔ علماء انبیائے کرام کے وارث ہیں، نبیوں نے وراثت میں دینار اور درہم نہیں چھوڑے ، انہوں نے تو علم کا ترکہ چھوڑا ہے۔"(٣)

دین کی بات سننے، اسے یاد رکھنے اور اسے آگے پہنچانے کی فضیلت

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جو میری حدیث سنے، اسے یاد رکھے اور پھر جیسے سنی ہے اسی طرح اسے آگے پہنچا دے۔"(٤)

---

(١) [حسن : الصحیحة (٢٧٩٧) صحیح ابن ماجه (٣٣٢٠) ابن ماجه (٤١١٢) كتاب الزهد : باب مثل الدنيا ، ترمذی (٢٣٢٣) شعب الایمان (١٥٨٠)]

(٢) [صحیح : صحیح الترغیب (٨١) ترمذی (٢٦٨٥) ابواب العلم]

(٣) [صحیح : صحیح ابن ماجه (١٨٢) ابن ماجه (٢٢٣) كتاب السنة : باب فضل العلماء والحث على طالب العلم ، ترمذی (٢٦٨٢) صحیح الترغیب (٧٠)]

(٤) [صحیح : صحیح ترمذی ، ترمذی (٢٦٥٦) كتاب العلم : باب ما جاء فی الحث على تبليغ السماع]

دین کی تعلیم صدقہ جاریہ اور مرنے کے بعد بھی اجر و ثواب کا حصول

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے کتاب اللہ میں سے ایک آیت بھی سکھائی تو جب تک اس کی تلاوت کی جاتی رہے گی اسے اس کا ثواب ملتا رہے گا۔''(١)

(2) ایک دوسرا فرمان یوں ہے کہ ''جس نے کسی کو علم سکھایا اسے بھی اتنا اجر ملے گا جتنا عمل کرنے والے کو ملے گا اور عمل کرنے والے کے اجر میں بھی کوئی کمی نہیں ہوگی۔''(٢)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو تین اعمال کے سوا اس کے تمام اعمال منقطع ہو جاتے ہیں: 1- صدقہ جاریہ۔ 2- ایسا علم جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہوں۔ 3- نیک و صالح اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی رہے۔''(٣)

(4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مومن آدمی کو وفات کے بعد جن اعمال و حسنات کا ثواب ملتا رہتا ہے ان میں وہ علم ہے جسے اس نے لوگوں کو سکھایا اور اس کی نشر و اشاعت کی' نیک اولاد جسے وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا' قرآن جسے دوسروں کو سکھا کر اس کا وارث بنا گیا' وہ مسجد یا مسافر خانہ جسے وہ تعمیر کرا گیا' ایسی نہر جسے وہ جاری کرا گیا اور وہ صدقہ جسے وہ اپنی زندگی میں صحت و تندرستی کی حالت میں نکالتا رہا۔ ان تمام اعمال کا ثواب اسے مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔''(٤)

---

(١) [**صحيح** : السلسلة الصحيحة (١٣٣٥)]

(٢) [**صحيح** : صحيح الجامع الصغير (٦٣٩٦) ابن ماجه (٢٤٠) كتاب السنة : باب ثواب معلم الناس الخير]

(٣) [مسلم (١٦٣١) كتاب الوصية : باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد الميت' أبو داود (٢٨٨٠)]

(٤) [**حسن** : صحيح ابن ماجة (١٩٨) مقدمه : باب ثواب معلم الناس الخير' ابن ماجة (٢٤٢)]

باب فضل الزهد والورع زہد وتقویٰ کی فضیلت

دنیا سے بے رغبتی سے متعلق چند آیات

(1) ﴿ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَلَلدَّارُ الْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴾ [الانعام : ٣٢] ''دنیا کی زندگی تو بس ایک کھیل تماشا ہے، حقیقت میں آخرت کا گھر ہی ان لوگوں کے لئے بہتر ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں، کیا تم سمجھتے نہیں۔''

(2) ﴿ زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ ... مِّنَ اللّٰهِ ﴾ [آل عمران : ١٤۔١٥] ''لوگوں کے لئے نفسانی خواہشات کی محبت مزین کردی گئی ہے، جیسے عورتیں اور بیٹے اور سونے چاندی کے ڈھیر اور نشان زدہ گھوڑے اور چوپائے اور کھیتی، (مگر) یہ (سب) دنیا کی (مختصر اور فانی) زندگی کا سامان ہے، جبکہ اچھا ٹھکانہ اللہ ہی کے پاس ہے۔ (اے نبی!) کہہ دیجئے: کیا میں تمہیں ان سے بہتر چیز بتاؤں؟ متقی لوگوں کے لئے ان کے رب کے پاس ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اور وہاں ان کے لئے پاکباز بیویاں ہوں گی اور وہ اللہ کی (دائمی) رضامندی سے سرفراز ہوں گے۔''

(3) ﴿ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ﴾ [النحل : ٩٦] ''جو کچھ تمہارے پاس ہے وہ سب فانی ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہی باقی رہنے والا ہے۔''

(4) ﴿ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ﴾ [القصص : ٦٠] ''تم لوگوں کو جو کچھ بھی دیا گیا ہے وہ محض دنیا کی زندگی کا سامان اور اس کی زینت ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے وہ اس سے بہتر اور باقی تر ہے۔''

(5) ﴿ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الْاٰخِرَةِ نَزِدْ لَهٗ فِيْ حَرْثِهٖ وَمَنْ كَانَ يُرِيْدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهٖ مِنْهَا وَمَا لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ مِنْ نَّصِيْبٍ ﴾ [الشوریٰ : ٢٠] ''جو کوئی آخرت کی کھیتی چاہتا ہے اُس کی کھیتی کو ہم بڑھاتے ہیں اور جو دنیا کی کھیتی چاہتا ہے اسے دنیا ہی میں سے دیتے ہیں مگر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔''

(6) ﴿ تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا

وَ الْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴾ [القصص : ٨٣] ''وہ آخرت کا گھر تو ہم ان لوگوں کے لئے مخصوص کر دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے اور نہ فساد کرنا چاہتے ہیں اور اچھا انجام پرہیزگاروں کے لئے ہی ہے۔''

نبی کریم ﷺ کی حالت

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو میری خوشی اس میں ہے کہ مجھ پر تین دن بھی نہ گزریں کہ اس میں سے کچھ بھی میرے پاس ہو، البتہ کسی کا قرض اتارنے کے لئے کچھ بچالوں تو یہ اور بات ہے۔''(١)

(2) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھانجے عروہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا کہ ہم چاند دیکھتے، پھر دوسرا چاند دیکھتے، اس طرح دو ماہ میں تین چاند دیکھتے اور اس دوران رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں سے کسی گھر میں آگ نہیں جلتی تھی۔ عروہ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا، خالہ جان! ایسے حالات میں آپ کا گزر اوقات کیا ہوتا تھا؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، دو کالی چیزوں: کھجور اور پانی پر (گزارہ کرتے تھے)، نیز رسول اللہ ﷺ کے کچھ انصاری پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ کا تحفہ بھیجتے تو آپ ہمیں بھی پلا دیتے تھے۔''(٢)

(3) ایک دوسری روایت میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کے بعد آلِ محمد نے کبھی برابر تین دن تک گندم کی روٹی سیر ہو کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔(٣)

(4) حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہاں حاضر ہوا تو آپ ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے۔ میں بیٹھ گیا، میں نے دیکھا کہ آپ نے صرف تہبند پہن رکھا ہے، دوسرا کوئی کپڑا زیب تن نہیں۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے پہلو پر چٹائی سے نشان پڑ گئے ہیں۔ ایک طرف صرف تھوڑے سے جو تھے۔ غالباً ایک صاع ہوں گے اور کیکر کے پتے تھے اور بغیر دباغت کھال لٹکی ہوئی تھی۔ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

---

(١) [بخاری (٢٣٨٩) كتاب في الاستقراض : باب اداء الدين]

(٢) [بخاری (٢٥٦٧) كتاب الهبة : باب فضل الهبة]

(٣) [بخاری (٥٤١٦) كتاب الاطعمة : باب ما كان النبي ﷺ واصحابه يأكلون]

''ابن خطاب! کیوں روتے ہو؟'' میں نے کہا، اللہ کے نبی! میں کیوں نہ روؤں؟ اس چٹائی سے آپ کے پہلو پر نشان پڑ گئے ہیں (کوئی نرم بستر بھی آپ کو میسر نہیں) اور آپ کے سامان رکھنے کی جگہ میں کچھ نظر نہیں آتا سوائے اس (ایک صاع جو) کے، جو میں دیکھ رہا ہوں۔ اُدھر قیصر وکسریٰ باغوں اور میووں میں (عیش کر رہے) ہیں۔ آپ اللہ کے نبی اور اس کے برگزیدہ ہیں اور یہ آپ کا توشہ خانہ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''خطاب کے بیٹے! کیا تو اس بات سے خوش نہیں کہ ہمیں آخرت مل جائے اور ان (قیصر وکسریٰ) کو دنیا؟'' میں نے کہا، کیوں نہیں! ضرور (میں خوش ہوں اس پر)۔ (۱)

(5) حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے منبر پر خطبہ دیتے ہوئے لوگوں سے فرمایا ''تمہارا طریقہ تمہارے نبی ﷺ کے طریقہ سے کس قدر دور ہے، وہ تو تمام لوگوں سے زیادہ دنیا سے بے رغبت تھے اور تم تمام لوگوں سے زیادہ دنیا میں رغبت رکھنے والے ہو۔'' (۲)

اپنے تمام اوقات اللہ کے لئے وقف کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی مرفوع روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''اے آدم کے بیٹے! تو میری عبادت کے لئے فارغ ہو جا، میں تیرے دل کو غنیٰ سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی دور کر دوں گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے ہاتھوں کو مشاغل ومصروفیات سے بھر دوں گا اور تیری محتاجی بھی دور نہیں کروں گا۔'' (۳)

صرف آخرت کی فکر کرنے والے کے پاس دنیا کا ذلیل ہو کر آنا

فرمانِ نبوی ہے کہ ''جس شخص کا مقصود حصولِ دنیا ہو اللہ تعالیٰ اس کے کام بکھیر دیتا ہے اور اس کا فقر اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور اسے دنیا اتنی ہی ملتی ہے جتنی اس کے لئے

(۱) [**حسن** : صحیح ابن ماجه ، ابن ماجه (۴۱۵۳) کتاب الزهد : باب ضجاع آل محمد ﷺ ، مسلم (۱۴۷۹) ابویعلی (۱۶۴)]

(۲) [**صحیح** : مسند احمد (الموسوعة الحديثية : ۱۷۷۳) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا ہے۔ بیهقی فی شعب الایمان (۱۰۵۱۹) حاکم (۳۶۲/۴)]

(۳) [**صحیح** : صحیح ترمذی ، ترمذی (۲۴۶۶) ابواب صفة القيامة والرقائق والورع ، ابن ماجه (۴۱۰۷) السلسلة الصحيحة (۱۳۵۹) صحيح الترغيب (۳۱۶۵)]

مقدر ہے۔ اور جس کی نیت آخرت کا حصول ہو اللہ تعالیٰ اس کے کام مرتب کر دیتا ہے اور اس کے دل میں استغنا پیدا فرما دیتا ہے اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آتی ہے۔'' (۱)

سادگی ایمان کا حصہ

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ صحابہ کرام نے ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دنیا (اسبابِ عیش وتنعّم) کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ''کیا تم سنتے نہیں ہو؟ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے، بلاشبہ سادگی ایمان کا حصہ ہے۔'' یعنی زیب وزینت اور ناز ونعمت کو چھوڑ دینا۔ (۲)

اللہ کے بندے ناز ونعمت اختیار کرنے والے نہیں

ایک روایت میں ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی جانب روانہ کیا تو انہیں یہ نصیحت فرمائی کہ ''ناز ونعمت کی زندگی سے بچو کیونکہ اللہ کے بندے ناز ونعمت اختیار کرنے والے نہیں ہوتے۔'' (۳)

اللہ کے لئے قیمتی لباس چھوڑنے والے کے لئے روزِ قیامت انعام

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جس شخص نے اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتے ہوئے (خوبصورت) لباس چھوڑ دیا اور وہ اس کی طاقت بھی رکھتا تھا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن تمام مخلوقات کے سامنے بلائیں گے حتی کہ اسے اختیار دیں گے کہ وہ ایمان کے لباسوں میں سے جسے چاہے پہن لے۔'' (۴)

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ابن ماجہ، ابن ماجہ (۴۱۰۵) ترمذی (۲۴۶۵) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔ [الموسوعة الحديثية (۲۱۵۹۰)]

(۲) [**صحیح** : صحیح ابوداود، ابوداود (۴۱۶۱) كتاب الترجل : باب النهي عن كثير من الارفاء، ابن ماجه (۴۱۱۸)]

(۳) [**صحیح** : الصحيحة (۳۵۳) صحيح الجامع الصغير (۲۶۶۸) مسند احمد (۲۴۳/۵)]

(۴) [**حسن لغيره** : صحيح الترغيب (۲۰۷۲) ترمذی (۲۴۸۱) حاکم (۶۱/۱)، (۱۸۴/۴) امام حاکمؒ نے اس حدیث کی سند کو صحیح کہا ہے۔]

گزارہ لائق روزی پر بھی راضی رہنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اسلام قبول کیا، اسے گزارہ لائق روزی دی گئی اور اللہ نے اسے جو کچھ بھی دیا اسی پر اسے قناعت کی توفیق بھی عطا فرما دی۔''(۱)

فقراء ومساکین اور کمزور لوگوں کی فضیلت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا ... إِلْحَافًا ﴾ [البقرة : ۲۷۳] ''بطورِ خاص امداد کے مستحق ایسے فقراء ہیں جو اللہ کے کام میں ایسے گھر گئے ہیں کہ اپنے ذاتی کسبِ معاش کے لئے زمین میں کوئی دوڑ دھوپ نہیں کر سکتے۔ ان کی خودداری دیکھ کر ناواقف آدمی گمان کرتا ہے کہ یہ خوش حال ہیں۔ تم ان کے چہروں سے ان کی اندرونی حالت پہچان سکتے ہو، مگر یہ ایسے لوگ نہیں کہ لوگوں کے پیچھے پڑ کر کچھ مانگیں۔''

(2) فرمانِ نبوی کے مطابق اکثر اہل جنت فقیر محتاج لوگ ہی ہوں گے۔(۲)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''بیشک روزِ قیامت فقراء مہاجرین، مالداروں سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔''(۳)

(4) حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزرا تو آپ نے اپنے پاس بیٹھے ایک شخص سے فرمایا ''اس آدمی کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟'' اس نے جواب دیا، یہ معزز لوگوں میں سے ہے۔ اللہ کی قسم! یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو پیغامِ نکاح بھیجے تو اس کا نکاح کر دیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو قبول کی جائے۔ رسول اللہ ﷺ یہ سن کر خاموش رہے۔ پھر ایک اور آدمی وہاں سے گزرا تو آپ نے اس سے اس کے متعلق پوچھا کہ ''اس کے متعلق تمہاری کیا رائے ہے؟'' اس نے کہا، اللہ کے رسول! یہ تو مسلمانوں کے غریب طبقے سے ہے، یہ اس لائق ہے کہ اگر کسی کو پیغامِ نکاح بھیجے تو

---

(۱) [مسلم (۱۰۵٤) كتاب الزكاة : باب في الكفاف والقناعة ، ترمذي (۲۳٤۸)]

(۲) [بخاري (٦٤٤٩) كتاب الرقاق : باب فضل الفقر]

(۳) [مسلم (۲۹۷۹) كتاب الزهد والرقائق]

اس کا نکاح نہ کیا جائے اور اگر سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور اگر بات کرے تو اس کی بات نہ سنی جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کے ہاں یہ (غریب) پہلے مالدار سے بہت بہتر ہے خواہ ایسے (مالدار) لوگوں سے زمین بھری ہوئی ہو۔''(۱)

(5) نبی کریم ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے کہ ((اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِي مِسْكِينًا وَ اَمِتْنِي مِسْكِينًا وَ احْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) ''اے اللہ! مجھے مسکین زندہ رکھ، مسکینی کی حالت میں ہی موت دینا اور روزِ قیامت مساکین کی جماعت میں ہی اٹھانا۔''(۲)

مال کم تو حساب بھی آسان

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''ابن آدم کو دو چیزیں ناپسند ہیں ؛ ایک ہے موت ، حالانکہ موت مومن کے لئے (دنیوی) فتنہ وآزمائش میں مبتلا ہونے سے بہتر ہے اور وہ کم مال کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ مال کم ہوگا تو حساب بھی کم ہوگا۔''(۳)

دنیا سے بے رغبتی اللہ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ

ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جب میں اسے کروں تو اللہ مجھ سے محبت کرے اور لوگ بھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''دنیا سے بے رغبت ہو جا اللہ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے نیاز ہو جا لوگ تجھ سے محبت کریں گے۔''(٤)

اللہ سے ڈرنے سے مشکلات میں آسانی اور گناہوں کی بخشش

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ وَ مَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهُ مَخْرَجًا وَّ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ﴾ [الطلاق : ٢-٣] ''جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے

---

(١) [بخاری (٦٤٤٧) کتاب الرقاق : باب فضل الفقر]

(٢) [**صحیح** : صحیح ترمذی ، ترمذی (٢٣٥٢) ابواب الزهد : باب ما جاء ان فقراء المهاجرین ... ، ابن ماجه (٤١٢٦) الصحیحة (٣٠٨) صحیح الترغیب (٣١٩٢)]

(٣) [**صحیح** : صحیح الترغیب (٣٢١٠) الصحیحة (٨١٣) مسند احمد (٤٢٧/٥) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو جید کہا ہے۔ الموسوعة الحديثية (٢٣٦٢٥)]

(٤) [**صحیح** : صحیح ابن ماجه ، ابن ماجه (٤١٠٢) الصحیحة (٩٤٤)]

کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا۔ اور اسے وہاں سے رزق عطا فرمائے گا جہاں سے اس نے سوچا بھی نہ ہو گا۔''

(2) ایک دوسرا ارشاد یوں ہے کہ ﴿ اِنْ تَتَّقُوا اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا وَ يُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ يَغْفِرْ لَكُمْ ﴾ [الانفال : ٢٩] ''اگر تم اللہ سے ڈرو گے تو وہ تمہارے لئے کسوٹی (حق و باطل میں تمیز کی صلاحیت) بنا دے گا اور تم سے تمہاری برائیاں مٹا دے گا اور تمہیں بخش دے گا۔''

اللہ سے ڈرنے والے ہی سچے مومن

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ ... اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا ﴾ [الانفال : ٢-٤] ''ایمان والے تو صرف وہ ہیں جن کے دل اللہ کا ذکر سن کر ڈر جاتے ہیں... یہی لوگ سچے مومن ہیں۔''

اکثر لوگوں کا اللہ کے ڈر کی وجہ سے جنت میں داخلہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں کو سب سے زیادہ جو چیز جنت میں داخل کرے گی وہ ہے اللہ کا ڈر اور اچھا اخلاق۔''(١)

وفات کے وقت اللہ کا ڈر اور گناہوں کی بخشش

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک شخص کی موت قریب آ گئی۔ جب وہ زندگی سے مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے اہل خانہ کو وصیت کی کہ جب میں مر جاؤں تو میرے لئے بہت سی لکڑیاں جمع کر کے آگ کا ایک الاؤ تیار کرنا۔ جب آگ میرا گوشت کھا جائے اور ہڈیوں تک پہنچ جائے تو ان ہڈیوں کو اکٹھا کر کے خوب پیس لینا۔ پھر کسی گرمی یا آندھی کے دن اسے دریا میں بہا دینا (چنانچہ انہوں نے ایسے ہی کیا)۔ اللہ نے اس کے اجزاء کو جمع کر کے پوچھا: تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے کہا: تیرے ڈر کی وجہ سے ایسا کیا ہے، چنانچہ اللہ نے اسے بخش دیا۔''(٢)

---

(١) [حسن : السلسلة الصحيحة (٩٧٧) صحيح الترغيب (١٧٢٣) ترمذی (٢٠٠٤)]

(٢) [بخاری (٣٤٧٩) كتاب احاديث الانبياء : باب حديث الغار]

وفات کے وقت اللہ سے اچھی امید اور گناہوں سے ڈرنے کا فائدہ

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسے نوجوان کے پاس گئے جو قریب المرگ تھا تو آپ نے دریافت کیا ''تم اپنے آپ کو کیسا محسوس کرتے ہو؟'' تو اس نے کہا' میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں اور اپنے گناہوں سے ڈرتا ہوں۔ رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''جس بندے کے دل میں اس وقت یہ دونوں چیزیں جمع ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے وہی عطا فرما دیتے ہیں جس کی وہ امید رکھتا ہے اور اسے اس چیز سے امن بخش دیتے ہیں جس سے وہ ڈرتا ہے۔''(١)

اللہ کے ڈر سے رونے والی آنکھ کو دوزخ کی آگ نہیں چھوئے گی

فرمانِ نبوی ہے کہ ''دو آنکھوں کو دوزخ کی آگ کبھی نہیں چھوئے گی؛ ایک وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر کی وجہ سے رو پڑی اور دوسری وہ آنکھ جو اللہ کی راہ میں پہرہ دیتی ہے۔''(٢)

اللہ سے ڈرنے والے کے لئے روزِ قیامت اللہ کا سایہ

روزِ قیامت اللہ تعالیٰ سات لوگوں کو اپنا سایہ عطا فرمائیں گے۔ ان میں سے ایک شخص وہ ہوگا جسے کوئی باعزت اور خوبصورت عورت (بدکاری کے لئے) بلائے لیکن وہ جواب میں کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ اور ایک دوسرا شخص وہ ہوگا جس نے تنہائی میں اللہ کا ذکر کیا اور (اللہ کے ڈر سے) اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔(٣)

اللہ سے ڈر کر رونے والا کبھی دوزخ میں نہیں جائے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص اللہ سے ڈر کر رو پڑا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا یہاں تک کہ دودھ تھنوں میں واپس چلا جائے۔''(٤)

---

(١) [حسن: صحیح ابن ماجة (٣٤٣٦) ترمذی (٩٨٣) ابن ماجة (٤٢٦١)] حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ [کما فی الترغیب (٢٦٨/٤)]

(٢) [صحیح: صحیح الجامع (٤١١٣) صحیح الترغیب (٣٣٢٢) ترمذی (١٦٣٩)]

(٣) [بخاری (٦٦٠) کتاب الاذان: باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاة، مسلم (١٠٣٠)]

(٤) [صحیح: صحیح الجامع (٧٧٧٨) صحیح الترغیب (١٢٦٩) نسائی (٣١٠٨)]

باب الامارة والسیاسة حکومت وسیاست کا بیان

عادل حکمران کی فضیلت اور عدل وانصاف کی ترغیب

(1) جن سات افراد کو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اپنے سائے میں سے سایہ عطا فرمائیں گے ان میں سے ایک عادل حکمران ہوگا۔ (۱)

(2) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "حکمران ڈھال ہے، اس کے حکم سے جہاد کیا جاتا ہے اور اس کے ذریعہ خطرات سے تحفظ حاصل کیا جاتا ہے۔ اگر وہ اللہ سے ڈرنے کا حکم دے اور عدل کرے تو اس کے لئے اس کے سبب سے ثواب ہوگا اور اگر اس کے برعکس وہ ظلم کا حکم دے تو اس سبب سے اس پر وبال ہوگا۔" (۲)

(3) فرمانِ نبوی ہے کہ "جنت کے حقدار تین شخص ہیں: ایک وہ بادشاہ جو عدل وانصاف اور صدقہ کرنے والا ہے اور جسے نیکی کی توفیق سے نوازا گیا ہے...۔" (۳)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہر دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے، لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ کرنا لازم ہے، لوگوں کے درمیان انصاف کرنا بھی ایک صدقہ ہے۔" (٤)

(5) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "انصاف کرنے والے (حکام) اللہ کے ہاں اللہ کے دائیں جانب نور کے منبروں پر بیٹھے ہوں گے، جبکہ اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ (انصاف کرنے والوں سے) مراد وہ لوگ ہیں جو اپنے دائرہ اقتدار میں، اپنے اہل وعیال میں اور رعایا کے معاملات میں عدل وانصاف سے کام لیتے ہیں۔" (٥)

---

(۱) [بخاری (٦٦٠) کتاب الاذان : باب من جلس فی المسجد ینتظر الصلاۃ، مسلم (۱۰۳۰)]

(۲) [بخاری (۲۹٥۷) کتاب الجهاد : باب یقاتل من وراء الامام ویتقی به، مسلم (۱۸٤۱)]

(۳) [مسلم (۲۸٦٥) کتاب الجنة : باب الصفات التی یعرف بها فی الدنیا اهل الجنة]

(٤) [بخاری (۲۷۰۷) کتاب الصلح : باب فضل الاصلاح بین الناس والعدل بینهم]

(٥) [مسلم (۱۸۲۷) کتاب الامارة : باب فضیلة الامام العادل]

(6) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص دس انسانوں پر بھی امیر (نگران) ہے اسے روزِ قیامت گلے میں طوق ڈال کر لایا جائے گا یہاں تک کہ اس کا عدل اسے نجات دلا دے گا یا اس کا ظلم اسے تباہ وبرباد کر دے گا۔''(۱)

بہترین حکمران کی صفات

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تمہارے بہترین حکمران وہ ہیں جن سے تم محبت کرتے ہو اور وہ تم سے محبت کرتے ہیں اور تم ان کے حق میں دعائیں کرتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں اور تمہارے بدترین حکمران وہ ہیں جن سے تم نفرت کرتے ہو اور وہ تم سے نفرت کرتے ہیں اور تم ان پر لعنت کرتے ہو اور وہ تم پر لعنت کرتے ہیں۔''(۲)

رعایا پر نرمی وآسانی کرنے والے حکمران کیلئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی ''اے اللہ! جو شخص بھی میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے اور ان پر سختی کرے، تو اس پر سختی فرما اور جو شخص میری امت کے کسی معاملے کا ذمہ دار بنے اور ان کے ساتھ نرمی کرے، تو اس کے ساتھ نرمی فرما۔''(۳)

حکمت ودانائی سے فیصلہ کرنے والا حکمران قابل رشک

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''صرف دو لوگوں پر رشک کرنا جائز ہے: ایک وہ جسے اللہ نے مال عطا کیا اور وہ اسے راہِ حق میں خرچ کرے اور دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت ودانائی سے نوازا اور وہ اس کے ساتھ فیصلہ کرے اور دوسروں کو بھی سکھائے۔''(٤)

---

(۱) [صحیح: صحیح الجامع الصغیر (٥٦٩٥) صحیح الترغیب (٢١٩٨) السلسلة الصحيحة (٢٦٢١) دارمی (٢٥٥٧) ابو يعلى (٦٦١٤) مسند احمد (٤٣١/٢)]

(۲) [مسلم (١٨٥٥) كتاب الامارة: باب خيار الائمة وشرارهم، دارمی (٢٨٣٩)]

(۳) [مسلم (١٨٢٨) كتاب الامارة: باب فضيلة الامام العادل]

(٤) [بخاری (١٤٠٩) كتاب الزكاة: باب انفاق المال في حقه، مسلم (٨١٦)]

حکمران بذریعہ اجتہاد فیصلہ کرے تو اس کیلئے ہر حال میں اجر وثواب

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جب حکمران اجتہاد سے کام لیتے ہوئے کوئی فیصلہ کرے اور اس کا فیصلہ درست ہو تو اس کے لئے دُگنا ثواب ہے اور جب اجتہاد سے فیصلہ کرے لیکن اس کا فیصلہ غلط ہو تو اس کو ایک (اجتہاد کا) ثواب ملے گا۔''(۱)

حق کے مطابق فیصلہ کرنے والا قاضی جنتی

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''قاضی تین قسم کے ہیں؛ ایک قاضی جنت میں ہوگا جبکہ دو قاضی جہنم میں ہوں گے۔ جنت میں جانے والا قاضی وہ ہے جس نے حق وصدق کو معلوم کیا اور پھر اسی کے مطابق فیصلہ کیا، اور جس قاضی نے حق وصدق کو معلوم تو کیا لیکن فیصلے میں ظلم کیا تو وہ جہنم میں جائے گا، اور جس نے جہالت کی بنا پر ہی لوگوں کے درمیان فیصلہ کر دیا وہ بھی جہنم میں جائے گا۔''(۲)

جب تک قاضی ظلم نہ کرے اللہ اس کے ساتھ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بیشک اللہ قاضی کے ساتھ ہوتا ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے۔ اور جب وہ ظلم کرتا ہے وہ اس سے الگ ہو جاتا ہے اور اسے شیطان چمٹ جاتا ہے۔''(۳)

نیک وزیر کا ملنا حکمران کے لئے باعثِ خیر وبرکت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جو شخص حکمران بنے اور اللہ اس کے ساتھ خیر وبھلائی کا ارادہ فرمائے تو اس کے لئے نیک وزیر مقرر فرما دیتا ہے، اگر وہ بھول جائے تو یہ اسے یاد کراتا ہے اور اگر اسے یاد ہو تو یہ اس کی مدد کرتا ہے۔''(٤)

---

(۱) [بخاری (۷۳۵۲) کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة : باب اجر الحاکم اذا اجتهد فأصاب أو أخطا ، مسلم (۱۷۱٦) ابن ماجه (۲۳۱٤) ابو داود (۳۵۷٤)]

(۲) [صحیح : صحیح ابو داود ، ابو داود (۳۵۷۳) کتاب الأقضية : باب فی القاضی یخطئ ، ابن ماجه (۲۳۱۵) ترمذی (۱۳۲۲)]

(۳) [حسن : صحیح ترمذی ، ترمذی (۱۳۳۰) صحیح الجامع (۱۲۵۳)]

(٤) [صحیح : السلسلة الصحیحة (٤۸۹) نسائی (٤۲۰٤) کتاب البیعة]

امانت دار خزانچی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ مسلمان خزانچی جو امانت دار ہو اور خوشی سے بلا کم وکاست اپنے مالک کا حکم نافذ کردے اور چیز جس آدمی کو دینے کا حکم دیا گیا ہے اس کے حوالے کردے تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہے۔"(۱)

مومن حکمران کی خیر خواہی اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل

فرمانِ نبوی کے مطابق اللہ تعالیٰ کو یہ عمل بہت پسند ہے کہ لوگ اپنے حکمرانوں کی خیر خواہی کریں (یعنی تمام اچھے کاموں میں ان کی اطاعت کریں بلا وجہ ان کے خلاف بغاوت نہ کریں اور ان کی ہدایت کے لیے دعائیں کرتے رہیں وغیرہ)۔(۲)

ظالم حکمران کے سامنے کلمہ عدل اور کلمہ حق کہنا عظیم جہاد

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "افضل ترین جہاد یہ ہے کہ ظالم حکمران کے سامنے عدل وانصاف کی بات کی جائے۔"(۳) ایک دوسری روایت میں یہ لفظ ہیں کہ "ظالم حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل ترین جہاد ہے۔"(٤)

ظالم اور جھوٹے حکمرانوں کا تعاون نہ کرنے والے کی حوضِ کوثر پر آمد

فرمانِ نبوی ہے کہ "(میرے بعد حکمران آئیں گے) جو کوئی ان کے جھوٹ پر ان کی تصدیق نہیں کرے گا اور ان کے ظلم پر ان کا تعاون نہیں کرے گا وہ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اور وہ میرے پاس حوض (کوثر) پر بھی وارد ہوگا۔"(٥)

---

(۱) [بخاری (۱٤۳۸) کتاب الزکاۃ : باب اجر الخادم اذا تصدق بأمر صاحبه ، مسلم (۱۰۲۳)]

(۲) [**صحیح** : صحیح الجامع (۱۸۹٥) مسند احمد (الموسوعة الحديثية : ۸۷۹۹)]

(۳) [**صحیح** : الصحيحة (٤۹۱) ابن ماجه (٤۰۱۱) ابوداود (٤۳٤٤)]

(٤) [**صحیح** : صحیح الترغیب (۲۳۰٦) نسائی (٤۲۰۹) ابن ماجه (٤۰۱۲)]

(٥) [**حسن صحیح** : صحیح الترغیب (۲۲٤۳) نسائی (٤۲۰۷) کتاب البيعة : باب ذكر الوعيد لمن اعان اميرا على الظلم ، ترمذی (۲۲٥۹) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو صحیح کہا ہے۔(الموسوعة الحديثية (۱۸۱۲٦)]

ظالم حکمران مظلوم کی بد دعا سے بچیں کیونکہ مظلوم کی دعا رد نہیں ہوتی

(1) نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی کہ ''مظلوم کی بد دعا سے بچنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔''(۱)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تین دعائیں قبول ہوتی ہیں جن میں کوئی شک نہیں؛ مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا۔''(۲)

حد کا نفاذ چالیس دن کی بارش سے بہتر

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''زمین میں قائم کی جانے والی ایک حد زمین والوں کے لیے تیس دنوں کی بارش سے بہتر ہے۔''(۳)

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ کی حدود میں سے ایک حد قائم کر دینا اللہ کے شہروں میں چالیس راتوں کی بارش سے بہتر ہے۔''(٤)

حد کا نفاذ گناہ کا کفارہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''تم میں سے جو کوئی حد کو پہنچے اور وہ اس پر قائم کر دی جائے تو وہ اس (کے گناہ) کا کفارہ ہو جائے گی اور جس کی اللہ پردہ پوشی کرے تو اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے، چاہے تو اسے عذاب دے اور چاہے تو اسے معاف کر دے۔''(٥)

---

(۱) [بخاری (۱٤۹٦) کتاب الزکاۃ : باب اخذ الصدقة من الاغنياء، مسلم (۱۹)]

(۲) [حسن : السلسلة الصحيحة (٥۹٦) صحيح الجامع الصغير (۳۰۳۱) صحيح الترغيب (۳۱۳۲) ابن ماجه (۳۸٦۲) ابو داود (۱٥۳٦) ابن حبان (۲٤۰٦)]

(۳) [حسن لغيره : صحيح الترغيب (۲۳٥۰) نسائی (۸/۷٦)]

(٤) [حسن لغيره : صحيح الترغيب (۲۳٥۱) ابن ماجة (۲٥۳۷)]

(٥) [مسلم (۱۷۰۹) کتاب الحدود : باب الحدود كفارات لأهلها]

باب الأطعمة والأشربة کھانے پینے کا بیان

کھانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے سے شیطان سے بچاؤ

(1) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جب آدمی اپنے گھر میں داخل ہوتا ہے اور داخل ہوتے وقت اللہ کا ذکر کرتا ہے (یعنی بِسْمِ اللّٰہ پڑھتا ہے) اور کھانے کے وقت بھی اللہ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان (دوسرے اپنے ساتھیوں سے) کہتا ہے' نہ تو (یہاں) تمہارے لیے رات کا قیام ہے اور نہ ہی رات کا کھانا۔ لیکن جب انسان گھر میں داخل ہوتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تم نے (یہاں) رات کا قیام پا لیا اور جب انسان کھانے کے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا تو شیطان کہتا ہے تم نے رات کا قیام اور رات کا کھانا (دونوں کو) پا لیا۔[1]

(2) ایک دوسری روایت میں ہے کہ ''شیطان اس کھانے کو (اپنے لیے) حلال بنا لیتا ہے جس پر اللہ کا نام نہ لیا جائے۔''[2]

○ اگر کوئی کھانے کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کھانے کے دوران جب بھی یاد آئے پڑھ لے۔[3]

گرا ہوا لقمہ صاف کر کے کھا لینے میں برکت بھی اور شیطان سے بچاؤ بھی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''شیطان تمہارے ایک

---

(۱) [مسلم (۲۰۱۸) کتاب الأشربة : باب آداب الطعام والشراب وأحکامهما ' ابو داود (۳۷۶۵)]

(۲) [مسلم (۲۰۱۷) کتاب الأشربة : باب آداب الطعام والشراب وأحکامهما ' ابو داود (۳۷۶۶)]

(۳) [**صحیح** : صحیح ابو داود ، ابو داود (۳۷۶۷) کتاب الاطعمة : باب التسمیة علی الطعام ، صحیح الترغیب (۲۱۰۷) صحیح الجامع الصغیر (۱۳۲۳)]

کے پاس اس کے ہر کام کے وقت حاضر ہوتا ہے حتی کہ کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے۔ جب (تمہارے کھانے کا کوئی) لقمہ گر جائے تو وہ اس سے گندگی صاف کر کے اسے کھا لے اور اسے شیطان کے لیے نہ چھوڑے اور جب فارغ ہو جائے تو اپنی انگلیاں چاٹ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔'' (۱)

کھانے پینے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنا (الحمد للہ کہنا) اللہ کو بڑا پسند

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''یقیناً اللہ اس بندے سے بڑا خوش ہوتا ہے جو کچھ کھائے تو اللہ کا شکر ادا کرے اور کچھ پیئے تو بھی اللہ کا شکر ادا کرے۔'' (۲)

کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنے والا صابر روزہ دار کی مانند

فرمانِ نبوی ہے کہ ''ایسا کھانا کھانے والا جو (اللہ کا) شکر ادا کرے وہ اجر و ثواب میں صابر روزہ دار کی مانند ہے۔'' (۳)

کھانے کے بعد ہاتھ دھونے کا فائدہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو شخص سو گیا اور اس کے ہاتھ میں چکنائی تھی اور اس نے اسے نہیں دھویا پھر اسے کوئی چیز پہنچ گئی تو وہ اپنے نفس کے علاوہ کسی کو ہرگز ملامت مت کرے (معلوم ہوا کہ کھانا کھانے کے بعد اگر ہاتھوں پر خوراک کے اجزاء، چکناہٹ وغیرہ موجود ہو تو اسے اچھی طرح صاف کر لینا چاہیے اور اگر کسی نے

---

(۱) [مسلم (۲۰۳۳) کتاب الأشربة : باب استحباب لعق الأصابع والقصعة ، مسند احمد (۳۳۱/۳) ابو داود (۳۸۴۵) ابن ماجه (۳۲۷۸) ترمذی (۱۸۰۲)]

(۲) [مسلم (۲۷۳۴) کتاب الذکر والدعاء : باب استحباب حمد الله بعد الاکل والشرب]

(۳) [صحیح : صحیح الجامع الصغیر (۳۹۴۳) السلسلة الصحیحة (۶۵۵) ابن ماجه (۱۷۶۵) کتاب الصیام : باب فیمن قال الطاعم الشاکر کاالصائم الصابر ، دارمی (۲۰۶۷) مسند احمد (۲۸۳/۲) بخاری معلقا (قبل الحدیث : ۵۴۶۱)]

ایسا نہ کیا اور پھر اسے کسی کیڑے وغیرہ نے کاٹ لیا تو یہ اس کی اپنی غلطی کا ہی نتیجہ ہوگا)۔"(۱)

اکٹھے کھانا باعثِ برکت

(1) ارشادِ نبوی ہے کہ "اکٹھے کھانا کھایا کرو اور اللہ کا نام ذکر کیا کرو اس کھانے میں تمہارے لیے برکت ڈال دی جائے گی۔"(۲)

(2) حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بے شک اللہ کے نزدیک بہترین کھانا وہ ہے جس پر زیادہ ہاتھ ہوں۔"(۳)

(3) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کفایت کرتا ہے اور تین آدمیوں کا کھانا چار آدمیوں کو کفایت کرتا ہے۔"(٤)

کھانا کھلانے کی فضیلت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "لوگو! سلام پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو اور رات کو جب لوگ سو رہے ہوں تو نماز (تہجد) پڑھو، تو تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔"(٥)

پانی پلانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی مرفوع روایت میں ہے کہ "ایک زانیہ عورت کو بخش

---

(۱) [**صحیح** : صحیح الترغیب (۲۱٦٦) ابو داود (۳۸۵۲) ترمذی (۱۸٦۰) ابن ماجة (۳۲۹۷) ابن حبان فی صحیحه (۵۵۲۱)]

(۲) [**حسن لغیره** : صحیح الترغیب (۲۱۲۸) کتاب الطعام : باب الترغیب فی الاجتماع علی الطعام' ابو داود (۳۷٦٤) ابن ماجة (۳۲۸٦) ابن حبان (۵۲۲٤)]

(۳) [**حسن لغیره** : صحیح الترغیب (۲۱۳۳) کتاب الطعام : باب الترغیب فی الاجتماع علی الطعام' أبو یعلی (۲۰٤۵) طبرانی فی الأوسط]

(٤) [بخاری (۵۳۹۲) کتاب الاطعمة : باب طعام الواحد یکفی الاثنین، مسلم (۲۰۵۸)]

(۵) [**صحیح** : صحیح ابن ماجه، ابن ماجه (۳۲۵۱) کتاب الاطعمة : باب اطعام الطعام، ترمذی (۱۸۵۵)]

دیا گیا جو ایک کتے کے پاس سے گزری اور وہ ایسے کنوئیں کے قریب تھا جس کی منڈیر نہیں تھی۔ وہ (شدتِ پیاس کے باعث) زبان باہر نکالے ہوئے تھا اور قریب تھا کہ پیاس اسے مار ڈالے۔ اس عورت نے اپنا موزہ اُتارا' اسے اپنے دوپٹے کے ساتھ باندھا اور پھر کتے کے لیے (کنوئیں سے) پانی نکالا تو اسے اس عمل کی وجہ سے بخش دیا گیا۔" (۱)

عجوہ کھجور کھانے کا فائدہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالیں اس دن اسے نہ زہر نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ جادو۔" (۲)

آبِ زمزم پینے کا فائدہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "روئے زمین پر بہترین پانی آبِ زمزم ہے۔ اس میں بھوکے کی خوراک اور بیمار کی شفا ہے۔" (۳)

شہد کے استعمال کا فائدہ

نبی ﷺ نے فرمایا: "شفا تین اشیا میں ہے: پچھنا لگوانے میں' شہد پینے میں ...۔" (٤)

کلونجی کے استعمال کا فائدہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سیاہ دانوں (کلونجی) میں موت کے سوا ہر بیماری کی شفا ہے۔ (٥)

---

(۱) [بخاری (۳۳۲۱) کتاب بدء الخلق : باب إذا وقع الذباب فی شراب أحدکم فلیغمسه' مسلم (۲۲٤٥)]

(۲) [بخاری (٥٧٦٩) کتاب الطب : باب الدواء بالعجوة للسحر]

(۳) [حسن : السلسلة الصحيحة (۱۰٥٦)]

(٤) [بخاری (٥٦٨۱) کتاب الطب : باب الشفاء فی ثلاث]

(٥) [بخاری (٥٦٨٨) کتاب الطب : باب الحبة السوداء' مسلم (۲۲۱٥)]

باب فضل البر و الصلة نیکی اور صلہ رحمی کی فضیلت

والدین سے حسن سلوک اللہ کا پسندیدہ عمل

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا عمل اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ نے فرمایا' وقت پر نماز ادا کرنا۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا' پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا، والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا۔ انہوں نے پھر دریافت کیا' پھر کون سا؟ آپ نے فرمایا' جہاد فی سبیل اللہ۔ (۱)

والدین کی رضامندی میں اللہ کی رضامندی

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''رب کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور رب کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔'' (۲)

ایک دوسری روایت میں والد کی جگہ والدین کا بھی ذکر موجود ہے۔ (۳)

والدین سے حسن سلوک عمر و رزق میں فراخی کا ذریعہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جسے یہ پسند ہو کہ اس کی عمر دراز کی جائے اور اس کے رزق کو بڑھایا جائے تو وہ اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرے اور اپنی رشتہ داری ملائے۔'' (٤)

والدین کی خدمت مشکلات سے نجات کا ذریعہ

غار والے تین لوگوں کا قصہ مشہور ہے۔ ان میں سے ایک نے اللہ سے دعا کرتے

---

(۱) [بخاری (٥٢٧) کتاب مواقیت الصلاۃ : باب فضل الصلاۃ لوقتها ' مسلم (٨٥) ترمذی (١٧٣)]

(۲) [**حسن لغیرہ** : صحیح الترغیب (٢٠٠١) ترمذی (١٨٩٩) ابن حبان (٤٣٠)]

(۳) [**حسن لغیرہ** : صحیح الترغیب (٢٠٠٣) کشف الأستار (١٨٦٥)]

(٤) [**حسن لغیرہ** : صحیح الترغیب (٢٤٨٨) کتاب البر والصلة ، احمد (٣/٢٦٦)]

ہوئے کہا تھا کہ ''اے اللہ! میرے ماں باپ بہت بوڑھے تھے۔ میں اپنے مویشی باہر لے جا کر چراتا تھا۔ پھر جب شام کو واپس آتا تو ان کا دودھ نکالتا اور برتن میں پہلے اپنے والدین کو پیش کرتا۔ جب میرے والدین پی لیتے تو پھر بچوں کو اور اپنی بیوی کو پلاتا۔ اتفاق سے ایک رات واپسی میں دیر ہو گئی اور جب میں گھر پہنچا تو والدین سو چکے تھے۔ اس نے کہا کہ پھر میں نے پسند نہیں کیا کہ انہیں جگاؤں۔ بچے میرے قدموں میں بھوکے پڑے رو رہے تھے۔ میں مسلسل دودھ کا پیالہ لیے والدین کے سامنے اسی طرح کھڑا رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ اے اللہ! اگر تیرے نزدیک بھی میں نے یہ کام صرف تیری رضا حاصل کرنے کے لیے کیا تھا' تو ہمارے لیے اس چٹان کو ہٹا کر اتنا راستہ تو بنا دے کہ ہم آسمان کو دیکھ سکیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا' چنانچہ وہ پتھر (اللہ کے حکم سے) کچھ ہٹ گیا...۔''(۱)

والدین سے حسن سلوک گناہوں کا کفارہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! بلاشبہ میں ایک بہت بڑا گناہ کر بیٹھا ہوں تو کیا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ آپ نے دریافت کیا' کیا تیری ماں (ایک روایت میں والدین کا ذکر ہے) زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا' نہیں۔ آپ نے دریافت کیا' کیا تیری خالہ زندہ ہے؟ اس نے کہا' ہاں۔ آپ نے فرمایا' تو اس کے ساتھ نیکی کر (تیرا گناہ معاف ہو جائے گا)۔''(۲)

والدین کی اطاعت نفلی عبادت سے افضل

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جریج نامی ایک

---

(۱) [بخاری (۲۲۱۵) کتاب البیوع : باب اذا اشتری شیئا لغیرہ بغیر اذنه فرضی' مسلم (۲۷٤۳)]

(۲) [**صحیح** : صحیح الترغیب (۲۵۰٤) کتاب البر والصلة ، ترمذی (۱۹۰٤) حاکم (۱۵۵/٤)]

شخص عابد تھا' اس نے ایک عبادت خانہ بنایا اور اسی میں رہتا تھا۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اسے بلایا کہ اے جریج! تو وہ (دل میں) کہنے لگا کہ اے اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں (میں نماز پڑھتا جاؤں یا اپنی ماں کو جواب دوں)؟ آخر وہ نماز ہی میں رہا تو اس کی ماں واپس چلی گئی۔ پھر جب دوسرا دن ہوا تو وہ پھر آئی اور پکارا کہ اے جریج! وہ بولا کہ اے اللہ! میری ماں پکارتی ہے اور میں نماز میں ہوں' آخر وہ نماز ہی میں رہا پس وہ واپس چلی گئی۔ پھر اس کی ماں تیسرے دن آئی اور بلایا' لیکن جریج نماز میں ہی رہا تو اس کی ماں نے کہا کہ اے اللہ! اس کو اس وقت تک نہ مارنا جب تک یہ فاحشہ عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے (یعنی ان سے اس کا سابقہ نہ پڑے)۔

پھر بنی اسرائیل نے جریج کا اور اس کی عبادت کا چرچا شروع کیا اور بنی اسرائیل میں ایک بدکار عورت تھی جس کی خوبصورتی کی مثال دی جاتی تھی۔ وہ بولی اگر تم کہو تو میں جریج کو ابتلاء یا فتنہ میں ڈالوں۔ پھر وہ عورت جریج کے سامنے گئی لیکن جریج نے اس کی طرف خیال بھی نہ کیا۔ آخر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو اس کے معبد میں آ کر پناہ لیا کرتا تھا اور اس کو اپنے آپ سے ہم بستری کرنے کی اجازت دی تو اس نے صحبت کی۔ وہ حاملہ ہوگئی جب بچہ جنا تو بولی کہ بچہ جریج کا ہے۔ لوگ یہ سن کر اس کے پاس آئے' اس کو نیچے اتارا اور اس کے عبادت خانے کو گرادیا اور اس کو مارنے لگے۔ وہ بولا کہ تمہیں کیا ہوا؟ انہوں نے کہا کہ تو نے اس بدکار عورت سے زنا کیا ہے اور اس نے تجھ سے ایک بچے کو جنم دیا ہے۔ جریج نے کہا کہ وہ بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس کو لائے تو جریج نے کہا کہ ذرا مجھے چھوڑو میں نماز پڑھ لوں۔ پھر نماز پڑھی اور اس بچے کے پاس آ کر اس کے پیٹ کو ایک ٹھونسا دیا اور بولا کہ اے بچے! تیرا باپ کون ہے؟ وہ بولا کہ فلاں چرواہا ہے۔ یہ سن کر لوگ جریج کی طرف دوڑے اور اس کو چومنے چاٹنے لگے اور کہنے لگے کہ ہم تیرا عبادت خانہ سونے اور چاندی سے بنائے دیتے ہیں۔ وہ بولا کہ نہیں جیسا تھا ویسا ہی مٹی سے پھر بنادو۔ تو لوگوں نے (ویسا ہی عبادت خانہ

پھر) بنا دیا۔''(۱)

سب سے زیادہ حسن سلوک کی مستحق ماں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے حسن سلوک کا لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ نے فرمایا' تیری ماں۔ اس نے عرض کیا کہ پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا' پھر تیری ماں۔ اس نے پھر دریافت کیا کہ پھر کون ہے؟ آپ نے فرمایا' پھر تیری ماں۔ اس نے پھر (چوتھی مرتبہ) پوچھا تو آپ نے فرمایا' پھر تیرا باپ۔(۲)

ماں کی خدمت سے جنت کا حصول

حضرت معاویہ بن جاہمہ بیان کرتے ہیں کہ بلاشبہ جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے جہاد میں جانے کا ارادہ کیا ہے اور میں آپ سے مشورہ لینے آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا' کیا تیری ماں موجود ہے؟ اس نے عرض کیا' ہاں۔ آپ نے فرمایا''اس کی خدمت کو لازم پکڑ کیونکہ اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔''(۳)

والد جنت کا دروازہ

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا''والد جنت (میں داخلے) کا سب سے بہترین دروازہ ہے۔ اب تم اس دروازے کو (نافرمانی اور برے سلوک

---

(۱) [مسلم (۲۵۵۰) کتاب البر والصلة : باب تقديم بر الوالدين على التطوع بالصلاة ' بخاری (۲٤۸۲)]

(۲) [بخاری (۵۹۷۱) کتاب الأدب : باب من أحق الناس بحسن الصحبة ' مسلم (۲٥٤۸)]

(۳) [**حسن صحيح** : صحيح نسائی ' نسائی (۳۱۰٤) کتاب الجهاد : باب الرخصة في التخلف لمن له والدة]

کے ذریعے) ضائع کرلو یا (اطاعت وفرمانبرداری کے ذریعے) اس کو محفوظ کرلو۔''(۱)

والد کی اطاعت میں اللہ کی اطاعت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ ''اللہ کی اطاعت والد کی اطاعت میں ہے اور اللہ کی نافرمانی والد کی نافرمانی میں ہے۔''(۲)

والدین کے بعد ان کے دوستوں سے صلہ رحمی کرنا بھی بہت بڑی نیکی

(1) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب وہ مکہ کو جاتے تو اپنے ساتھ ایک گدھا تفریح کے لیے رکھتے اور جب اونٹ کی سواری سے تھک جاتے تو اس پر سوار ہو جاتے اور ایک عمامہ (پگڑی) رکھتے جو سر پر باندھتے تھے۔ ایک دن وہ گدھے پر جارہے تھے کہ اتنے میں ایک دیہاتی آیا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تو فلاں بن فلاں نہیں ہے؟ وہ بولا کہ ہاں۔ تو عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو گدھا دے دیا اور کہا کہ اس پر چڑھ جا اور عمامہ بھی دے دیا اور کہا کہ اسے اپنے سر پر باندھ لے۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بعض ساتھی بولے کہ تم نے اپنی تفریح کا گدھا (اسے) دے دیا اور عمامہ بھی دے دیا جو تم اپنے سر پر باندھتے تھے اللہ تعالیٰ تمہیں بخشے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے فوت ہو جانے کے بعد اس کے دوستوں سے (اچھا) سلوک کرے۔ اور اس دیہاتی کا باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔(۳)

(2) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ﴿مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصِلَ أَبَاهُ فِي

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ابن ماجه ' ابن ماجه (۳۶۶۳) كتاب الأدب : باب بر الوالدين ' ترمذی (۱۹۰۰)]

(۲) [**حسن لغيره** : صحيح الترغيب (۲۵۰۲) كتاب البر والصلة ، رواه الطبراني في الأوسط]

(۳) [مسلم (۲۵۵۲) كتاب البر والصلة والآداب : باب فضل صلة أصدقاء الأب ... ، ابو داود (۵۱۴۳)]

قَبْرِہِ فَلْيَصِلْ اِخْوَانَ أَبِيْهِ بَعْدَهُ ﴾ ''جو اپنے باپ سے اس کی قبر میں صلہ رحمی کرنا پسند کرتا ہے وہ اس (کی وفات) کے بعد اس کے بھائیوں سے صلہ رحمی کرے۔''(۱)

'صلہ رحمی' رزق اور عمر میں اضافے کا ذریعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جسے پسند ہو کہ اس کے رزق میں فراخی کی جائے اور اس کی عمر دراز کی جائے تو وہ صلہ رحمی کرے (یعنی رشتہ داری ملائے، مطلب یہ ہے کہ جو رشتہ دار تعلق توڑنے کی کوشش کرے اس کے ساتھ بھی تعلق جوڑے)۔''(۲)

صلہ رحمی کرنے والے سے اللہ کا اپنا تعلق قائم کرنا

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا فرمائی۔ جب ان کو پیدا کرنے سے فارغ ہوا تو رحم (رشتہ داری) نے عرض کی: یہ قطع رحمی سے تیری پناہ لینے کا مقام ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''ہاں ایسا ہی ہے، کیا تو اس بات پر راضی نہیں کہ میں اس سے تعلقات قائم کروں گا جو تیرے ساتھ تعلق قائم کرے گا اور میں اس سے اپنے تعلقات ختم کر لوں گا جو تیرے ساتھ تعلق ختم کرے گا؟'' رحم نے کہا: کیوں نہیں، اے میرے رب۔''(۳)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رحم (رشتہ داری) سے مخاطب ہو کر فرمایا ''جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے توڑے گا میں اس سے اپنا تعلق توڑ لوں گا۔''(٤)

اولاد سے نیک سلوک اور ان کی اچھی پرورش کرنے کی فضیلت

(1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک مسکین عورت اپنی دو بیٹیاں

---

(۱) [حسن: صحیح الترغیب (۲۵۰۶) کتاب البر والصلة، صحیح ابن حبان (۴۳۳)]

(۲) [بخاری (۵۹۸۵) کتاب الأدب: باب من بسط له فی الرزق بصلة الرحم' الأدب المفرد (۵۷) مسلم (۲۵۵۷)]

(۳) [بخاری (۵۹۸۷) کتاب الادب: باب من وصل وصله الله]

(٤) [بخاری (۵۹۸۸) کتاب الادب: باب من وصل وصله الله]

اٹھائے ہوئے آئی، میں نے اسے کھانے کے لئے تین کھجوریں دیں، اس نے اپنی دونوں بیٹیوں کو ایک ایک کھجور دے دی، تیسری کھجور اس نے کھانے کے لئے اپنے منہ کی طرف اٹھائی تو وہ بھی اس کی بیٹی نے اس سے مانگ لی، تو اس نے وہ کھجور بھی 'جو خود کھانے والی تھی' اس کے دو حصے کر کے اپنی دونوں بیٹیوں میں تقسیم کر دی، مجھے اس کی یہ بات بہت پسند آئی تو میں نے اس واقعہ کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا تو آپ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ نے اس عمل کی وجہ سے اس کے لئے جنت واجب کر دی ہے، یا (فرمایا کہ) اسے اس کی وجہ سے آتشِ جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔''(۱)

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جس نے دو بچیوں کی پرورش کی حتی کہ وہ بالغ ہو گئیں تو قیامت والے دن وہ اس حال میں آئے گا کہ میں اور وہ اس طرح قریب ہوں گے، پھر آپ نے اپنی دونوں انگلیاں ملالیں۔''(۲)

(3) ایک مرفوع روایت کے مطابق جس شخص کی تین بیٹیاں ہوں اور وہ ان کی تربیت و پرورش اچھے طریقے سے کرے اور ان کی خوراک اور لباس وغیرہ کی ذمہ داری اچھے طریقے سے نبھائے تو وہ اس کے لئے آتشِ جہنم سے رکاوٹ بن جائیں گی۔''(۳)

(4) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''اللہ تعالیٰ جنت میں نیک بندے کا درجہ بلند فرماتے ہیں تو بندہ عرض کرتا ہے کہ اے اللہ! یہ درجہ مجھے کیوں دیا گیا ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ درجہ تجھے تیرے بیٹے کے استغفار کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔''(٤)

---

(۱) [مسلم (۲٦۳۰) كتاب البر والصلة : باب فضل الاحسان الى البنات]

(۲) [مسلم (۲٦۳۱) كتاب البر والصلة : باب فضل الاحسان الى البنات]

(۳) [**صحيح** : صحيح ابن ماجه، ابن ماجه (۳٦٦۹) كتاب الادب : باب بر الوالد والاحسان الى البنات، ترمذى (۱۹۱۳) السلسلة الصحيحة (۲۹٤) صحيح الجامع الصغير (٦٤۸۸)]

(٤) [**حسن** : السلسلة الصحيحة (۱۵۹۸) هداية الرواة (۲/٤۵۵) ابن ماجة (۳٦٦۰) كتاب الأدب : باب بر الوالدين]

پڑوسیوں سے حسن سلوک کی فضیلت

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے۔"(۱)

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ ہو۔"(۲)

(3) ایک آدمی نے عرض کیا' اے اللہ کے رسول! فلاں عورت کثرت سے نماز، روزہ اور صدقہ وخیرات کا اہتمام کرتی ہے لیکن زبان سے اپنے پڑوسی کو ایذا پہنچاتی ہے، آپ نے فرمایا "وہ جہنمی ہے۔" اس نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! فلاں عورت نماز، روزہ اور صدقہ وخیرات تو کم کرتی ہے، بس پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کر دیتی ہے، مگر اپنے پڑوسی کو ایذا نہیں پہنچاتی۔ آپ نے فرمایا "وہ جنتی ہے۔"(۳)

(4) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے مسلمان عورتو! تم میں سے کوئی بھی پڑوسن اپنی کسی پڑوسن کو کچھ بھی (بطورِ ہدیہ) پیش کرنا حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کا کھر ہی کیوں نہ ہو۔"(٤)

(5) فرمانِ نبوی ہے کہ "چار چیزیں خوش بختی سے ہیں: نیک بیوی، وسیع وکشادہ گھر، نیک پڑوسی اور عمدہ سواری۔"(٥)

---

(۱) [بخاری (٦١٣٦) كتاب الأدب : باب اكرام الضيف وخدمته ، مسلم (٤٧)]

(۲) [مسلم (٤٦) كتاب الايمان : باب تحريم ايذاء الجار]

(۳) [**صحيح** : صحيح الترغيب (٢٥٦٠) مسند احمد (الموسوعة الحديثية : ٩٦٧٥) ابن حبان (٥٧٦٤) الادب المفرد (١١٩) حاكم (١٦٦/٤) بزار (١٩٠٢) شیخ شعیب ارناؤوط نے اس کی سند کو حسن کہا ہے۔]

(٤) [بخاری (٢٥٦٦) كتاب الهبة وفضلها والتحريض عليها]

(٥) [**صحيح** : السلسلة الصحيحة (٢٨٢) صحيح الجامع الصغير (٨٨٧) صحيح الترغيب (٢٥٧٦) ابن حبان (١٢٣٢)]

مہمان کے اکرام کی فضیلت

(1) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمان کا اکرام کرے۔''(۱)

(2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا ''بیشک تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے۔''(۲)

(3) ایک انصاری صحابی خود بھوکے رہے، اپنے بیوی بچوں کو بھی بھوکا ہی سلا دیا، لیکن انہوں نے مہمان کو کھانا کھلایا، تو اللہ تعالیٰ کو ان کا یہ عمل اتنا پسند آیا کہ ان کے حق میں قرآن کریم کی یہ آیت نازل فرما دی ''وہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ خود بھی محتاج وضرورت مند ہوں۔''[الحشر : ۹] (۳)

یتیم کی کفالت کی فضیلت

(1) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے اور آپ نے اپنی دو انگلیوں؛ انگشتِ شہادت اور درمیانی انگلی کے ساتھ اشارہ کیا۔''(٤)

(2) حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک آدمی آیا وہ اپنے دل کی سختی کی شکایت کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا' کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا دل نرم ہو جائے اور تیری ضرورت پوری ہو جائے؟ تو یتیم پر رحم کر اس کے سر پر ہاتھ پھیر اور اسے اپنے غلے میں

---

(۱) [بخاری (٦١٣٨) کتاب الأدب : باب اکرام الضیف وخدمته ، مسلم (٤٧)]

(۲) [بخاری (١٩٧٥) کتاب الصوم : باب حق الجسم فی الصوم]

(۳) [بخاری (٣٧٩٨) کتاب مناقب الانصار : باب قول الله : ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ، مسلم (٢٠٥٤) ترمذی (٣٣٠٤)]

(٤) [بخاری (٦٠٠٥) کتاب الأدب : باب فضل من یعول یتیما ' ابو داود (٥١٥٠) ترمذی (١٩١٨)]

سے کھانا کھلا' تیرا دل نرم ہو جائے گا اور تیری ضرورت بھی پوری ہو جائے گی۔"(١)

بیوہ اور مسکین کے کام آنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص بیواؤں اور مساکین کا خدمت گار ہے وہ مجاہد فی سبیل اللہ یا رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔"(٢)

عام مسلمان بھائیوں کے کام آنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس شخص نے کسی مسلمان سے دنیوی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کی اللہ تعالیٰ اس سے روز قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کر دیں گے اور جو کسی تنگ دست پر آسانی کرے اللہ تعالیٰ اس پر دنیا و آخرت میں آسانی فرمائیں گے اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے تو اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کریں گے اور اللہ تعالیٰ اس وقت تک بندے کی مدد کرتے رہتے ہیں جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد کرتا رہتا ہے۔"(٣)

کسی مسلمان کو خوشی دینے کی فضیلت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "کسی مسلمان کو خوشی دینا افضل ترین عمل ہے؛ (تو اس سلسلے میں) تم بے لباس کو لباس پہنا دو، یا بھوکے کا پیٹ بھر دو، یا اس کی کوئی ضرورت پوری کردو۔"(٤)

---

(١) [حسن لغیرہ: صحیح الترغیب (٢٠٤٤) کتاب البر والصلة، رواہ الطبرانی]

[بخاری (٥٣٥٣) کتاب النفقات: باب فضل النفقة علی الأهل]

(٣) [مسلم (٢٦٩٩) کتاب الذکر والدعاء: باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن' ابو داود (٤٩٤٦) ترمذی (١٤٢٥ـ١٩٣٠ـ٢٩٤٥) ابن ماجه (٢٢٥)]

(٤) [حسن لغیرہ: صحیح الترغیب والترهیب (٩٥٤) السلسلة الصحیحة (١٤٩٤) طبرانی اوسط (٥٠٨١)، (٢٠٢/٥)]

باب الادب — ادب کا بیان

حُسنِ اخلاق کی فضیلت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيْظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ ﴾ [آل عمران : ١٥٩] ''(اے پیغمبر!) یہ اللہ کی رحمت ہے کہ آپ ان لوگوں کے لئے نرم مزاج واقع ہوئے ہیں ورنہ اگر آپ بدمزاج اور سنگ دل ہوتے تو یہ سب آپ کے گردوپیش سے چھٹ جاتے۔''

(2) اس سلسلے میں چند فرامینِ نبویہ کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

- اکثر جو چیزیں لوگوں کو جنت میں داخل کریں گی ان میں ایک اچھا اخلاق ہے۔(۱)
- لوگوں میں سب سے زیادہ نبی ﷺ کو محبوب اور روزِ قیامت سب سے زیادہ آپ کے قریب وہ ہوں گے جو ان میں سب سے زیادہ اچھے اخلاق والے ہیں۔(۲)
- تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو تم میں اخلاق کے لحاظ سے سب سے اچھے ہیں۔(۳)
- روزِ قیامت بندے کے میزان میں اچھے اخلاق سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی۔(٤)
- نیکی تو اچھے اخلاق ہی کا نام ہے۔(٥)

---

(۱) [**حسن** : السلسلة الصحيحة (٩٧٧) صحيح الترغيب (١٧٢٣) ترمذی (٢٠٠٤) ابواب البر والصلة : باب ما جاء فی حسن الخلق ، الموسوعة الحديثية (٩٦٩٦)]

(۲) [**صحيح** : صحيح ترمذی ، ترمذی (٢٠١٨) ابواب البر والصلة : باب ما جاء فی معالی الاخلاق ، السلسلة الصحيحة (٧٩١)]

(۳) [بخاری (٦٠٣٥) كتاب الادب : باب حسن الخلق والسخاء ، مسلم (٢٣٢١)]

(٤) [**صحيح** : صحيح الترغيب (٢٦٤١) صحيح الجامع الصغير (٥٦٣٢) السلسلة الصحيحة (٥٣٦/٢) ترمذی (٢٠٠٢) ابواب البر والصلة : باب ما جاء فی حسن الخلق]

(٥) [مسلم (٢٥٥٣) كتاب البر والصلة : باب تفسير البر والاثم]

سلام کی فضیلت

(1) فرمانِ نبوی ہے کہ ''تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے حتی کہ مومن بن جاؤ اور مومن نہیں ہو سکتے حتی کہ ایک دوسرے سے محبت کرو۔ کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو تو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ (وہ یہ ہے کہ) آپس میں سلام کو عام کرو۔''(١)

(2) ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اسلام کی کون سی بات زیادہ بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا ''تم کھانا کھلاؤ اور ہر ایک کو سلام کہو خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہیں۔''(٢)

(3) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگوں میں اللہ کے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو ان میں سے سلام کرنے میں پہل کرتا ہے۔''(٣)

(4) نبی ﷺ کے ایک فرمان کے مطابق جو شخص سلام کہتے ہوئے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ کے الفاظ کہتا ہے اسے دس نیکیاں، جو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہتا ہے اسے بیس نیکیاں اور جو اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ کہتا ہے اسے تیس نیکیاں ملتی ہیں۔(٤)

مصافحہ کی فضیلت

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں اور مصافحہ کرتے ہیں (ہاتھ سے ہاتھ ملاتے ہیں) تو ان کے جدا ہونے سے پہلے ہی اللہ ان کو بخش دیتا ہے۔''(٥)

---

(١) [مسلم (٥٤) كتاب الايمان : باب بيان انه لا يدخل الجنة الا المومنون]

(٢) [بخاری (١٢) كتاب الايمان : باب اطعام الطعام من الاسلام]

(٣) [صحيح : السلسلة الصحيحة (٣٣٨٢) صحيح الجامع (٢٠١١) ابو داود (٥١٩٧) ابواب النوم : باب فضل من بدأ السلام]

(٤) [صحيح : صحيح ابو داود ، ابو داود (٥١٩٥) ابواب النوم : باب كيف السلام]

(٥) [صحيح : صحيح الترغيب (٢٧١٨) الصحيحة (٥٢٥) ابو داود (٥٢١٢) ابواب النوم : باب فى المصافحة ، ترمذى (٢٧٢٧) ابن ماجه (٣٧٠٣)]

نرم رویہ اختیار کرنے کی فضیلت

(1) رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو مخاطب کر کے فرمایا ''بیشک اللہ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو ہی پسند فرماتا ہے اور نرمی پر وہ کچھ عطا فرما دیتا ہے جو سختی پر اور اس کے علاوہ کسی بھی چیز پر عطا نہیں فرماتا۔''(۱)

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''نرمی جس چیز میں بھی ہو اسے خوبصورت بنا دیتی ہے اور جس چیز سے بھی نکال لی جائے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔''(۲)

(3) حضرت جریر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جسے نرمی سے محروم کر دیا گیا، وہ ہر قسم کی خیر سے محروم کر دیا گیا (یعنی نرمی سراسر خیر ہی ہے)۔''(۳)

غصہ پی جانے کی فضیلت

(1) اللہ تعالیٰ نے اہل جنت متقی و پرہیزگار لوگوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے کہ ﴿وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ﴾ [آل عمران : ١٣٤] ''وہ غصہ پی جانے والے ہیں۔''

(2) فرمانِ نبوی کے مطابق بہادر وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس پر قابو پا لے۔''(٤)

(3) حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو شخص غصہ پی گیا حالانکہ وہ اسے نافذ کرنے کی طاقت بھی رکھتا تھا تو روزِ قیامت اسے تمام مخلوقات کے سامنے بلا کر اختیار دیا جائے گا کہ جو چاہے جنتی عورت پسند کر لے۔''(٥)

---

(۱) [مسلم (٢٥٩٣) كتاب البر والصلة والآداب : باب فضل الرفق]

(۲) [مسلم (٢٥٩٣) كتاب البر والصلة والآداب : باب فضل الرفق، ابو داود (٢٤٧٨)]

(۳) [**صحيح** : صحيح الجامع (٦٦٠٦) ابو داود (٤٨٠٩) كتاب الأدب : باب في الرفق]

(٤) [بخاری (٦١١٤) كتاب الأدب : باب الحذر من الغضب ' الأدب المفرد (١٣٢٣) مسلم (٢٦٠٩) احمد (٢٣٦/٢) بغوی (٣٥٨١) ابن حبان (٢٠١٨)]

(٥) [**حسن** : صحيح ابو داود ' ابو داود (٤٧٧٧) كتاب الأدب : باب من كظم غيظا ' ترمذی (٢٠٢١)]

صبر کی فضیلت

چند آیات:

1- ﴿ وَ بَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ ﴾ [البقرة : ١٥٥] ''صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دیجئے۔''

2- ﴿ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ ﴾ [البقرة : ١٥٥] ''صبر کرنے والوں کو تو ان کا اجر بے حساب دیا جائے گا۔''

3- ﴿ وَ اللّٰهُ مَعَ الصَّابِرِيْنَ ﴾ [البقرة : ٢٤٩] ''اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔''

چند احادیث:

1- صبر تو روشنی ہے (یعنی صبر کرنے والا نورِ ہدایت سے روشن اور منور رہتا ہے)۔(١)

2- کسی شخص کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع عطیہ نہیں دیا گیا۔(٢)

3- مومن کا معاملہ ہی بڑا عجیب ہے، اس کے ہر کام میں خیر ہے اور یہ چیز مومن کے سوا کسی کو حاصل نہیں۔ اگر اسے خوشی ملے تو شکر کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچے تو صبر کرتا ہے تو یہ بھی اس کے لئے بہتر ہے۔(٣)

4- اولاد کی وفات پر صبر کے بدلے آپ ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے۔(٤)

5- ایک عورت کو مرگی کے مرض پر صبر کے عوض آپ ﷺ نے جنت کی بشارت دی۔(٥)

6- ایک حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ''جب میں اپنے بندے کی کوئی دنیا کی پسندیدہ چیز چھین لوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت رکھے (اور صبر کرے) تو میرے پاس اس کے لئے جنت کے سوا اور کوئی بدلہ نہیں۔''(٦)

---

(١) [مسلم (٢٢٣) كتاب الطهارة : باب فضل الوضوء ، ابن ماجه (٢٨٠)]

(٢) [بخارى (١٤٦٩) كتاب الزكاة : باب الاستعفاف عن المسألة ، مسلم (١٠٥٤)]

(٣) [مسلم (٢٩٩٩) كتاب الزهد : باب المؤمن امره كله خير]

(٤) [بخارى (٦٤٢٤) كتاب الرقاق : باب العمل الذى يبتغى به وجه الله]

(٥) [بخارى (٥٦٥٢) كتاب المرضى : باب فضل من يصرع من الريح ' مسلم (٢٥٧٦)]

(٦) [بخارى (٦٤٢٤) كتاب الرقاق : باب العمل الذى يبتغى به وجه الله تعالى]

سچائی کی فضیلت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴾[التوبة : ١١٩] ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کا ساتھ دو۔“

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”سچ کو لازم پکڑو کیونکہ سچ نیکی کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے حتی کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ گناہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور گناہ آتشِ جہنم کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے حتی کہ اللہ کے ہاں بھی کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔“(١)

ایفائے عہد اور امانت ادا کرنے کی فضیلت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ... وَ الَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَ عَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ﴾ [المؤمنون : ١، ٨] ”بیشک مومن کامیاب ہو گئے... جو اپنی امانتوں اور عہد و پیمان کا خیال رکھتے ہیں۔“

(2) فرمانِ نبوی ہے کہ ”جو امانت دار نہیں اس کا کوئی ایمان نہیں اور جو عہد پورا نہیں کرتا اس کا کوئی دین نہیں۔“(٢)

عفو و درگزر کی فضیلت

(1) اللہ تعالیٰ نے جنتی لوگوں کی ایک صفت یہ بیان فرمائی ہے ﴿ وَ الْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ ﴾[آل عمران : ١٣٤] ”وہ لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔“

---

(١) [بخاری (٦٠٩٤) كتاب الأدب : باب قول الله تعالى يأيها الذين آمنوا اتقوا الله وكونوا مع الصادقين ' مسلم (٢٦٠٧) ابو داود (٤٩٨٩) ترمذی (١٩٧١)]

(٢) [صحيح : صحيح الجامع (٧١٧٩) صحيح الترغيب (٣٠٠٤) مسند ابويعلى (٢٨٦٣) شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے حسن کہا ہے۔[الموسوعة الحديثية (١٢٣٨٣)]

(2) ایک دوسرے مقام پر ارشاد ہے کہ ﴿ وَلۡيَعۡفُوا وَلۡيَصۡفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغۡفِرَ اللَّهُ لَكُمۡ ﴾ [النور : ٢٢] ''انہیں معاف کر دینا چاہیے اور درگزر کرنا چاہیے، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کر دے؟۔''

(3) فرمانِ نبوی ہے کہ ''عفوودرگزر کے ذریعے اللہ بندے کی عزت میں ہی اضافہ فرماتے ہیں۔''(۱)

(4) رسول اللہ ﷺ نے قسم اٹھا کر تین باتیں ارشاد فرمائیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ ''جو بندہ بھی (بدلہ لینے کی بجائے) کسی کی زیادتی کو معاف کر دیتا ہے تو اس کے بدلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی عزت میں ہی اضافہ فرمائیں گے۔''(۲)

بردباری اور سنجیدگی کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی تعریف میں فرمایا کہ ''بیشک تم میں دو خوبیاں ایسی ہیں جنہیں اللہ پسند فرماتا ہے: بردباری اور سنجیدگی (یعنی ہر کام بغیر کسی جلد بازی کے پوری طرح سوچ سمجھ کر انجام دینا)۔''(۳)

تواضع وانکساری کی فضیلت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ إِنَّمَا يُؤۡمِنُ بِـَٔايَٰتِنَا ٱلَّذِينَ إِذَا ذُكِّرُوا بِهَا خَرُّوا سُجَّدًا وَسَبَّحُوا بِحَمۡدِ رَبِّهِمۡ وَهُمۡ لَا يَسۡتَكۡبِرُونَ ﴾ [السجدة : ١٥] ''ہماری آیات پر تو وہ لوگ ایمان لاتے ہیں جنہیں یہ آیات سنا کر جب نصیحت کی جاتی ہے تو سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرتے ہیں اور تکبر نہیں

---

(١) [مسلم (٢٥٨٨) كتاب البر والصلة : باب استحباب العفو والتواضع ، ترمذى (٢٠٢٩) دارمى (١٧١٨) ابو يعلى (٦٤٥٨)]

(٢) [صحيح لغيره : صحيح الترغيب (٨١٤) مسند احمد (الموسوعة الحديثية : ١٦٧٤)]

(٣) [مسلم (١٧) كتاب الايمان : باب الامر بالايمان بالله ورسوله ، ابو داود (٥٢٢٥) ترمذى (٢٠١١) مسند ابو يعلى (٦٨٤٨)]

کرتے۔"

(2) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جو کوئی بھی اللہ کے لیے تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اسے بلندی عطا فرما دیتا ہے۔"(۱)

(3) حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو اس حال میں فوت ہوا کہ وہ تین چیزوں سے بری تھا: تکبر، خیانت اور قرض، تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔"(۲)

خندہ پیشانی سے ملنے کی فضیلت

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کسی نیکی کو حقیر نہ سمجھو خواہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملاقات کرنا ہی کیوں نہ ہو۔"(۳)

فضول ولغو کاموں سے اجتناب کی فضیلت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ... وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ﴾ [المؤمنون : ۱، ۳] "بیشک مومن کامیاب ہو گئے ... جو فضول ولغو کاموں سے پرہیز کرتے ہیں۔"

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "آدمی کے اسلام کی خوبی اس کا لایعنی وفضول کاموں کو چھوڑ دینا ہے۔"(٤)

---

(۱) [مسلم (۲۵۸۸) كتاب البر والصلة : باب استحباب العفو والتواضع ، ترمذی (۲۰۲۹) دارمی (۱۷۱۸) ابو یعلی (٦٤٥٨)]

(۲) [صحیح : صحيح الترغيب (۲۸۹۲) المشكاة (۲۹۲۱) ترمذی (۱۵۷۲) ابواب السير : باب ما جاء في الغلول]

(۳) [مسلم (۲٦۲٦) كتاب البر والصلة والآداب : باب استحباب طلاقة الوجه عند اللقاء' ترمذی (۱۸۳۳) احمد (٦٣/٥) ابن حبان (٤٦٨)]

(٤) [صحیح : صحيح ترمذی' ترمذی (۲۳۱۷) كتاب الزهد : باب' ابن ماجه (۳۹۷٦) ابن حبان (۲٦٦/۱)]

فضول خرچی اور بخل سے اجتناب کی فضیلت

(1) اللہ تعالیٰ نے اپنے نیک بندوں کی صفات بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ﴿ وَ الَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَ كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا ﴾ [الفرقان : ٦٧] ''جو خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ بخل وکنجوسی، بلکہ اُن کا خرچ دونوں انتہاؤں کے درمیان اعتدال پر قائم رہتا ہے۔''

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''مومن بھولا بھالا اور سخی ہوتا ہے جبکہ فاجر آدمی فریبی اور بخیل ہوتا ہے۔''(١)

حسد سے اجتناب کی فضیلت

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''کسی بندے کے دل میں دو چیزیں اکٹھی نہیں ہوسکتیں: ایمان اور حسد۔''(٢)

(2) ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''لوگ اس وقت تک ہمیشہ خیر و بھلائی سے رہیں گے جب تک ایک دوسرے سے حسد نہیں رکھیں گے۔''(٣)

(3) رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری صحابی کے متعلق تین مرتبہ فرمایا کہ وہ جنتی ہے۔ جب حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ اس انصاری صحابی کا عمل یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کے لئے دل میں نفرت نہیں رکھتے اور کسی بھی آدمی سے اس نعمت پر حسد نہیں کرتے جو اللہ نے اسے عطا کی ہے۔(٤)

---

(١) [**حسن** : الصحيحة (٩٣٥) صحيح الجامع (٦٦٥٣) صحيح الترغيب (٢٦٠٩) ابو داود (٤٧٩٠) كتاب الادب : باب فى حسن العشرة ، ترمذى (١٩٦٤)]

(٢) [**صحيح** : صحيح الجامع الصغير (٧٦٢٠) نسائى (٣١٠٩) كتاب الجهاد : باب فضل من عمل فى سبيل الله ، صحيح ابن حبان (٤٦٠٦)]

(٣) [**حسن** : صحيح الترغيب (٢٨٨٧) الصحيحة (٣٣٨٦) طبرانى كبير (٣٠٩/٨)]

(٤) [**صحيح** : شیخ شعیب ارناؤوط نے اسے صحیح کہا ہے۔ مسند احمد (الموسوعة الحديثية : ١٢٦٩٧) عبد الرزاق (٢٠٥٥٩) بيهقى فى الشعب (٦٦٠٥) بزار (١٩٨١)]

○ حسد یہ ہے کہ کسی دوسرے کے لیے زوالِ نعمت کی تمنا کرے اور یہ خواہش رکھے کہ وہ چیز اس سے چھن کر مجھے مل جائے۔

غیبت سے اجتناب کی فضیلت

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''جس نے اپنے (مسلمان) بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کا دفاع کیا اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کے چہرے سے آگ ہٹالیں گے (معلوم ہوا کہ خود غیبت سے بچنے کے ساتھ ساتھ دوسروں کو غیبت سے روکنا بھی بڑا فضیلت والا عمل ہے)۔''(۱)

○ غیبت سے مراد ہے کسی بھی آدمی کی غیر موجودگی میں اس کا ایسا ذکر جو اسے ناپسند ہو۔

خاموشی کی فضیلت

(1) فرمانِ نبوی ہے کہ ''جو شخص اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ صرف خیر و بھلائی کی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔''(۲)

(2) نبی ﷺ نے فرمایا ''جس نے خاموشی اختیار کی وہ نجات پا گیا۔''(۳)

حیاء کی فضیلت

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔''(٤)

(2) رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے، وہ اپنے بھائی کو حیاء کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا (کہ اتنی حیا بھی اچھی نہیں) تو آپ نے فرمایا ''اسے چھوڑ دو، بیشک

---

(۱) [**صحیح** : صحیح ترمذی ' ترمذی (۱۹۳۱) کتاب البر والصلة : باب ما جاء فی الذب عن عرض المسلم ' احمد (٤٤٩/٦)]

(۲) [بخاری (۶۰۱۸) کتاب الادب : باب من کان یومن باللہ ... ، مسلم (٤٧)]

(۳) [**صحیح** : السلسلة الصحیحة (۵۳۶) صحیح الجامع الصغیر (۶۳۶۷) صحیح الترغیب (۲۸۷٤) ترمذی (۲۵۰۱) ابواب صفة القیامة والرقائق والورع]

(٤) [مسلم (۳۵) کتاب الایمان : باب شعب الایمان ، بخاری (۹)]

حیاء ایمان کا حصہ ہے۔"(۱)

(3) نبی ﷺ کا ایک فرمان یہ ہے کہ "حیاء ساری کی ساری خیر ہی ہے۔"(۲)

صلح کرانے کی فضیلت

(1) ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ ﴿ لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ﴾ [النساء : ۱۱٤] "لوگوں کی خفیہ سرگوشیوں میں اکثر و بیشتر کوئی خیر نہیں ہوتی، ہاں اگر کوئی صدقہ وخیرات، یا کسی نیک کام، یا لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا حکم کرے (تو یہ البتہ بھلی بات ہے)۔"

(2) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کیا میں تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں جو نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی افضل ہے؟" صحابہ نے کہا، ضرور۔ آپ نے فرمایا "آپس میں صلح کرانا۔"(۳)

کسی نیک کام کی سفارش کرنے کی فضیلت

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اگر کوئی مانگنے والا آتا یا آپ کے سامنے کوئی حاجت پیش کی جاتی تو آپ صحابہ سے فرماتے کہ تم سفارش کرو، اس کا تمہیں اجر ملے گا۔"(٤)

نیک دوست تلاش کرنے کی فضیلت

نبی ﷺ نے فرمایا "اچھے اور برے دوست کی مثال کستوری اٹھانے والے اور بھٹی پھونکنے والے کی طرح ہے۔ کستوری اٹھانے والا یا تجھے ہدیہ دے دے گا، یا تُو اس سے خرید لے گا، یا کم از کم اس کی عمدہ خوشبو تجھے ضرور آتی رہے گی (یعنی نیک دوست کا فائدہ ہی فائدہ ہے)۔

---

(۱) [بخاری (۲٤) کتاب الایمان : باب الحیاء من الایمان، ترمذی (۲٦۱۵)]

(۲) [مسلم (۳۷) کتاب الایمان : باب شعب الایمان]

(۳) [**صحیح** : صحیح ترمذی، ترمذی (۲۵۰۹) ابواب صفة القیامة والرقائق والورع]

(٤) [بخاری (۱٤۳۲) کتاب الزکاة : باب التحریض علی الصدقة والشفاعة فیها، مسلم (۲٦۲۷) ابو داود (۵۱۳۱) ترمذی (۲٦۷۲) احمد (۱۹٦۰۱)]

جبکہ بھٹی دھونکنے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا کم از کم تجھے اس کے پاس بیٹھنے سے ناگوار بو اور دھواں ضرور پہنچے گا (یعنی برے دوست کا نقصان ہی نقصان ہے)۔"(۱)

راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کی فضیلت

(1) فرمانِ نبوی کے مطابق ایمان کی ستر شاخیں ہیں، ان میں سب سے افضل کلمہ (لا الہ الا اللہ) کہنا ہے اور سب سے کم تر راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے۔(۲)

(2) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "میرے سامنے میری امت کے اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے، میں نے اس کے اچھے اعمال میں راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانے کو بھی دیکھا۔"(۳)

خیر کے کام میں کسی کی رہنمائی کرنے کی فضیلت

(1) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے (کسی کو) خیر و بھلائی کا راستہ دکھایا تو اسے بھی بھلائی کا کام کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔"(٤)

(2) ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو کوئی اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اس کے لیے اس کا اجر ہے اور ان سب لوگوں کا بھی جو اس کے بعد اس پر عمل کریں' اس سے ان کے اجروں میں کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔"(٥)

---

(۱) [بخاری (٥٥٣٤) کتاب الذبائح و الصید : باب المسك ، مسلم (٢٦٢٨)]

(۲) [مسلم (٣٥) کتاب الایمان : باب شعب الایمان ، بخاری (٩)]

(۳) [مسلم (٥٥٣) کتاب المساجد : باب النھی عن البصاق فی المسجد]

(٤) [مسلم (١٨٩٣) کتاب الإمارة : باب فضل إعانة الغازی ... ، ابو داود (٥١٢٩)]

(٥) [مسلم (١٠١٧) کتاب الزکاة : باب الحث علی الصدقة...]

باب الاحادیث الضعیفة عن فضائل الاعمال

فضائل اعمال سے متعلق چند ضعیف احادیث

- ”خیر و بھلائی مجھ میں اور تا قیامت میری امت میں ہے۔“(۱)
- ”میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔“(۲)
- ”مومن کا جوٹھا شفا ہے۔“(۳)
- ”وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے۔“(٤)
- ”سخی اللہ کی رحمت کے قریب‘ جنت کے قریب‘ لوگوں کے قریب اور جہنم کی آگ سے دور ہوتا ہے جبکہ بخیل اللہ سے دور‘ جنت سے دور‘ لوگوں سے دور اور جہنم کے قریب ہوتا ہے اور جاہل سخی اللہ تعالیٰ کے نزدیک بخیل عبادت گزار سے زیادہ محبوب ہے۔“(٥)
- ”جنت سخی لوگوں کا گھر ہے۔“(٦)
- ”سورۂ یٰس قرآن کا دل ہے۔“(٧)
- ”سورۂ رحمٰن قرآن کی دلہن ہے۔“(٨)

---

(۱) [**لا اصل له** : السلسلة الضعيفة (٣٠) المقاصد الحسنة (٤٦٨)]

(۲) [**موضوع** : الأسرار المرفوعة (٥٠٦) تنزيه الشريعة (٤٠٢/٢) الضعيفة (١١)]

(۳) [**لا اصل له** : الأسرار المرفوعة (٢١٧) السلسلة الضعيفة (٧٨)]

(٤) [**موضوع** : المقاصد الحسنة (١٠٠/١) موضوعات للصغانى (٢/١) الدرر المنتثرة (٩/١) تذكرة الموضوعات (١١/١) السلسلة الضعيفة (٣٦)]

(٥) [**ضعيف جدا** : ضعيف ترمذى ، ترمذى (١٩٦١) ابواب البر والصلة : باب ما جاء فى السخاء ، الضعيفة (١٥٤) ضعيف الترغيب (١٥٥٥)]

(٦) [**ضعيف** : الموضوعات لابن الجوزى (١٨٥/٢) السلسلة الضعيفة (٣٤٧٧)]

(٧) [**موضوع** : السلسلة الضعيفة (١٦٩) دارمى (٣٤٥٩) طبرانى كبير (٥١١)]

(٨) [**منكر** : الضعيفة (١٣٥٠) ضعيف الجامع (٤٧٢٩) كنز العمال (٢٦٣٨)]

- اللہ تعالیٰ (روزِ قیامت) فرمائیں گے کہ (ہر) اس شخص کو دوزخ سے نکال لو جس نے ایک دن بھی مجھے یاد کیا یا کسی مقام پر بھی مجھ سے خائف ہوا۔ (۱)
- ''بلاشبہ اللہ تعالیٰ پندرہ شعبان کی رات کو پہلے آسمان کی جانب اترتے ہیں اور بنوکلب کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ افراد کو بخش دیتے ہیں۔'' (۲)
- ''جس نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھا اس کے لیے سو شہیدوں کا اجر ہے۔'' (۳)
- ''والد کی اپنے بیٹے کے لیے دعا اس طرح ہے جیسے نبی ﷺ کی اپنی امت کے لیے دعا ہے۔'' (٤)
- ''جس نے اپنی ماں کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو اس کے لیے (یہ عمل) دوزخ سے رکاوٹ ہوگا۔'' (٥)
- ''جو کوئی بچہ اپنے والدین کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نظر کے بدلے ایک حج مبرور کا ثواب لکھ دیتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا' خواہ وہ ہر روز سو مرتبہ دیکھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا' ہاں۔ اللہ تعالیٰ سب سے بڑا اور سب سے زیادہ پاکیزہ ہے۔'' (٦)
- ''جس نے ہر جمعہ اپنے والدین یا دونوں میں سے ایک کی قبر کی زیارت کی اسے بخش دیا جائے گا۔'' (۷)

---

(۱) [**ضعیف** : ضعیف ترمذی ، ترمذی (۲۵۹٤) ابواب صفة جهنم : باب ما جاء أن للنار نفسين وما ذكر من يخرج من النار]

(۲) [**ضعیف** : ضعیف ترمذی ' ترمذی (۷۳۹) ضعیف ابن ماجه ' ابن ماجه (۱۳۸۹)]

(۳) [**ضعیف جدا** : السلسلة الضعيفة (۳۲٦) المشكاة (۱۷٦)]

(٤) [**موضوع** : السلسلة الضعيفة (۲۰۳/۲)]

(٥) [**موضوع** : السلسلة الضعيفة (۱۲٤٥)]

(٦) [**موضوع** : المشكاة للألبانی (٤٩٤٤) السلسلة الضعيفة (۳۲۷٤)]

(۷) [**موضوع**: السلسلة الضعيفة (٤٩) اللآلي المصنوعة (۳٦٦/۲)]

❁ ''قرآن کریم، والدین اور علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا بھی عبادت ہے۔''(۱)

❁ ''جس نے میری مسجد (یعنی مسجد نبوی) میں چالیس نمازیں ادا کیں (اور ان میں سے) کوئی ایک نماز بھی فوت نہ ہوئی تو اس کے لیے آگ سے براءت اور عذاب سے نجات لکھ دی جائے گی اور وہ نفاق سے بری ہو جائے گا۔''(۲)

❁ ''جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔''(۳)

❁ ''(رزقِ) حلال کی تلاش بھی جہاد ہے۔''(٤)

❁ ''خوبصورت چہرے کو دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے۔''(٥)

❁ ''جس نے عشق کیا، پاکدامن رہا، اسے چھپائے رکھا اور مر گیا تو وہ شہادت کی موت مرا۔''(٦)

❁ ''جس نے کسی عالم کی تقلید کی وہ اللہ تعالیٰ سے سلامتی کی حالت میں ملے گا۔''(۷)

❁ ''ایک فقیہ شیطان پر ہزار عبادت گزار سے زیادہ سخت ہے۔''(۸)

❁ ''عالم دین کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔''(۹)

---

(۱) [**موضوع** : السلسلة الضعيفة (٣٥٦)]

(۲) [**ضعيف** : السلسلة الضعيفة (٣٦٤) مسند احمد (١٥٥/٣) شیخ شعیب ارناؤوط نے بھی اس کی سند کو ضعیف کہا ہے۔ الموسوعة الحديثية (١٢٥٨٣)]

(۳) [**موضوع** : ضعيف الجامع الصغير (٥٦٠٧) تلخيص الحبير (٢٥٥/٣) الدرر المنتثرة (ص: ١٩)]

(٤) [**ضعيف** : الضعيفة (١٣٠١) كنز العمال (٩٢٠٥) كشف الخفاء (١٩٢٩)]

(٥) [**موضوع** : الموضوعات لابن الجوزى (١٦٣/١) اللآلى المصنوعة (١٠٥/١) كشف الخفاء (٣١٧/٢) السلسلة الضعيفة (١٣٢)]

(٦) [**موضوع** : ضعيف الجامع (٥٦٩٧) الفوائد الموضوعة (ص: ١٣٨)]

(٧) [**لا اصل له** : السلسلة الضعيفة (٥٥١)]

(٨) [**موضوع** : ضعيف الجامع (٣٩٨٧) ضعيف ابن ماجه (٤١)]

(٩) [**ضعيف** : ضعيف الجامع (٢٨٥٥) الفوائد المجموعة (ص: ٢٨٧)]

- ''مسواک آدمی کو فصاحت میں بڑھا دیتی ہے۔''(۱)
- ''گردن کا مسح (روزِ قیامت) طوق سے بچنے کا ذریعہ ہے۔''(۲)
- ''نماز فجر کو روشن کرو (یعنی کچھ روشنی میں پڑھو) تمہیں بخش دیا جائے گا۔''(۳)
- ''مساجد میں جھاڑو دینا حورعین کا حق مہر ہے۔''(٤)
- ''جس نے باجماعت فجر ادا کی گویا اس نے آدم علیہ السلام کے ہمراہ پچاس حج کیے۔''(٥)
- ''جمعہ کے روز نیکیاں دوگنا ہو جاتی ہیں۔''(٦)
- ''آبِ زمزم اور آتشِ جہنم کسی بندے کے پیٹ میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔''(۷)
- ''جو حرمین میں فوت ہوا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو گئی۔''(۸)
- ''جو بیماری کی حالت میں فوت ہوا وہ شہید کی موت مرا۔''(۹)
- ''جس نے رحمت وشفقت سے یتیم کے سر پر ہاتھ رکھا اس کے لیے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے جس پر اس کا ہاتھ گزرا۔''(۱۰)
- ''اگر اہل جنت تجارت کرتے تو کپڑے کی تجارت کرتے۔''(۱۱)
- ''یہ تواضع کی علامت ہے کہ آدمی اپنے بھائی کا جوٹھا پی لے اور جو اللہ کی رضا کی

---

(۱) [**موضوع** : تذكرة الموضوعات (ص : ١٠) السلسلة الضعيفة (٦٤٢)]

(۲) [**موضوع** : السلسلة الضعيفة (٦٩) تذكرة الموضوعات (ص : ٣١)]

(۳) [**ضعيف** : ضعيف الجامع الصغير (٨٤٥)]

(٤) [**موضوع** : الموضوعات لابن الجوزى (٢٥٤/٣) السلسلة الضعيفة (٤١٤٧)]

(٥) [**باطل** : الفوائد المجموعة (ص : ٣٢) تنزيه الشريعة (٤٧/٢)]

(٦) [**موضوع** : السلسلة الضعيفة (١٧٦٥)]

(۷) [**موضوع** : الفوائد المجموعة (ص : ١١٢) تذكرة الموضوعات (ص : ٧٤)]

(۸) [**موضوع** : السلسلة الضعيفة (٦٨٣٠) الفوائد المجموعة (ص : ١١٤)]

(۹) [**ضعيف**: اللآلي المصنوعة (٣٤٤/٢) السلسلة الضعيفة (٤٦٦١)]

(۱۰) [**ضعيف** : ضعيف الترغيب والترهيب (١٥١٣) اللآلي المصنوعة (٩٢/٢)]

(۱۱) [**ضعيف** : تخريج الاحياء للعراقى (١٢٤/٤) تذكرة الموضوعات (ص: ١٣٥)]

خاطر اپنے بھائی کا جوٹھا پی لے اس کے ستر درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔"(۱)

❁ "بصارت کا خاتمہ گناہوں کی بخشش ہے، سماعت کا خاتمہ گناہوں کی بخشش ہے اور اسی طرح جسم کا ہر نقصان گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔"(۲)

❁ "جس نے بروز جمعہ اَسّی مرتبہ مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے اَسّی سال کے گناہ معاف فرمادیں گے۔"(۳)

❁ "ایک دوسرے سے مصافحہ کرو، یہ تمہارے دلوں سے کینہ ختم کر دے گا۔"(٤)

❁ "ایک دوسرے کو ہدیئے دیا کرو، ہدیہ دل کی بیماریوں کو ختم کر دیتا ہے۔"(٥)

❁ "میں حکمت کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے۔"(٦)

❁ "جب تم بستر پر لیٹو تو سورۂ حشر پڑھ لو، اگر تم مرگئے تو شہید کی موت مروگے۔"(۷)

❁ "جس نے ہر رات سورۂ واقعہ کی تلاوت کی اسے کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا۔"(۸)

⇦ **ہر موضوع سے متعلق ضعیف اور من گھڑت روایات کی تفصیلی معلومات کے لئے ہماری احادیث ضعیفہ سیریز کی پانچ کتب "100، 200، 300، 400 اور 500 مشہور ضعیف احادیث" ملاحظہ فرمایئے۔**

---

(۱) [**موضوع** : الاسرار المرفوعة (ص : ۲۰۹) الفوائد المجموعة (ص : ۱۸۵) اللآلی المصنوعة (۲/۲۱۹) السلسلة الضعيفه (۷۹)]

(۲) [**موضوع** : السلسلة الضعيفة (۸۲۷) الموضوعات لابن الجوزی (۳/۲۰٤)]

(۳) [**موضوع** : السلسلة الضعيفة (۲۱۵) کشف الخفاء (۱/۱٦۷)]

(٤) [**ضعيف** : ضعيف الجامع (۲٤۹۰) ضعيف الترغيب (۱٦۳۱)]

(٥) [**ضعيف** : ضعيف الجامع الصغير (۲٤۸۹)]

(٦) [**موضوع** : [الموضوعات لابن الجوزی (۱/۳٥۰) ضعيف الجامع (۱۳۱۳)]

(۷) [**ضعيف** : ضعيف الجامع الصغير (۳۰۷)]

(۸) [**موضوع** : تخريج الاحياء للعراقی (۳/٤۱۱) تنزيه الشريعة (۱/۳٤۲) کشف الخفاء (۱/٤٥۸) السلسلة الضعيفة (۲۹۰) ضعيف الجامع الصغير (٥۷۷۳)]

تفہیم الفرقان

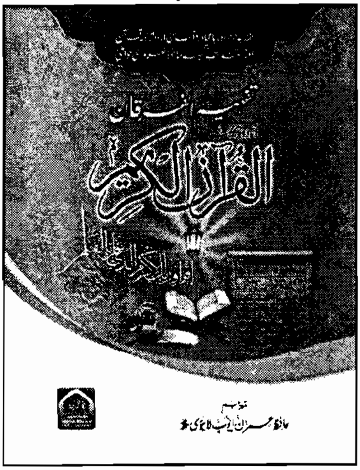
اُردو ترجمہ

القرآن الکریم

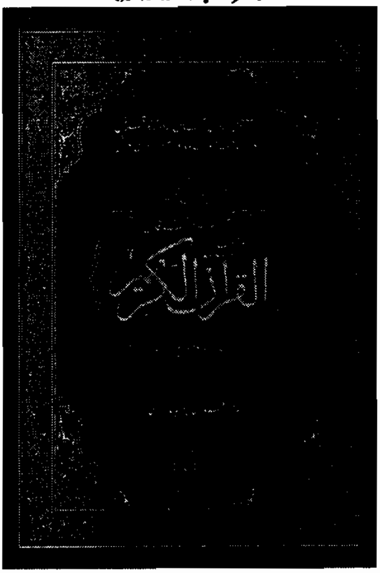
مُترجم

ڈاکٹر حافظ عمران ایوب لاہوری

(لفظ بہ لفظ اور بامحاورہ ترجمہ)



(صرف بامحاورہ ترجمہ)



اس جدید ترجمہ قرآن میں پہلے خانوں کی شکل میں ہر ہر لفظ کا الگ الگ ترجمہ اور پھر پوری عبارت کا رواں ترجمہ پیش کیا گیا ہے۔ نیز مختصر حواشی نے قرآنی مفہوم میں مزید وضاحت پیدا کر دی ہے۔ ان خصائص کے باعث بلاشبہ یہ ترجمہ قرآن منشائے ربانی کو سمجھنے کا ایک مؤثر ذریعہ بن کر سامنے آیا ہے جس سے ایک عام اردو خواں قاری کے ساتھ ساتھ دینی مدارس اور ترجمہ قرآن کی کلاسز کے طلبا و اساتذہ بھی بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ اسے تمام مسلمانوں کے لئے نافع بنائے۔ (آمین!)

نوٹ: یہ قرآن سنگل ترجمہ (یعنی صرف بامحاورہ ترجمہ) اور ڈبل ترجمہ (یعنی لفظی اور بامحاورہ ترجمہ) دونوں صورتوں میں مطبوع ہے۔

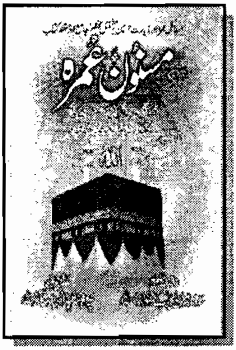
چند دیگر اہم کتب

Fiqh-ul-hadith Publications
Cell: +92-300-4206199
Email: fiqhulhadith@gmail.com , Website: www.fiqhulhadith.com

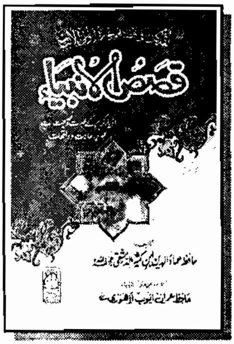


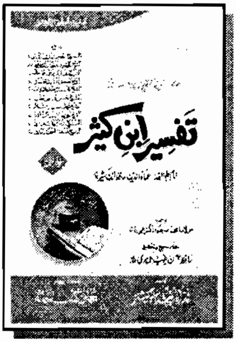


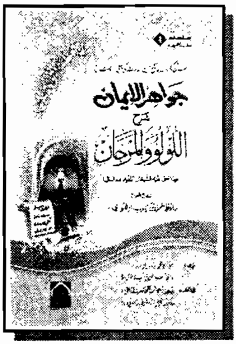














تفہیم کتاب وسنت سیریز

قرآن کریم، صحیح احادیث اور سلف صالحین کے فہم کے مطابق مکمل دینی معلومات

تالیف وتخریج: حافظ عمران ایوب لاہوری ﷾ از تحقیق وافادات: علامہ ناصر الدین البانی ﷫





(23)

گناہ اور توبہ کی کتاب

فہرست مطبوعات فقہ الحدیث پبلیکیشنز

علمی و تحقیقی خدمات: ڈاکٹر حافظ عمران ایوب لاہوری

تفہیم کتاب و سنت سیریز

1. ایمان کی کتاب
2. توحید کی کتاب
3. سنت کی کتاب
4. طہارت کی کتاب
5. نماز کی کتاب
6. زکوۃ کی کتاب
7. روزوں کی کتاب
8. حج وعمرہ کی کتاب
9. جنازے کی کتاب
10. تجارت کی کتاب
11. نکاح کی کتاب
12. طلاق کی کتاب
13. اولاد اور والدین کی کتاب
14. دعاؤں کی کتاب
15. جادو جنات سے بچاؤ کی کتاب
16. شیطان سے بچاؤ کی کتاب
17. دجال اور علامات قیامت کی کتاب
18. آخرت کی کتاب
19. لباس وزینت کی کتاب
20. فضائل قرآن کی کتاب
21. فضائل درود وسلام کی کتاب
22. فضائل اعمال کی کتاب

سلسلہ تعلیم الحدیث

23. جواہر الایمان شرح اللؤلؤ والمرجان
24. فقہ الاسلام شرح بلوغ المرام
25. اللؤلؤ والمرجان (اردو ترجمہ)

احادیث ضعیفہ سیریز

26. 100 مشہور ضعیف احادیث
27. 200 مشہور ضعیف احادیث
28. 300 مشہور ضعیف احادیث
29. 400 مشہور ضعیف احادیث
30. 500 مشہور ضعیف احادیث

متفرق علمی و تحقیقی کتب

31. قصص الانبیاء۔ ابن کثیر (ترجمہ وتخریج)
32. مشکلات سے نجات کی دعائیں
33. مسنون عمرہ (پاکٹ سائز)
34. پانچ اہم دینی مسائل
35. جنت کی کنجیاں
36. فتاویٰ نکاح وطلاق (عرب علما کے فتاویٰ)
37. فقہ الحدیث (شرح الدرر البہیہ از شوکانی)

قرآن سیکشن

38. تفسیر ابن کثیر (ترجمہ، تخریج وتحقیق) ۶ جلد
39. تفہیم الفرقان (لفظ بہ لفظ وبامحاورہ ترجمہ)

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ تفہیم کتاب وسنت

- فضائل اعمال بھی دین کا حصہ ہیں۔ اسلام میں جہاں ترہیب ہے وہاں ترغیب بھی موجود ہے۔ دونوں طریقوں سے لوگوں کو برائی سے بچنے اور نیک اعمال بجا لانے کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نہ صرف احکام بلکہ فضائل وترغیبات بھی صحیح وثابت اور مستند دلائل کی روشنی میں ہی بیان کی جائیں اور اس سلسلے میں تساہل سے بچتے ہوئے پوری تحقیق کے ساتھ صرف صحیح دلائل اور مستند روایات کا ہی التزام کیا جائے۔
- زیر نظر کتاب "فضائل اعمال کی کتاب" ہمارے فاضل دوست "ڈاکٹر حافظ عمران ایوب" کی تفہیم کتاب وسنت سیریز کی بائیسویں تصنیف ہے۔ انہوں نے اس میں اسی ضرورت کو پورا کرنے کی کوشش کی ہے۔
- موصوف نے صرف مستند دلائل سے ثابت فضائل اعمال کو جمع کیا ہے۔ پوری کتاب حوالہ جات اور تخریج وتحقیق سے مزین ہے جو اس کے استناد کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ اختصار اور جامعیت اس کتاب کے نمایاں اوصاف ہیں۔ نیز کتاب موضوعاتی ترتیب سے مرتب ہے جس کے باعث کسی بھی موضوع سے متعلق فضائل کی تلاش نہایت آسان ہے۔
- دورِ حاضر میں جہاں من گھڑت روایات کے پھیلاؤ کے باعث ہر طرف بدعات وخرافات کا راج ہے وہاں یہ کتاب لوگوں کو سیدھا راستہ دکھانے کے لیے کسی نورِ ہدایت سے کم نہیں۔
- دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور اسے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنائے۔ (آمین!)

ڈاکٹر حافظ انس نضر مدنی
مدیر مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور

01-22

تفہیم کتاب وسنت کا تحقیقی وطباعتی ادارہ
فقہ الحدیث پبلیکیشنز لاہور پاکستان
0300-4206199
fiqhulhadith@gmail.com
www.fiqhulhadith.com